فتنہ وضع احادیث

مصنف

سید حسین رضوی

فتنۂ وضع احادیث

مصنف

سید حسین رضوی

اسلام میں سب سے بڑا فتنہ جھوٹی احادیث گھڑنے سے پیدا ہوا۔ تاریخ اسلام پر روایتی و درایتی اصولوں پر مبنی ایک قابل قدر تحقیق جو پوشیدہ حقائق سے پردہ اٹھاتی ہے۔

:ناشر:

رحمت اللہ بک ایجنسی

ناشران و تاجران کتب بمبئی بازار نزد خوجہ شیعہ اثنا عشری مسجد کھارادر کراچی نمبر۲

جملہ حقوق تالیف و ترجمہ بحق طابع محفوظ ہیں

نام کتاب ——— فتنہ وضع احادیث

مصنف ——— سید حسین رضوی

طابع ——— اکبر ابن حسن

تاریخ اشاعت ——— سال ۱۹۶۷ء

مطبوعہ ——— المناظر پریس

تعداد ——— ۵۰۰

:ناشر:

رحمت اللہ بک ایجنسی (ناشران و تاجران کتب)

بمبئی بازار نزد خوجہ شیعہ اثنا عشری مسجد کھارادر

کراچی ۲

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	دیباچہ	۴
	باب اوّل	
۲	فتنہ وضع احادیث	۷
۳	پہلا مرحلہ احادیث کو جلوانا	۱۰
۴	دوسرا مرحلہ احادیث کو بیان کرنے پر پابندی	۱۱
۵	تیسرا مرحلہ وضع احادیث	۱۳
	باب دوم	
۶	احادیث نبوی کے چند نادر نمونے	۳۱
	ضمیمہ الف	
۷	ناقابلِ اعتبار راویوں اور وضاعینِ احادیث کی اجمالی فہرست۔	۶۰
۸	چند اصطلاحات کی تشریح	۶۱
	ضمیمہ ب	
۹	روایات احادیث جو خود اکثریت کے نزدیک ان دروغ گو راویوں نے گھڑلی ہیں۔	۱۵۴
	ضمیمہ ج	
۱۰	مشکوک کتب اور ناقابل اعتبار کتابیں جن کی بنیاد جھوٹے راویوں کے بیانات پر رکھی گئی ہے۔	۱۵۸

دیباچہ!

تعلیمات اسلامی حاصل کرنے کے دو ہی ذرائع ہیں۔ اوّل قرآن اور دوسرے اقوال رسولؐ یعنی احادیث نبویؐ۔ مسلمانوں نے قرآن کو تو خود ترتیب نزول کے مطابق مدون کیا اور حضرت علیؑ نے ترتیب نزول کے مطابق نقل کر کے پیش بھی کیا تو ے قبول نہیں کیا اور اب مگر مچھ کے آنسو بہاتے ہیں کہ کاش علیؑ کا جمع کردہ قرآن ہی مل جاتا تو ایک بہت بڑا علمی ذخیرہ ہاتھ آجاتا۔

رہیں احادیث رسولؐ تو ان کا حشر قرآن سے بھی بدتر ہوا۔ قرآن کم سے کم لکھا تو دیا گیا، وہ بالترتیب یا مطابق نزول نہ ہی مگر کچھ چھپا ہی نہیں اور نہ ہی کمی زیادتی ہوئی۔ مگر احادیث رسولؐ کا تو مسلمانوں نے بیڑا غرق کر دیا۔ رسولؐ کے انتقال فرماتے ہی احادیث بیان کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ جو احادیث لوگوں کے پاس لکھی ہوئی موجود تھیں ان کو بھی لے کر نذر آتش کر دیا گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ قرآنی احکام کی تشریح کے لیے جب احادیث کی ضرورت پڑی تو اس خلاء کو قیاس اور جعلی حدیثوں کے ذریعہ پُر کیا گیا۔ حدیث سازی کے لیے مخصوص شاہی کاؤنسل ترتیب دی گئی۔ واضعان حدیث کی باقاعدہ تنخواہیں مقرر کی گئیں۔

گذشتہ دور (قرون اولیٰ) کی تو بات ایک طرف اس سلسلہ میں آج چودھویں صدی کے مسلمانوں کے خیالات و عقائد ملاحظہ ہوں۔

ے یہ نسخہ مع تفسیر و روایات حضرت مدون قرآن پر ایک مقدمہ میں ملاحظہ کریں۔

ایمان تو بڑی چیز ہے جھوٹ اور کذب اور غلط نقل سے نبی کی عزت ہوتی ہو تو اس وقت غلط نقل کو ایمان صدق اور عمل صالح پر ترجیح دی جائے گی۔ تاکہ نبی کی عزت ہو۔

(اقتباس از کتاب مقالات ایوبی ص ۳۴۹ از محمد ایوب طبع مکتبہ رازی ۱۱۲ امیر کالونی کراچی)

ظاہر ہے کہ جب جھوٹ کا دروازہ اس طرح چوپٹ کھول دیا جائے تو بات کہاں تک پہنچے گی۔ اس کا اندازہ لگانا ہی ناممکن ہے۔

اس طرح جھوٹی احادیث کو جو بنایا گیا اور ان کو دنیائے اسلام میں حکومت کے زور اور اقتدار کے بل بوتے پر پھیلایا گیا ان سب کا تو احاطہ کرنا ممکن ہے۔ اور نہ ہی ایسی تمام جھوٹی حدیثوں کی نشاندہی کرنا ہی ممکن ہے۔

مسلمانوں میں کیسے کیسے جری اور واضعان حدیث گزرے ہیں ان میں سے چند افراد کے مختصر حالات اس کتاب میں ناظرین کو مل جائیں گے علامہ محمد طاہر گجراتی نے اپنی مشہور تصنیف "قانون الاخبار الموضوعہ والرجال الضعفاء" میں تقریباً دو ہزار ایسے اشخاص کے نام دیئے ہیں جو زندگی بھر جھوٹی حدیثیں گھڑتے رہے کسی نے ہزار، تراشیں اور کسی نے دس ہزار۔

غرض ان مسلمانوں نے اسلام کی ایسی کایا پلٹی کہ اب کتابوں اور اسلامی تعلیم میں اصل اسلام تو نہیں ہے۔ باقی سب کچھ ہے۔ اس پر بھی اکثریت مصر ہے کہ مسلمان تو بس ہم ہی ہیں بقیہ لوگ مسلمان ہی نہیں۔

؎ ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا

کتاب ہذا کے آخر میں تین ضمیمہ جات دے گئے ہیں۔ ضمیمہ الف میں ناقابل اعتبار راویوں اور واضعان حدیث کی اجمالی فہرست دی گئی ہے جس میں

چند ان روایات کی نشاندہی کی گئی ہے جن کو ان وضاعین گو راویوں نے گھڑا ہے۔ مزید برآں ان مشکوک کتب کی فہرست دی گئی ہے جن کی بنیاد ان جھوٹے راویوں کی بیان کردہ روایت و احادیث پر رکھی گئی ہے۔

چونکہ ہر روایت کے ساتھ ساتھ حوالہ دے دیا گیا ہے لہٰذا کتابیات کی فہرست غیر ضروری سمجھ کر نظر انداز کر دی گئی ہے۔

سید حسین رضوی

فتنہ وضع احادیث

باب اوّل

فتنہ وضع احادیث کوئی نیا فتنہ نہیں ہے۔ واضعان حدیث و رسول اللہؐ پر جھوٹ بولنے والے، عہد رسولؐ ہی میں منافق صحابہ کی شکل میں موجود تھے۔ فرق اتنا تھا کہ اس وقت ان میں اتنی جرأت نہیں تھی کہ وہ ان وضعی یا جعلی احادیث کی نشر و اشاعت باقاعدہ کھلے عام کر سکیں۔ یہ احادیث افواہ کی شکل میں بلا کسی سلسلہ سند کے اپنے ہی حلقہ میں پھیلائی جاتی تھیں تاکہ اصل راوی کا پتہ نہ چل سکے اور وہ پہچان نہ لیا جائے۔ رسول اللہؐ کو ان کی ان حرکات کا علم تھا چنانچہ آپ نے عام مسلمانوں کو اس فتنہ کی طرف مندرجہ ذیل الفاظ میں متوجہ کیا۔

"اے لوگو! خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرتے دم تک مسلمان رہو اور جان لو کہ عذاب کڑیلا ہے۔ معلوم کرو کہ میرے بعد فوراً ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو میرے اوپر جھوٹ بولیں گے اور میری نسبت جھوٹی احادیث لوگوں میں بیان کریں گے اور وہ قبول کر لی جائیں گی۔ میں پناہ مانگتا ہوں خدا سے اس بات سے کہ میں خدا کی طرف سے حق کے علاوہ کچھ اور کہوں یا تم کو ایسی بات کا حکم دوں جس کا خدا نے حکم نہیں دیا یا خدا

کے سوا اور کسی کی طرف تمہیں بلاؤں۔ عنقریب یہ ظالم
جان لیں گے کہ ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔

پس عبادہ بن صامتؓ کھڑے ہو گئے اور سوال کیا کہ:۔
اے رسولِ خدا یہ کب واقع ہوگا تاکہ ہم ان لوگوں کو پہچان لیں
اور ان سے پرہیز کریں۔

آپؐ نے فرمایا۔ یہ جماعت اپنی ظاہری اسلام لانے کے دن ہی سے اپنی تیاریوں میں مشغول ہے اور تم پر وہ فوراً ظاہر ہو جائیں گے۔ جب میرا سانس یہاں تک پہنچے گا (اور آپ نے اپنے حلقوم کی طرف اشارہ کیا)

عبادہ بن صامتؓ نے کہا کہ جب ایسا ہو تو ہم کیا کریں اور کس طرف پناہ لیں۔ آپ نے فرمایا میری عترت میں سے سابقین کی طرف یعنی حضرت علیؑ کی طرف۔ ان کی اطاعت کرو اور ان کے قول کو مانو۔ وہ میری عترت کے آخذین ہیں۔ وہ تم کو بدی سے بچائیں گے خیر کی طرف لے جائیں گے۔ وہ اہلِ حق ہیں، معادنِ صدق ہیں وہ تم میں کتاب و سنت کو زندہ کریں گے۔ الحاد و بدعت سے تم کو بچائیں گے۔ اہلِ باطل کا قلع قمع کریں گے اور جاہلوں کی طرف رخ نہیں کریں گے۔

(سید شہاب الدین۔ توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل)

اس کے ساتھ ہی اپنے مسلمانوں کو یہ بھی بتا دیا کہ اگر تمہارے سامنے دو متضاد احادیث آئیں تو ان میں صحیح و غلط معلوم کرنے کا آسان طریقہ کیا ہے آپ نے فرمایا میرے اوپر جھوٹ باندھنے والے بہت ہو گئے پس حدیث کو قرآن کے مطابق کر لیا کرو جو قرآن کے مطابق ہو اس پر تو عمل کرو جو خلاف کلام اللہ ہو اسے چھوڑ دو یعنی وہ قابلِ عمل و درآمد نہیں ہے۔

علہ تم دیکھو گے کہ [illegible]

(موعظۂ حسنہ از علامہ حائری)

چنانچہ ان لوگوں نے رسول اکرمؐ کے انتقال کے وقت آپ کی [illegible] اور حدیث رسولؐ سننے سے صاف انکار کر دیا اور آپ کی وہ پیش گوئی حرف بحرف پوری ہو گئی کہ "

یہ جماعت اپنی ظاہری اسلام لانے کے دن ہی سے اپنی تیاریوں میں مشغول ہے۔ اور تم پر وہ ظاہر ہو جائیں گے جب میرا سانس یہاں تک پہنچے گا۔ (اور آپ نے اپنے حلقوم کی طرف اشارہ کیا)
(حوالہ اوپر گزرا)

بعد رسولؐ یہ لوگ کھل کر سامنے آ گئے اور سب سے پہلے احادیث رسولؐ کو مٹانے کی فکر کی کیونکہ اسلامی تعلیمات کا منبع یا تو قرآن ہے یا حدیث رسولؐ اور خلفا کی موجودگی منافقوں کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ تھی جسے مٹانا ان کا اولین مقصد تھا۔ ان کو خوب معلوم تھا کہ اگر یہ دونوں (قرآن و حدیث) باقی رہ گئیں تو ہمارا قدم جمانا مشکل ہے۔ اور آج نہ سہی کل کو آنے والا مسلمان ان پر غور کریگا اور اس کو ہماری سازش اور اسلام کے اصلی رہنماؤں کا پتہ لگانے میں دیر نہ لگے گی۔

احادیث رسولؐ خاص کر ان کے لیے سب سے زیادہ خطرے کا سبب تھیں کیونکہ قرآن میں تو اسلامی تعلیمات کے اصول ہی کا تذکرہ ہے۔ انکی تشریح و تفصیل احادیث رسولؐ ہی کا کام تھی احادیث رسولؐ کی موجودگی میں وہ قرآن کی غلط اور من مانی

بیت کا نام دیا ہے۔ حضور نے بوقت وفات [illegible] کتاب اللہ و عترتی [illegible] فرمایا تھا۔ جب آپ [illegible] اہل بیتؑ سے احادیث رسولؐ کو الگ کیا یا ان احادیث کی صحت کو قرآن سے جانچا اور [illegible] ان سے جدا [illegible]
تھا کی۔

تاویل بھی نہیں کر سکتے تھے۔ علاوہ قرطاس کے دن انہوں نے حسبنا کتاب اللہ بھی پیچ
کر کہا تھا کہ احادیث کی بہ نسبت قرآن کی آیات کی تاویل کر لینا آسان ہے۔ اس
کے علاوہ اہل بیت علیؑ اور اولاد علیؑ کے فضائل و مناقب کا بہت بڑا ذخیرہ احادیث
رسول ہی کی شکل میں تھا قرآنی آیات میں بھی اہل بیت کا تذکرہ آیا تھا۔ مگر ان کی تفصیل
اور تاویل کی تشریح احادیث ہی میں پائی جاتی تھی لہٰذا اس کام کو انہوں نے باقاعدہ
منصوبہ بندی کے ساتھ کئی مرحلوں میں انجام دیا۔ (تفصیل ذیل میں ہے۔)

پہلا مرحلہ احادیث کو جلوانا

عہد رسول ہی میں اکثر لوگوں نے احادیث رسول کو قلمبند کر لیا تھا

بلکہ خود رسول اللہؐ نے قلمبند کرا دیا تھا منجملہ اور لوگوں کے حضرت ابو بکر کے پاس بھی
رسول کی احادیث کا مجموعہ تحریری شکل میں موجود تھا۔ اس مجموعہ کے متعلق شبلی
نعمانی صاحب کا بیان ہے۔

* حضرت ابو بکر نے ۵۰۰ حدیثیں قلمبند کی تھیں لیکن پھر ان کو آگ میں جلا دیا۔
اور کہا ممکن ہے کہ میں نے ایک شخص کو ثقہ سمجھ کر اس کے ذریعہ سے روایت کی ہو
اور وہ حقیقت میں ثقہ نہ ہو۔ (الفاروق ص ...)

مندرجہ بالا الفاظ پر پھر غور کیجیے۔ یہ اس شخص کا بیان ہے جو رسول اللہؐ کا خسر
ہے جس نے رسولؐ کے ساتھ مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔ ہر وقت رسول کے ساتھ رہا۔ ان
(ابو بکر) کے متعلق تو یہ شبہ بھی نہیں کیا جا سکتا کہ ان کو کبھی بالواسطہ حدیثیں لکھنے
کی ضرورت پیش آئی ہوگی اور اگر شاذ و نادر ایک دو حدیثیں ایسی ہیں بھی تو آخر وہ
کون راوی تھا کہ جس کا انہوں نے اس طویل عرصہ میں ان احادیث کی تصدیق رسولؐ سے نہیں
کرائی شاید ابو بکر کے اس قول میں ایک شخص سے خود ذات رسالتمآب ہی مراد ہو اگر یہ

بات ہے تب تو حضرت ابو بکر نے ان احادیث کو نذر آتش کر دیا تو بالکل ٹھیک کیا
نیز کیا بیان ایک مرتبہ حضرت فاروق نے تمام صحابہ سے فرمایا کہ گھر جاؤ اور احادیث کا تمام ذخیرہ
اٹھا لاؤ جب یہ ذخیرہ جمع ہو گیا تو اپنے تمام صحابہ کے سامنے اسے جلا دیا۔ (ماخوذ از دو اسلام
از غلام جیلانی برق بحوالہ طبقات ابن سعد ج ۵ طبقات کے موجودہ اردو ترجمہ کی جلد (۵)
ص ۱۴۳ پر یہ واقعہ موجود ہے۔

دوسرا مرحلہ احادیث کو بیان کرنے پر پابندی

اس کے بعد ہر شخص کو

منع کر دیا گیا کہ کوئی شخص احادیث رسول بیان نہ کرے۔ اس پر بھی اگر کسی نے کبھی کوئی
حدیث بیان کر دی تو اسے حکومت نے سزا دی ڈاکٹر غلام جیلانی برق بحوالہ علامہ ذہبی
بیان فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب جیسے جلیل القدر صحابی کو روایت احادیث
کی بنا پر پیٹنے کو کھڑے ہو گئے تھے۔ اور اسی جرم میں عبد اللہ بن مسعود حضرت ابوذر اور حضرت
ابو درداء جیسے عظیم المرتبت اصحاب کو قید کر دیا تھا۔

(دو اسلام مذکور بحوالہ تذکرۃ الحفاظ از علامہ ذہبی (الفاروق شبلی ص ...)

فقہ اسلامی ص ۱۴۳ پر ہے

ابن علیہ نے رجاء بن ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم کو یہ
خبر پہنچی ہے کہ امیر معاویہ کہا کرتے تھے کہ تم لوگ بھی حدیث کے ساتھ وہی طریقہ
اختیار کرو جو حضرت عمر کے زمانے میں جاری تھا کیونکہ انہوں نے رسول کی روایت

ۓ یہ حضرت بڑے زور و شور اور وضاحت کے ساتھ کہتے پھرتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اپنی احادیث کو
لکھنے سے منع فرمایا تھا۔ [illegible] تمام صحابہؓ تا حضرت ابو بکر کے رسول اللہؐ سے سرکشی کا [illegible]

کرنے کے متعلق لوگوں کو دھمکیاں دی تھیں (فقہ اسلامی ص۲۳) علاوہ ازیں :-

حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں مراسیل ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ کی وفات کے بعد ابوبکر صدیقؓ نے ان لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ تم لوگ رسول اللہ سے ایسی روایتیں کرتے ہو جن میں اختلاف ہوتا ہے اور تمہارے بعد جو لوگ ہوں گے ان میں اس سے زیادہ اختلاف ہوگا تم رسولؐ سے کوئی حدیث نہ روایت کرو جو شخص تم سے سوال کرے اس سے کہو کہ ہمارے تمہارے درمیان خدا کی کتاب ہے اس کے حلال کیے ہوئے کو حلال اور اس کے حرام کیے ہوئے کو حرام سمجھو۔ (فقہ اسلامی ص۲۲) اور یہ کہ

حافظ ذہبی کا بیان ہے کہ شعبہ وغیرہ نے بیان سے اور بیان نے شعبی سے اور شعبی نے قرظہ بن کعب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب ہم کو عراق کی طرف روانہ کیا تو ساتھ خود بھی چلے اور فرمایا تم کو معلوم ہے کہ میں کیوں تمہاری مشایعت کرتا ہوں۔ لوگوں نے کہا ہاں ہماری عزت افزائی کے لئے۔ بولے اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ تم ایسی آبادی کے پاس جاتے ہو جو شہد کی مکھی کی طرح گنگنا کر قرآن پڑھتے ہیں۔ تو احادیث کی روایت کرکے ان کی تلاوت قرآن میں رکاوٹ نہ پیدا کرنا۔ صرف قرآن پر بس کرو اور

بقیہ
کہ باوجود منع کرنے کے تمام الجھے کچھ ایسے تھے جنہیں بعد میں جلوانا پڑا ہے۔

سلہ علامہ نے احادیث کے متعلق جو فرمان جاری کیا تھا وہ حضرت عمرؓ کی تقلید کرتے ہوئے جاری کیا تھا۔ (تفصیل آگے آرہی ہے)

سلہ رسول کے بعد [illegible] احادیث نے یہ اختلاف امت [illegible] کہ منافقوں نے وضعی احادیث گھڑ کر بیان کرنی شروع کر دیا تھا اب [illegible] کہ [illegible] پیدا کرتے ہیں کہ روایات احادیث کا رواج [illegible] سازش کا نتیجہ ہے جو خلافت کا پہلا ہی دور ہے۔ ابھی تو [illegible] تک پہنچیں۔ [illegible] جلد [illegible] میں [illegible] کے ہاتھوں [illegible]۔

رسول اللہؐ سے روایت کم کرو چنانچہ جب قرظہ آئے تو لوگوں نے روایت حدیث کی کوشش کی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم کو عمرؓ نے اس کی ممانعت کر دی ہے۔ (فقہ اسلامی ص۱۲۲)

اور یہ کہ :-

ابو سلمہ کہتے ہیں ہم نے ابوہریرہ سے پوچھا کہ آپ عمرؓ کے زمانہ میں بھی اسی طرح حدیثیں روایت کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں ایسا کرتا تو عمرؓ مجھ کو درے سے مارتے۔ (الفاروق ص۲۲۵ - منزل اسلام ص۳۰)

تیسرا مرحلہ وضع احادیث

ملاحظہ فرمایا۔ اصل احادیث رسولؐ جلا ڈالی گئیں۔ راویوں کو احادیث رسولؐ بیان کرنے سے روکا گیا۔ اور جنہوں نے اس سلسلہ میں ذرا سی بھی بے احتیاطی برتی ان کو قرار واقعی سزا دی گئی۔ اب چونکہ قرآن کی آیات تفصیل و تفسیر چاہتی تھیں اور وہ احادیث رسولؐ ہی میں پائی جاتی تھیں لہذا ان احادیث رسولؐ کی جگہ وضعی، قیاسی اور جعلی احادیث سے پُر کی گئی۔ جو یہ منافقین وقتاً فوقتاً اپنے مطلب کے مطابق بنا لیا کرتے تھے۔ اور اس کا طریقہ کار یہ تھا کہ حکومت نے اپنی پالیسی پر مشتمل ایک کمیٹی بنا رکھی تھی جو احادیث اور فقہی مسائل تیار کیا کرتی تھی۔ اس پر بھی مزید احتیاط یہ کی جاتی تھی کہ اپنے خاص آدمیوں کے ذریعہ ان وضعی احادیث اور مسائل کو شائع و مشتہر کیا جاتا تھا۔

حامیان حکومت سے یہ امید رکھنا کہ وہ سچی بات کا صاف طور سے اقرار کریں گے ایک امر محال ہے پھر بھی عقلمند کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔ علامہ شبلی فرماتے ہیں۔

ایک بات اور بھی لحاظ کے قابل ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس بات
کی بڑی احتیاط کی کہ جو نا ہر شخص تعلیم مسائل کا مجاز نہ ہو۔ مسائل
بھی خاص کردہ تعلیم دیے جاتے تھے، جن میں صحابہ کا اتفاق رائے
ہو جاتا تھا، یا جو مجمع صحابہ میں پیش ہو کر طے کر لیے جاتے ہیں۔
الفاروق شبلی [illegible]

اسی طرح ان منافقوں نے صحیح احادیث رسولؐ کے مقابلہ میں وضعی احادیث کا ایک پورا ذخیرہ تیار کر کے عالم اسلام کے گوشے گوشے میں رائج و شائع کر دیا۔

حضرت علیؑ نے اپنے ایک خطبہ میں اس دور کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔
اور منافق جو ایمان کا دعوی کرتا ہے اور آداب اسلام سے اپنے آپ کو آراستہ دکھلاتا ہے۔ حالانکہ گناہ سے پرہیز نہیں کرتا ہے بے پرواہ ہے۔ عمداً و دانستہ رسول خدا پر جھوٹ بولتا ہے۔ پس اگر لوگ ایسے منافق اور دروغ گو سمجھتے تو اس کی حدیث قبول نہ کرتے لیکن چونکہ باطن سے باخبر نہیں ہوتے لہذا کہتے ہیں کہ یہ اصحاب رسول خداؐ میں سے ہے اس نے آنحضرت کو دیکھا ہے اور آپ سے حدیث سنی ہے پس اس کی گفتار کو قبول کر لیتے ہیں اور بہ تحقیق خدا نے تم کو مردوم منافق سے باخبر کر دیا ہے اس کے اوصاف سے آگاہ کر دیا ہے
اسی سلسلہ میں آپ نے ان منافقوں کو یہ کہہ کر پہنچوا دیا۔
پھر یہ منافقین رسولؐ کے بعد بھی باقی رہے یہ منافقین ان پیشوایان گمراہ کے سامنے جہنم کی طرف بلانے والوں کے بسیلے دروغ و بہتان ساتھی بن گئے۔ پس انہیں پیشوایان گمراہ کو صاحب اختیار کیا اور

حاکم مال و جان مردم (یعنی خلیفہ) بنا دیا۔ ان کے وسیلے سے انہوں نے (منافقوں نے) دنیا کمائی اور عام طور پر لوگ بادشاہوں اور دنیا کا ساتھ دیتے ہی ہیں۔ سوا ان لوگوں کے جنہیں خدا محفوظ رکھے۔
(ترجمہ۔ نہج البلاغۃ [illegible])

(نوٹ از ناقل)

واضح ہو کہ علیؑ نے جس وقت یہ خطبہ دیا ہے اس وقت تک بنی امیہ حکومت اسلامیہ پر مطلق العنان بادشاہ نہیں بنے تھے۔ اور خلافت راشدہ کا دور بھی ختم نہیں ہوا تھا لیکن وضع احادیث کی یہ وبا رسولؐ کے مرتے ہی شروع ہو گئی تھی۔ اور جیسا کہ خطبہ کے الفاظ بتاتے ہیں یہ فتنہ خود صحابہ رسولؐ نے شروع کر دیا تھا۔ یہ ضرور ہے کہ وضع احادیث کی تکمیل اموی دور میں ہوئی اور اس کے بعد یہ عہد عمر بن عبد العزیز اموی ان کی جمع اور کتابت کا کام انجام کو پہنچا۔ [1]

علامہ شبلی نے ایک مقام پر صاف صاف تسلیم کیا ہے کہ فن تاریخ و روایت پر جو خارجی اسباب اثر کرتے ہیں ان میں سب سے زیادہ قوی اثر حکومت کا ہوتا ہے۔ سیرت النبی (۱ ص۱۹)۔ مگر اس جگہ انہوں نے [illegible] کر کے [illegible] بنی امیہ پر ڈال دیا ہے۔
لکھتے ہیں:۔
حدیثوں کی تدوین بنی امیہ کے زمانے میں ہوئی جنہوں نے پورے

---

[1] اموی دور کے بعد جب عباسی دور شروع ہوا تو انہوں نے بھی یہی پالیسی جاری رکھی۔ فرق اتنا ہوا کہ اب تک حدیثیں اموی حکومت کے منشا کے مطابق بنائی جاتی تھیں اب عباسیوں کے۔

۹۰ برس تک سندھ سے ایشیائے کوچک اور اندلس تک مساجد
جامع میں آلِ فاطمہ کی توہین کی اور جمعہ میں سرِ منبر حضرت علیؓ پر لعن
کہلوایا۔ سیکڑوں ہزاروں حدیثیں امیر معاویہ کے فضائل میں بنوائیں
عباسیوں کے زمانے میں ایک ایک خلیفہ کے نام بنام پیش گوئیاں حدیثوں
میں داخل ہو گئیں۔ (سیرۃ النبی (۱) ص۶۲)

حالانکہ یہی شبلی ہیں جنہوں نے اپنی دوسری تصنیف سیرۃ النعمان میں لکھا ہے کہ وضعِ حدیث کی وبا صحابہ (خلفائے راشدین) ہی میں شروع ہو گئی تھی۔ حضرت عثمان کے عہد کی بغاوت اور اسلام میں فرقہ بندی کا حال لکھ کر آپ فرماتے ہیں: "حضرت علیؓ کی خلافت شروع ہی سے پُر آشوب رہی ان اختلافات و فتن کے ساتھ وضعِ احادیث کا سلسلہ شروع ہوا اور اگرچہ کثرت اور

انتشار زیادہ تر زمانہ مابعد میں ہوا لیکن خود صحابہ کے عہد میں اہلِ بدعت نے سیکڑوں ہزاروں حدیثیں ایجاد کر لی تھیں۔ تو بات روایت سے گزر کر تحریروں میں بھی جعل شروع ہو گیا تھا۔ جو شخص چاہتا تھا علی رضی اللہ کہہ دیتا تھا۔ (سیرت النعمان ص۴۱)

ادھر یہ سب کچھ ہو رہا تھا مگر ابھی حق اولادِ علی بنی ہاشم اور کچھ خاص العقیدہ اور جانثار مومن زندہ تھے۔ گو اربابِ اقتدار کی طرف سے ان پر مسلسل مصائب و بلاؤں کا انبار لگا تھا۔ ان کو مدینے سے باہر جانے یا عام اجتماع کرنے کی اجازت نہ تھی پھر بھی ان میں اتنا دم خم باقی تھا کہ ان کی موجودگی میں اگر کوئی شخص غلط بیانی کرے تو یہ اسے برملا ٹوک دیں۔ فریقِ مخالف بھی معاملہ کی سنگینی کو سمجھتا تھا۔ لہٰذا ایسے موقع پر وہ وقتی مصلحت کر لیتے ہیں کوئی مخصوص ذکر تھا لہٰذا

اس قسم کے فقرے ایسے ہی موقع کی یادگار ہیں۔

یہی وجہ تھی کہ جب بھی کسی شخص نے ان لوگوں کے سامنے کوئی غلط حدیث رسولؐ سے منسوب کی تو قبل اس کے کہ مومنین کی طرف سے کسی شدید ردِ عمل کا اظہار ہو خود ان کی ہی پارٹی کا کوئی شخص اس راوی حدیث کی تردید کر دیتا تھا۔ تاریخ نے ایسے بہت سے واقعات محفوظ کر لیے ہیں ان میں چند ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حضرت شاہ طاؤس کہتا ہے۔ کہ ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک شخص نے وتر کے متعلق ابوہریرہ کی روایت کردہ حدیث پڑھی۔ ابن عمرؓ نے فرمایا کذب ابوہریرہ (ابوہریرہ جھوٹا ہے)
(جامع بیان العلم دو اسلام ص۱)

واضح رہے کہ ان ابوہریرہ سے روایت کردہ احادیث پانچ ہزار سے کم نہیں۔

۲۔ جب عائشہ کے سامنے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث پڑھی گئی کہ رات کی نماز دو رکعت ہے۔ اور جب صبح ہو جائے تو ایک رکعت ادا کرو تو آپ نے فرمایا کذب ابن عمر (ابن عمر جھوٹا ہے) (جامع ص۱ دو اسلام ص۲)

۳۔ جب عمر بن خطاب کی یہ حدیث کہ میت پر رونے سے میت کو سزا ملتی ہے۔ حضرت عائشہ کے سامنے پیش کی گئی۔ تو آپ نے فرمایا اللہ عمر پر رحم کرے کیا اس نے قرآن میں یہ آیت نہیں پڑھی کہ کوئی شخص دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (دو اسلام ص۳)

نوٹ ۱۔ یہ روایت مسلم نے چند صحابہ سے روایت کی ہے کہ جن میں مغیرہ بن شعبہ، نافع بن عبداللہ، عمر بن خطاب، عبداللہ بن عمر، ابو موسیٰ وغیرہ

میں عملاً نظر بندی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور اس عرصہ میں مدینہ کے اندر تبلیغ دین کا کام جس حد تک حالات کے تحت ہو چکا تھا اس سے زیادہ ممکن نہ تھا اور اب بقیہ دنیائے اسلام پر حق واضح کرنا تھا۔ لہٰذا آپ نے اپنے عہد حکومت میں مدینہ کی بجائے کوفہ مرکز حکومت قرار دیا۔ یہ مقام منجملہ اور باتوں کے یہ خصوصیت رکھتا تھا کہ یہ مشرقی و مغربی ممالک کے مابین تجارتی راستہ کی گزرگاہ تھا اور دریائی راستہ سے سمندر سے ملا ہوا تھا تبلیغ دین اور ملی وقار کے لحاظ سے دنیائے اسلام میں اس سے زیادہ موزوں اور کوئی مقام نہیں تھا۔ (نوٹ: قتل علی کے بعد امام حسین کو بھی جب اظہار حق دنیائے اسلام کو سنانے کی ضرورت پڑی تو آپ نے بھی اسی کوفہ کا انتخاب کیا تھا)

علی جانتے تھے کہ ان کے چاروں طرف چڑھتے سورج کے پجاریوں کی اکثریت ہے جو کسی وقت بھی ان کو چھوڑ کر دوسرے کے پیچھے جا سکتی ہے۔ لہٰذا اس قلیل عرصہ کے اندر تبلیغ دین کے سلسلہ میں آپ نے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

علی عربوں کی اس کمزوری سے واقف تھے کہ وہ ادب کے اس حد تک دلدادہ ہیں کہ قرآن نے نہایت ہی بلیغ انداز میں ان کو جوابی تحدی کیا مگر وہ اسے بھی نہ صرف برداشت کر گئے بلکہ اس پر یقین تک کر لیا (تاریخ نے ولید مخزومی کا قصہ محفوظ رکھا ہے جس نے اس الزام کو سن کر اپنی ماں سے تصدیق کی تھی) چنانچہ علی نے نہایت فصیح و بلیغ انداز میں دعاؤں کے ذریعہ مدینہ کے لوگوں تک حق کا پیغام پہنچایا تھا کیونکہ اس کے علاوہ اور ذرائع سے وہ محروم کر دیئے گئے تھے کوفہ میں آ کر آپ نے بڑے بڑے اخلاقی خطبے دے کر اس کام

مالک سے۔ حضرت عائشہ کے قول سے یہ سب جھوٹ ثابت ہو گئے۔

۴۔ امام حسن بن علی سے کسی نے شاہد و مشہود کی تفسیر پوچھی۔ جب آپ بیان کر چکے تو سائل نے کہا ابن عمر و ابن زبیر کی تفسیر تو کچھ اور ہے۔ فرمایا قد کذبا ان دونوں نے جھوٹ بولا ہے۔

۵۔ جب سمرہ کی یہ حدیث کہ حضور قرأت نماز میں دو مرتبہ سکتہ (ٹھہرنا وقفہ کرنا) فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عمران بن حصین (م ۵۲ھ) نے سنی تو کہا کذب سمرہ (سمرہ جھوٹا ہے) (دو اسلام ص بحوالہ المصابیح ص)

ان جعلی اور وضعی احادیث کا اثر یہ ہوا کہ ۱۲-۱۳ سال ہی میں عوام میں سیرۃ شیخین کی ایک نئی اصطلاح جاری ہو گئی۔ وفات حضرت عمر کے بعد مجلس شوریٰ نے جب حضرت علی کو خلافت پیش کی تو اسے سیرت شیخین پر عمل پیرا ہونے کی شرط بھی جس پر علی متعجب ہوئے کہ سیرت شیخین کیا ہے۔ لہٰذا انہوں نے دنیائے اسلام کی حکومت ٹھکرا دی مگر یہ شرط منظور نہیں کی۔ نتیجۃً حضرت عثمان برسر اقتدار آ گئے۔ اور یہ ڈھرا یوں ہی چلتا رہا

قتل عثمان کے بعد اہالیان مدینہ نے ایک مرتبہ پھر حضرت علی کو خلافت پیش کی اب کی بار سیرت شیخین والی شرط کا ذکر نہ تھا۔ پھر بھی احتیاطاً علی نے جملہ حاضرین کے سامنے یہ واضح کر دیا کہ وہ صرف قرآن و سنت نبوی کے پابند ہوں گے۔ اس شرط پر اگر لوگ تیار ہوں تو مجھے خلافت منظور ہے۔ وہاں موجود سب نے اس کا اقرار کر لیا اور کسی ایک نے بھی سیرت شیخین کا ذکر نہیں کیا۔

علی چونکہ مع اپنے عقیدت مندوں کے گزشتہ ۲۵ برس سے عملاً

کو انجام دیا آپ دیکھیں گے کہ جب انہوں نے اپنے سابقہ پیشروؤں پر نہایت سخت تنقید کی ہے تو اس کو بھی ان عربوں نے لفظ بہ لفظ محفوظ کر لیا اور یوں علیؑ کا پیغام مخالفین اور سابق حکومتوں کے پرستاروں نے دنیائے اسلام کے گوشہ گوشہ میں پھیلا دیا۔ صرف ایک شام کا صوبہ تھا جہاں معاویہ گزشتہ ۲۰ سال سے باطل کا پروپگنڈہ کر رہا تھا اور جہاں ایک فرد بھی علیؑ یا اہل بیت کے نام و مقام سے آشنا نہ تھا۔ وہاں جہالت کا اس حد تک دور دورہ تھا کہ جب معاویہ لشکر لے کر علیؑ سے مقابلہ کرنے کے لیے صفین کی طرف چلا تو اس نے یہ کہہ کر شاید جمعہ کو جنگ کی وجہ سے نماز جمعہ کا وقت نہ ملے لہٰذا دو دن پہلے بدھ ہی کو کیوں نہ اس فریضے سے سبک دوشی حاصل کر لی جائے سب کو بدھ کے دن جمعہ کی نماز پڑھا دی اور کسی نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ غالباً وہاں اس قسم کی حدیث بھی پہلے بنا کے تیار کر لی گئی ہوگی۔

بہرحال شام کے علاقہ میں پیغام حق کے لیے سب سے پہلے عقیل بن ابی طالب نے بیڑہ اٹھایا اور انھوں نے دربار شام تک اپنے قدم جمائے کہ معاویہ ایسا چالاک شخص بھی دھوکہ کھا گیا۔ یہ عقیل ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ وہ شام جہاں یہ مشہور تھا کہ دنیائے اسلام میں بنی امیہ ہی رسولؐ کے قریبی رشتہ دار باقی رہ گئے ہیں۔ اور کوئی شخص علیؑ، فاطمہؑ یا حسینؑ کو نہ جانتا تھا وہاں کے شہروں سے جب بعد واقعہ کربلا، اسیران اہل بیتؑ کا قافلہ گزرا تو ایک سے زیادہ مقامات پر شہریوں نے یزید کی فوجوں کو صرف شہر میں داخل ہونے نہ دیا بلکہ بعض جگہ تو انہوں نے سرکاری فوجیوں سے باقاعدہ مقابلہ کیا۔

اس سلسلہ کے دوسرے شخص عبداللہ بن عباس تھے۔ وہ بھی علیؑ نے تعلیم

جدا ہو گئے۔ یہ بھی پہلے شام پہنچے مگر جب انہوں نے دیکھا کہ عقیل نے وہاں رنگ جما لیا ہے تو انہوں نے مکہ کا رخ کیا جہاں علاوہ موسم حج کے بھی سال کے تقریباً ۸ ماہ میں مسلمان آتے جاتے رہتے ہیں اور اس طرح ان دونوں نے علیؑ کے مشن کو کامیاب کرنے میں مدد دی۔

یہ علیؑ کے دور ہی میں جو طلبہ اشاعتی درس گاہِ علیؑ سے مختلف علوم و فنون حاصل کر کے دنیائے معمورہ کے چپے چپے میں پھیل چکے تھے اور اہل بیت کے دشمنوں کے قابو سے باہر تھا کہ وہ اب پیغام اہل بیتؑ کو دبا سکیں اور یہ اسی عہد ہی کی برکت ہے کہ صحیح اسلامی تعلیمات آج تک باقی ہیں۔ کاش یہ دور ذرا اور طویل ہو جاتا۔

شہادت علیؑ کے بعد مملکت اسلامیہ پر بنو امیہ پورے طور پر قابض ہو گئے ان کے دور میں وضع احادیث کا فتنہ اپنے عروج کو پہنچا۔ علامہ محمد بن عقیل بن عبداللہ کہتے ہیں۔

جس سال [illegible] میں معاویہ نے امام حسنؑ سے صلح کر لی اس کے

؎ شاید یہ وقت کا تقاضا [illegible] مذاہب کا [illegible] اہل بیت [illegible] منسوب ہے۔

اس جگہ ایک اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بعد جب اس نے دنیائے اسلام کے ہر گورنروں اور حاکم کو یہ پیغام
فرمان لکھ کر روانہ کیا کہ جو شخص بھی ابو تراب (حضرت علیؑ) اور ان
کے اہل بیت کی فضیلت میں کوئی حدیث روایت یا
کوئی خطبہ بیان کرے گا اس سے حکومت بری الذمہ رہے گی۔ اس اعلان
کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر شہر و دیہات میں جا کر ہر منبر پر خطبہ اور وعظ کرنے والے
کھڑے ہو کر حضرت علیؑ پر لعنت اور حضرتؑ سے تبرا کرنے لگے۔ اور حضرت کو
اور حضرتؑ کے اہل بیت کو برا کہنے لگے اور ان حضراتؑ کی مذمت کا سلسلہ
جاری ہو گیا۔

معاویہ نے دنیائے اسلام کے کل والیوں کے نام یہ فرمان بھی جاری
کیا کہ حضرت علیؑ کے کسی شیعہ کی گواہی قبول نہ کریں اور اپنی ماتحت لوگوں
کو یہ فرمان بھی لکھ بھیجا کہ حضرت عثمان کو خلیفہ ماننے والے جو لوگ ان کی (عثمان
کی) فضیلت بیان کرتے رہتے ہیں ان کی بڑی عزت کرو۔ اس پر حضرت عثمان
کے فضائل و مناقب کا ایک انبار لگ گیا۔ کیونکہ جو لوگ ان کی فضیلت
میں کوئی بھی روایت یا حدیث لکھ کر بھیج دیتے تھے۔ انکو معاویہ کی طرف
سے بڑی بڑی جاگیروں کے پروانے انعام میں پہنچ جاتے تھے۔

پھر زمانے کے بعد معاویہ نے اپنے عاملوں کو لکھ بھیجا کہ حضرت عثمان
کے فضائل میں حدیثیں بہت زیادہ ہو گئیں اب سب لوگوں کو بلا کر کہو
کہ صحابہ اور خلیفہ اول و دوم کے فضائل میں حدیثیں بیان کریں۔ اور ابو تراب
(علیؑ) کی فضیلت میں کوئی شخص جو حدیث بیان کرتا ہو اس کے مقابل کی حدیث
صحابہ کے لیے بھی لکھ وضع کریں۔ غرض معاویہ کے یہ سب فرمان لوگوں کے

سامنے پڑھے گئے جس پر بکثرت ایسی جعلی حدیثیں صحابہ کے فضائل میں گھڑ دی گئیں
جن کی کوئی اصلیت نہیں تھی۔ اور لوگوں نے ان موضوع حدیثوں اور ان کے
(بقیہ صفحہ ۲۹ پر)

* اس طرح جعلی احادیث کا انبار لگ گیا اور ان کو دنیائے اسلام پر حکومت کے زور پر
اور اقتدار کے بل بوتے پر پھیلا دیا گیا۔ ان سب کا تذکرہ کرنا ممکن
ہے اور نہ ہی ایسی جعلی حدیثوں کی نشاندہی کرنا ہی ممکن ہے۔ صرف چند
واضح احادیث نمونہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ رسول اکرمؐ پر سب سے پہلے علیؑ ایمان لائے (حبیب اللہ امرتسری
ص۹ ص۱۱۱ ص۲۲ ص۱۲۳ و دیگر کتب جن میں ۴۴ کتب کے حوالے صرف
میرے پاس موجود ہیں۔
مگر سوادِ اعظم نے یہ اعزاز ابوبکر کے سر منڈھنے کی کوشش کی جب
ناکامی ہوئی تو یہ اعزاز یوں بانٹا گیا کہ مردوں میں ابوبکر، عورتوں میں
خدیجۃ الکبریٰ، بچوں میں علی اور غلاموں میں زید بن حارثہ سب سے
پہلے ایمان لائے، حالانکہ ابوبکر سے قبل پچاس آدمی اسلام لا چکے تھے
(طبری تاریخ جز ۲ ص۲۱۵ وغیرہ)
معلوم نہیں بیٹیوں اور غلاموں کی صف میں عثمان کا نام کیسے چھوٹ گیا۔
۲۔ رسول کریمؐ نے علی کو صدیق اکبر اور فاروق اعظم قرار دیا تھا۔ دیار بکری
(تاریخ خمیس جز ۲ ص۲۸۵ و دیگر کتب)
مگر اب صدیق اکبر ابوبکر کے لیے اور فاروق اعظم عمر کے لیے مستعمل ہے۔
۳۔ رسول اللہ نے علی کو امیر المومنین کہا (ارجح المطالب ص۱۲) مگر اب یہ
لقب خلفائے سلاطین و علمائے وقت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

بقیہ حاشیہ

۴- رسول اللہؐ نے سیف اللہ علیؑ کو کہا تھا (ارجح المطالب ص [illegible] و تذکرہ سبط ابن جوزی) ۔
مگر اب یہ لقب خالد بن ولید کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے۔

۵- رسول اللہؐ نے علی کا دروازہ مسجد نبوی میں کھلا رہنے دیا تھا کیونکہ قرآن نے علی اور ان کے متعلقین کو طاہر قرار دیا تھا۔ بقیہ تمام لوگوں کے دروازے جو مسجد نبوی کی طرف کھلتے تھے، بند کرا دیئے (احمد بن حنبل و مسند دیگر کتب)
مگر مسلمانوں نے علی کے دروازے کے ساتھ ساتھ ابوبکر کا دروازہ کھلا رکھنے کی روایت گھڑ دی۔ حالانکہ ابوبکر عہد رسولؐ میں (بلکہ انتقال رسول تک) مدینے ہی میں نہیں رہے بلکہ اپنی سسرال مقام سنح میں مقیم رہے جو مدینے سے ۲ میل دور تھا۔ اور پھر اپنے عہد حکومت میں مدینہ آ کر مقیم ہوئے (طبقات ابن سعد جلد ۳ ص [illegible] و ص [illegible]، تاریخ اسلام از شوق امروہوی ص ۲۴۹)

۶- قرآنی آیت ومن الناس من یشری نفسہ ... علی کی شان میں نازل ہوئی تھی (ینابیع المودۃ، ارجح المطالب وغیرہ) مگر معاویہ بن ابوسفیان اموی نے ۴ لاکھ درہم دے کر سمرہ بن جندب سے یہ حدیث گھڑ کر بیان کرائی کہ یہ آیت ابن ملجم (قاتل علی) کی شان میں نازل ہوئی تھی اور آیت ومن الناس من یعجبک (جو منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی) اسے علی کی شان میں نازل ہونا بیان کرایا۔ ([illegible] ص [illegible] حاشیہ)

بقیہ حاشیہ

۷- حدیث ثقلین میں رسولؐ نے قرآن و اہل بیت عترت سے متمسک رہنے کی ہدایت کی تھی۔ (طبقات ابن سعد ص [illegible] و دیگر ۲۰ کتب اسلامی)
مسلمانوں نے اس حدیث میں قرآن تو رہنے دیا۔ لیکن بعض اہل بیت کی جگہ سے اہل بیت کا لفظ ہٹا کر وہاں سنت کا لفظ لکھ دیا۔

۸- رسولؐ نے تو علیؑ کے لیے کہا تھا کہ اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو علیؑ نبی ہوتے (ارجح المطالب ص ۱۳۳)
مگر یاران طریقت نے علی کا نام ہٹا کر عمر کا نام لکھ دیا۔

۹- رسولؐ نے کہا کہ میں شہر علم ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے (حاکم مستدرک، ص [illegible] دیگر کتب اسلامی) اور قرآنی حکم کہ دروازے سے آیا کرو۔ لیکن مسلمانوں نے قرآن و حدیث کے خلاف کسی کو شہر علم کی دیوار بنایا کسی کو چھت کسی کو ستون کسی کو کچھ کسی کو کچھ۔

۱۰- رسولؐ نے چار یار علی، سلمانؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ کو بتایا تھا (مشکوٰۃ [illegible] حدیث ص ۵۴۲)
مگر اب چار یار کوئی اور ہی ہیں۔

۱۱- روایات میں علی کو قاتل مرحب بتایا گیا تھا۔
مگر اب بجائے علی کے محمد بن مسلمہ کو قاتل مرحب کہا جا رہا ہے

۱۲- قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ علی کعبہ میں پیدا ہوئے (ازالۃ الخفا از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و دیگر کتب ازالۃ الغبار از قرآن ناطق ص [illegible])
مگر مسلمان حکیم بن حزام کا کعبہ میں پیدا ہونا ثابت کرنے کی فکر میں ہیں۔

۱۔ رسول اللہ نے کہا فقط ان کی جو تمہاری پیروی کرے گا وہ روز حشر
سے نجات پائے گا اور جو تمہارے خلاف ہوگا۔ وہ ہلاک ہو جائے گا
(ینابیع المودۃ ص۱۴۲ ، ص۹ ، ص۹)

مسلمانوں نے حدیث بنا ڈالی کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان
میں سے جس کسی کی بھی تم پیروی کرو گے نجات پا جاؤ گے۔ اور حدیث
یہ ہے کہ وہ اس پر بھی تمام شیعہ ہنستے اور عجب اسے کہا جاتا ہے کہ اچھا
تو سبھی کی پیروی کرو اور سب ایک ہو جاؤ یہ روز روز کا جھگڑا تو
نپٹے کیونکہ کمال اتفاق سے صحابی رسول کیسے ہیں۔ مگر وہ اس سے بھی کتراتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ اس لفظ صحابہ سے مراد شیعہ (یعنی ابو بکر عمر) ہیں گویا
ان بزرگواروں کی خاطر لفظ صحابہ کے معنی بھی محدود کئے جائیں گے۔ بجز وہ
زیادہ ہیں۔ ان کو ایک کہ ساتھ قرآن و سنت اور تمام اسلامی لٹریچر سب نذر برد
کر دینے کے قابل ہے

یہ فضائل و مناقب کے علاوہ اعمال و عبادات تک میں کی گئی

۔ دیکھو کتب احادیث شام

مسلمانوں میں کیسے کیسے جری و افسانہ حدیث گھڑے ہیں ان میں سے چند
افراد کی نشاندہی اس کتاب کے آخر میں کر دی گئی ہے۔ علامہ محمد طاہر گجراتی نے اپنی
مشہور تصنیف تذکرۃ الاخبار الموضوعہ والرجال الضعفاء میں تقریباً دو ہزار ایسے
اشخاص کے نام دیئے ہیں جو مختلف برجستہ حدیثیں گڑھتے تھے جن کو انہوں نے ہزار تراشیدہ
کسی نے دو ہزار۔

ملا علی قاری نے موضوعات کبیر میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ امام احمد

بقیہ حاشیہ

بن حنبل اور یحییٰ بن معین بغداد کے محلہ رصافہ میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے تشریف
لے گئے خطیب نے دوران وعظ مندرجہ ذیل حدیث بیان کی۔

میں نے احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین سے سنا انہوں نے حضرت
عبد الرزاق سے قتادہ سے انہوں نے انس سے انس نے رسول اکرم سے کہا
جب کوئی کلمہ پڑھتا ہے تو ہر لفظ سے ایک پرندہ پیدا ہوتا ہے
جس کے پر زمرد کے ہوتے ہیں اور چونچ اس کی سونے کی ہوتی ہے
تا آخر حدیث (سیرۃ النبی شبلی (۱) ص۱۰)

وعظ کے بعد ان بزرگواروں نے خطیب سے پوچھا کہ یہ حدیث تم نے
کس سے سنی کہا احمد بن حنبل اور یحییٰ سے بولے وہ تو ہم ہیں ہم نے کبھی یہ
حدیث نہیں بیان کی۔ خطیب کہنے لگا۔ اس وقت دنیائے اسلام میں (۱۷) احمد
بن حنبل اور (۱۸) یحییٰ بن معین موجود ہیں۔ تم کس باغ کی مولی ہو۔
یہ دونوں بزرگ اس ملا کی دیدہ دلیری اور بے حیائی پر لعنت بھیجتے چلے گئے
(اس پورے واقعہ کے لیے دیکھو کتاب دو اسلام از ڈاکٹر غلام جیلانی برق ص۲۰۸)

عبد اللہ بن محمد بن جعفر کے ذیل میزان میں ہے کہ یہ شخص حدیث کے متون
معروفہ پر سماعتیں گھڑتا تھا۔ یعنی اصل حدیث کے الفاظ برقرار رکھتے ہوئے صرف
بعض کو بدل دیتا تھا۔ ہم نے جو اوپر چند وضعی احادیث بطور نمونہ
درج کی ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے ہی بزرگواروں کے دماغ کی اختراع ہیں۔

روایتیں تیار کرنے کے بعد ان کا ثبوت کیونکر فراہم کیا جاتا تھا
اس کا طریقہ کار بھی سن لیجئے علامہ شبلی فرماتے ہیں۔

ایک نقطہ خاص طور سے ملحوظ رکھنے کے قابل ہے۔ بنو امیہ اور
عباسیوں کے زمانہ میں یہ مذاق پیدا ہو گیا تھا کہ اپنے زمانہ کے

بقیہ حاشیہ

شعراء اور فصحا سے اشعار اور خطبے تصنیف کراتے اور جاہلیت یا ابتدائے اسلام کے شعراء اور خطباء کے نام سے مشہور کرتے تھے۔

* یہ وضع بھی مختلف اغراض سے کی جاتی تھی۔ زیادہ اس وجہ سے کہ ان خطبوں یا شعروں میں آنحضرت ﷺ کے مبعوث ہونے کی پیشین گوئی یا اور کوئی بات اسلام کی تصدیق کی شامل کر دیتے تھے۔

(سیرۃ النبی شبلی ج ۱، ص ۱۹۵ ۱۹۶ حاشیہ)

* علامہ موصوف (جناب شبلی نعمانی) یہ بھی فرماتے ہیں

اکثر لوگ یہ کرتے تھے کہ قرآن مجید میں توحید اور معاد کے متعلق جو باتیں ہیں ان کے مطابق اشعار تصنیف کراتے اور سمجھتے تھے کہ اس سے اسلام کی تائید ہوگی۔ امیہ بن صلت کے نام سے جو اشعار منقول ہیں ان کو دیکھ کر صاف یقین ہو جاتا ہے کہ کسی نے قرآن مجید کو سامنے رکھ کر یہ اشعار کہے ہیں

(سیرۃ النبی شبلی ج ۱، ص ۱۹۶ حاشیہ)

واضح رہے کہ یہ خاص یہودیانہ ذہنیت اور طریقہ کار ہے چنانچہ ہم آج بھی بائبل کے اندر یہود کا نسلی منصب پال اور گروہ عیسائیت کا دروغ [illegible] اور ریاکاری کا بیان لکھا ہوا پاتے ہیں۔

اگر میرے جھوٹ کے سبب خدا کی سچائی اس کے جلال کے واسطے زیادہ ظاہر ہوئی تو پھر کیوں گنہگاروں کی طرح مجھ پر حکم دیا جاتا ہے (رومیوں باب (۳) فقرہ ۷)

گویا خدا کی سچائی اور اس کا جلال تب ہی ثابت ہو سکتا ہے جب جھوٹ [illegible] ورنہ نہیں۔

سلسلہ حاشیہ

مثل دیگر دوسری چیزوں کے بیان کرنے اور ہر شخص سے روایت کرنے میں بڑی ہی جد و جہد کی یہاں تک کہ لوگوں نے ان بنائی ہوئی جھوٹی بالکل بے اصل حدیثوں کو منبر پر بیٹھ کر پڑھنا اور سنانا شروع کیا اور مدرسہ کے معلموں کو بھی وہ بناوٹی حدیثیں دیدی گئیں انہوں نے ان حدیثوں کی تعلیم بچوں کو بھی دیدی اور ان کے دماغوں میں ان موضوعات کا زیادہ حصہ بھر دیا گیا۔ ان جعلی حدیثوں کی تعلیم لوگوں نے اپنی لڑکیوں، بیویوں خدمتگاروں اور مصاحبوں کو بھی دی۔

غرض ان تدبیروں سے بے حساب جھوٹی اور گڑھی ہوئی موضوع حدیثیں عالم وجود میں آگئیں اور جعل سازی فریب بلکہ افتراء، بہتان تک کی وبائیں ہر طرف پھیل گئیں۔ لوگ نئی نئی حدیثیں بنا کر اور اپنے دل سے روایتیں گڑھ کر اپنے حاکموں کے ہاں سرخروئی حاصل کرتے اور اس فن حدیث سازی روایت سازی کے ذریعہ بے حساب مال و متاع اور جاگیریں جائدادیں پیدا کرتے، یہاں تک کہ انہیں دنیا پرست عالموں، زاہدوں اور بندہ ان باتوں کی تصدیق علامہ ابن ابی الحدید سے بھی ہوتی ہے جنہیں بخدمات تقرر انداز کر دیا گیا ہے۔ (کتب [illegible] جلد [illegible] ص [illegible])

بقیہ حاشیہ

یہ تو ایک یہودی کی بات تھی اب ایک مسلمان کا قول سنیئے اور سر دھنیئے فرماتے ہیں اور ایمان تو بڑی چیز ہے جھوٹ اور کذب اور غلط فعل سے بچی کی عورت ہو تو اس وقت غلط فعل کر ایمان صدق اور عمل صالح پر ترجیح دی جائیگی (ملفوظات [illegible] ص ۲۳ از [illegible] مکتبہ [illegible] کالونی کراچی)

رسول اللہ ﷺ نے بالکل سچ کہا تھا کہ مسلمان یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم چلیں گے بالشت بہ بالشت اور ہاتھ بہ ہاتھ۔ (بخاری)

دوران، مذہبی پیشواؤں کے ذریعہ ان من گھڑت حدیثیں اور بے بنیاد روایتیں ان دیانتدار اور پابند دین حضرات تک بھی پہنچ گئیں جو جھوٹ اور بہتان کو جائز نہیں سمجھتے تھے پھر کیا تھا ان لوگوں نے اپنی سادہ لوحی سے ان مکار اور دھوکہ باز حدیث سازوں کے فریب میں مبتلا ہو کر ان جعلی اور وضعی حدیثوں کو قبول کر لیا اور گمان کیا کہ یہ سب سچی حدیثیں ہیں۔

پھر جب سنہ [illegible] میں امام حسینؓ شہید کر دیئے گئے تو اس کے بعد اور بھی مذہبی لوگوں کی حالت خطرناک ہو گئی جب عبدالملک خلیفہ ہوا تو شیعوں کے حساب پہلے سے بھی بہت زیادہ ترقی کر گئے۔

جس نے خوب ترقی کرنا چاہی یہی پیشہ اختیار کر لیا کہ حضرت علیؓ اور اہل بیتؓ سے خوب دشمنی کرتا اور خلفاء کی شان میں ایسی طرح جھوٹی حدیثیں بناتا اسی طرح لوگوں نے صحابہ اور خلفائے ثلاثہؓ کی شان میں فضائل مناقب اور محامد میں بہت کثرت سے جھوٹی حدیثوں کا انبار لگا لیا۔ اور حضرت علیؓ کا مرتبہ کم کرنے، حضرتؓ کی شان گھٹانے بلکہ حضرت کی مذمت عیب، اعتراض، طعن، بدنامی، برائی اور اہانت و تحقیر کے متعلق بھی اسی کثرت سے جھوٹی حدیثیں بنائی گئیں۔ (نصائح کافیہ مطبوعہ بمبئی ص [illegible])

غرض ان مسلمانوں نے اسلام کی ایسی کایا پلٹ کر اب کتابوں اور اسلامی لٹریچر میں اصل اسلام ہی نہیں ہے باقی سب کچھ ہے۔ اس پر بھی سواد اعظم مصر ہے کہ مسلمان تو بس ہم ہیں۔ بقیہ لوگ مسلمان ہی نہیں۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

بابِ دوم

احادیث نبوی کے چند نادر نمونے

پاکستان میں ایک بزرگوار ہیں ڈاکٹر غلام جیلانی برق۔ یہ پتہ نہ چل سکا کہ ان کی ڈاکٹری کی ڈگری طبی شعبہ سے متعلق ہے یا کسی علمی ریسرچ کی وجہ سے، یا محض اعزازی ہے۔ جیسا کہ بعض مقدر والوں کو بغیر محنت شاقہ اٹھائے یا پڑھے لکھے یوں ہی مفت ہی ہاتھ لگ جاتی ہے۔ مگر اتنا پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے قرآن و کتب احادیث وغیرہ کا مطالعہ فرمایا تو محسوس کیا کہ قرآنی اسلام اور حدیثی اسلام دو علیحدہ علیحدہ فرقے ہیں جن کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں۔ بالفاظ دیگر حدیثیں متن و معانی قرآن کے بالکل خلاف پائی جاتی ہیں لہٰذا قطعاً قابل اعتبار نہیں پس آپ نے قلم برداشتہ ایک کتاب تصنیف کر ڈالی جس کا نام ہے "دو اسلام" اسے کتاب منزل لاہور نے شائع کیا اور بازار میں بآسانی دستیاب ہو جاتی ہے بڑے مزے کی کتاب ہے بشرطیکہ ذرا سمجھ کر پڑھا جائے۔

چونکہ مقالہ زیر نظر بھی اسی موضوع پر ہے لہٰذا میں اسی کتاب سے احادیث نبوی کے چند نمونے ذیل میں درج کرتا ہوں۔ ان پر جو تبصرہ ہے وہ بھی ڈاکٹر صاحب موصوف ہی کے الفاظ میں ہے لہٰذا اس سلسلے میں اگر ناظرین کو

کچھ کہنا سننا ہو تو وہ ڈاکٹر صاحب موصوف ہی سے رجوع فرمائیں۔
احقر کو اس سلسلے میں قطعاً "معذور" سمجھیں:-

۱۔ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کرنے کے بعد نہاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہشت میں اس کیلئے سفید موتیوں کے ایک سو محل تعمیر کر دیتا ہے اور پانی کے جتنے قطرے اس کے جسم سے ٹپکتے ہیں ہر قطرہ پر اسے ایک ہزار شہیدوں کا اجر ملتا ہے۔
(دو اسلام ص۳۸)

دیکھا آپ نے۔ ایک شہوت زدہ ملا کے ہاں مجامعت کتنا بہشت آفرین اور محل ساز عمل ہے اور یہ بھی ملاحظہ کیا کہ اس حدیث میں ذرا سا ئی رنگ بھرنے کے لئے ملا کہاں کہاں پہنچا۔ کہاں سے موتی لئے اور کس سرزمین میں محل جا بنایا۔ اور پھر جان سپاری اور سرفروشی جیسے بلند عمل یعنی شہادت کا کیا مضحکہ اڑایا۔

۲۔ جب حضرت عبداللہ بن عمر کے سامنے حضرت ابو ہریرہ کے کتے والی حدیث بیان کی گئی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مویشیوں کی رکھوالی اور کھیتی کی حفاظت کے لئے کتے پالنا جائز ہے تو ابن عمر نے فرمایا کیوں نہ ہو ابو ہریرہ کھیتوں کا مالک جو ٹھہرا۔
(دو اسلام ص۳۳ بحوالہ توضیح ص۱۰۱)

(غالباً ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث اس وقت بنائی ہوگی جب ان کے عسرت کے دن ختم ہو چکے تھے اور وہ معاویہ کے منظورِ نظر ہو گئے تھے حتیٰ کہ معاویہ کے دور میں وہ اسی شہر مدینہ کے گورنر بنے جس میں وہ ایک کمبل لپیٹے فاقہ کی زندگی گزار چکے تھے اور ایک ٹکڑے کے لئے دوسروں کے محتاج تھے ناقل)

۳۔ ملا کہتا ہے،
بلی سے محبت ایمان ہے (حدیث المقاصد سخاوی دو اسلام ص۳۱)

۴۔ اللہ کی راہ میں شہید ہونے سے تو صرف جنت ملتی ہے لیکن ملا نے ایک ایسا نسخہ ڈھونڈ نکالا جس سے وہ ستر انبیاء کے اعمال کا اجر حاصل کر سکتا ہے۔
جو مولوی کسی طالب علم کو کسی کتاب کا ایک باب بھی فی سبیل اللہ پڑھا دے تو اللہ اسے ستر انبیاء کا اجر عطا فرماتا ہے۔
(دو اسلام ص۱۳۱)

۵۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آسمانوں کے تمام فرشتے تسبیح و تحلیل کا ثواب آپ کے حوالے کر دیں تو لیجئے یہ گُر پلے باندھ لیجئے؛
جب کوئی آدمی وضو کرتے وقت پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرتا ہے تو پانی کے ہر قطرہ پر اللہ ایک فرشتہ پیدا کر دیتا ہے جو ستر زبانوں میں اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہے اور اس تسبیح کا ثواب قیامت تک اس آدمی کو پہنچتا رہتا ہے
خود ملا صاحبان عموماً ہر زبان سے کورے ہوا کرتے ہیں مگر ان کا فرشتہ ستر زبانوں (انگریزی، فرانسیسی، جاپانی، چینی، روسی، پشتو وغیرہ) کا ماہر ہوتا ہے حالانکہ ہم نے یہ سنا تھا کہ جیسی روح ویسے فرشتے۔
(دو اسلام ص۳۲)

۶۔ بیشک اللہ تعالیٰ کہتا پھرے کہ ہم مال و جان لئے بغیر جنت نہیں دیں گے لیکن ملا ہمیں جنت کے کئی چور دروازے بتاتا ہے

جن سے ہم وہاں تک پہنچ سکتے ہیں۔ مثلاً
اگر کوئی شخص مرنے کے بعد ایک علمی ورق بھی چھوڑ جائے تو یہ ورق اس شخص اور جہنم کے درمیان ایک دیوار بن جائے گا۔
(حدیث)

اس سے بھی آسان نسخہ لیجئے کہ
جو شخص اللہ کی خاطر بسم اللہ خوش خط لکھے اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

نہ صرف خود جنت میں جانے بلکہ دوسروں کو بھی وہاں پہنچانے کا گر حاضر ہے۔

جو شخص سال بھر کسی مسجد میں سچی نیت سے اذان دیتا رہے وہ قیامت کے دن جنت کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا اور اسے اختیارات دیئے جائیں گے کہ جس شخص کی چاہے وہ شفاعت کرے۔

مطلب یہ ہے کہ مسجد کے بانگے کو کبھی کبھار کچھ کھلا پلا دیا کرو قیامت کے دن قطعاً کوئی نہیں پوچھے گا اور آپ اس کی شفاعت پر جنت میں پہنچ جائیں گے۔

۷۔ سرورِ کائنات کی رحلت سے چند سال بعد امیر معاویہؓ اور حضرت علیؓ کا جھگڑا شروع ہو گیا تھا حضرت علیؓ اولی الامر اور خلیفۂ رسولؐ تھے قرآن کے سچے عامل اور رسولؐ کے صحیح پیرو۔ اولی الامر کی اطاعت فرض ہے لیکن معاویہ نے بغاوت کی اور اسلام میں لاتعداد مفاسد کا دروازہ کھول دیا۔ معاویہ کا یہ جرم ایسا تھا کہ جس کی پاداش میں وہ انتہائی سزا کے قابل تھا لیکن علمائے

اسلام نے ان کی تعریف میں بھی حدیثیں تراشیں مثلاً
"رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ اے معاویہ تو میرا میں تیرا۔"
(دو اسلام صفحہ ۱۳۲)

۸۔ چونکہ معاویہ کا پایہ تخت شام میں تھا آپ کے ایک درباری ملا نے شام کی تعریف میں یہ حدیث تیار کر ڈالی کہ
"رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ اللہ کا منتخب ترین ملک شام ہے"

۹۔ دور بنو امیہ کے بعد عباسی سربراہ خلافت ہوئے تو ملاؤں نے ان کی تعریف میں احادیث تراشنا شروع کر دیں،
رسول اکرمؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ سنہ ۱۳۵ھ میں خلافت تمہاری اولاد میں منتقل ہو جائے گی اور تیرے بچوں میں سے سفاح منصور اور مہدی خلیفہ ہوں گے۔
خلفائے عباسی ۱۳۲ھ میں برسر اقتدار آئے تھے نہ کہ ۱۳۵ھ میں پھر ان کی تعداد ۳۷ تھی جن میں مشہور ترین ہارون و مامون تھے۔ لیکن یہ حدیث تراش تین ابتدائی خلفاء کے بغیر کوئی اور نام نہ بتا سکا اس لئے کہ وہ خود خلیفہ مہدی کے زمانے کا آدمی ہوگا اور اس کی غیب دانی مہدی کے آگے نہیں چل سکتی ہوگی۔

۱۰۔ کہتے ہیں کہ ہارون الرشید کو کبوتر پالنے کا شوق تھا۔ بادشاہ کو کسی چیز کا شوق ہو اور اس پر ملا کوئی حدیث نہ گھڑے یہ کیسے ممکن ہے چنانچہ یہ حدیث تیار ہوئی کہ رسول اللہؐ کبوتر اڑایا کرتے تھے
"جب شاہی دربار سے نکالے ہوئے کسی ملا تک یہ حدیث پہنچی تو اس نے جواب میں حدیث ذیل تراش لی،
"رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ کبوتروں سے کھیلنا قوم لوط کا کام ہے

۱۱ یہود گئو سالہ پرست تھے۔ یہ کسی یہود یا ہندو کی کارستانی معلوم ہوتی ہے کہ کسی ملّا کو خرید کر گائے کی تقدیس پہ حدیث تیار کرالی کہ

"گائے کی تعظیم کرو اس لئے کہ یہ مویشیوں کی سردار ہے اور جب سے کہ یہودیوں نے موسیٰؑ کے زمانے میں بچھڑے کی پوجا کی تھی یہ بیچاری شرم سے آسمان کی طرف سر نہ اٹھا سکی"۔

ملّا صاحب کا مطلب یہ ہے کہ ہر گائے تاریخ کی ماہر ہوا کرتی ہے اسے معلوم ہے کہ موسیٰؑ کے زمانے میں سامری نے سونے کا گئوسالہ تیار کیا تھا جس کی یہود نے پرستش شروع کر دی تھی۔ گناہ یہود نے کیا تھا لیکن شرم گائے کو آ رہی ہے اور شرم بھی اتنی کہ سَر تک نہیں اٹھا سکی ورنہ اس واقعہ سے پہلے گائے کا سَر ہمیشہ آسمان کی طرف رہا کرتا تھا۔

۱۲ یہ تو ہوں گے کوئی یہود کے دوست۔ ایک اب ایسے ملّا کی حدیث سنئے جو یہود کو برداشت ہی نہیں کر سکتے تھے۔

"جس شخص کے پاس صدقہ کے لئے کوئی چیز نہ ہو وہ یہود کو گالیاں دے لیا کرے یہی اس کا صدقہ ہے۔

"ملّا تو حدیث گھڑ کر جہنم چلا گیا لیکن اس کے نتائج آج فلسطین کے عرب بھگت رہے ہیں۔ جن یہودیوں کو گالی دینا ہماری تعلیمات کا جزو ہے وہ آج ہم پر کیوں رحم کھائیں۔ اگر وہ عربی سلطنتوں پر بم برسا رہے ہیں۔ اور ان کی بستیوں کو راکھ کا ڈھیر بنا رہے ہیں تو وہ کسی حد تک حق بجانب ہیں۔ جب ہم انہیں نجس ملعون، کشتنی و سوختنی قرار دیتے ہیں تو وہ جواباً ہمیں کیوں نہ

ایسا سمجھیں۔

۱۳۔ پیروانِ علیؓ کو عرفِ عام میں شیعہ یا رافضی کہا جاتا ہے۔ یہ فرقہ عہدِ علی کی پیداوار ہے۔ اس کے متعلق بھی چند احادیث وضع ہوئیں۔ مثلاً

مجھے جبریل نے بتایا ہے کہ عنقریب ایک ایسا فرقہ پیدا ہوگا جو میرے صحابہ کو بُرا بھلا کہے گا اور اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ ہم نے پوچھا اے رسول اللہؐ اس کا نام کیا ہے۔ فرمایا رافضہ جو میرے دین کو سرے سے چھوڑ جائیں گے۔

۱۴۔ امام ابوحنیفہ (۸۰ھ، ۱۵۰ھ) اور امام شافعی (۱۵۰ھ، ۲۰۴ھ) بعض اجتہادی مسائل میں اختلاف رکھتے تھے چنانچہ ان کے پیرو بھی دو گروہوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے کی تحقیق و تذلیل پر اتر آئے۔ امام ابوحنیفہ کے کسی پیرو نے اس سلسلہ میں چند احادیث بھی وضع کیں۔ مثلاً

رسول اللہ فرماتے ہیں کہ ابوحنیفہ میری امت کا چراغ ہے۔

احادیث تراشی کا یہ سلسلہ امام ابوحنیفہ کی تعریف ہی تک محدود نہ رہا بلکہ ان بدبختوں نے تہذیب و شرافت کا لبادہ اتار کر حضرت امام شافعی جیسے عظیم المرتبت مجتہد کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ اور ان گالیوں کو حضورِ والا کی طرف منسوب کر دیا۔

"حضرت انس رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں کہ عنقریب میری امت میں ایک ایسا شخص آئے گا جس کا نام ہوگا محمد بن ادریس (شافعی)۔ اور جو میری امت کے لئے شیطان سے

بڑھ کر نقصان رساں ثابت ہوگا۔

۱۵۔ اسلام کا سب سے بڑا مشن رنگ و نسل کے امتیازات کو مٹانا تھا لیکن بھلا ہو ہمارے ملّا کا کہ اس نے سرورِ کائنات ؐ کے مشن کو ناکام بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ ایرانی و عربی کے جھگڑے اٹھائے۔ زنگی و تورانی کے قضیے کھڑے کئے۔ بھائی کو بھائی سے لڑایا اور مسلمان کو ایک تنگ نظر، متعصب، کج دماغ اور موذی قسم کا مذہبی دیوانہ بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔

"ملّا کسی دور میں بھی نہ حقائق کو دیکھ سکا اور نہ سمجھ سکا۔ اس نے رنگ و نسل کے دبے ہوئے فتنوں کو پھر جگانے کی کوشش کی۔

"رسول اللہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اہل عجم سے بچ کر رہو۔

"اگر رسول کریم ؐ نے ایرانیوں سے دور رہنے کی ہدایت فرمائی تھی تو صحابہ نے ان پر چڑھائی کیوں کی ان کی سلطنت کو تہ و بالا کیوں کیا حضور نے سلمان فارسیؓ کو کیوں قریب آنے دیا۔ ہم ان کے بخاری رازی اصفہانی، سعدی، فردوسی اور جامی پر آج کیوں نازاں ہوا اگر یہ سب کچھ درست تھا تو پھر ان کے خلاف احادیث تراشی کا مطلب کیا

۱۶۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ کو سب سے زیادہ نفرت فارسی سے ہے خوزیہ (خوزستان کی زبان) شیطان کی زبان ہے۔ بخارا کی بولی دوزخیوں کی

لہ مگر شبہ پر ہو یہ ابتدا تو حضرت عمرؓ نے کی تھی موطائے امام مالک صفحہ ۲۹۳ پر ہے کہ سعید بن مسیب کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نے انکار کیا غیر ملک کے لوگوں کی میراث ملانے کا اپنے ملک والوں کو مگر جو عرب میں پیدا ہوا ہو" یوں سب سے پہلے حضرت عمر نے ملکی اور غیر ملکی تفریق قائم کی۔

بولی ہے اور اہل جنت عربی میں گفتگو کیا کریں گے

اب ذرا حضرت مولانا کی نوازشات اہل افریقہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

حبشی (حبشہ کا رہنے والا) کا اگر پیٹ بھر جائے تو وہ زنا کرتا ہے اور اگر بھوکا ہو تو چور بن جاتا ہے۔

شہر یار مدینہ کے پیارے مؤذن سیدنا حضرت بلال (حبشی) اس حدیث کو سن پاتے تو کیا کہتے؟

۱۷ "رسول اللہ فرماتے ہیں کہ مسواک سے فصاحت بڑھتی ہے

چونکہ فصیح کلام منہ سے نکلتا ہے اور مسواک بھی منہ میں کیا جاتا ہے اس لئے مولانا اس سائنٹفک نتیجہ پر پہنچے کہ مسواک اور فصاحت و بلاغت کا ضرور کوئی نہ کوئی تعلق ہے۔

۱۸۔ ڈاڑھی جتنی لمبی ہو عقل اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔

گو ڈاڑھی منہ پر ہوتی ہے اور عقل کا مرکز دماغ ہے لیکن مولانا کا خیال یہ ہے کہ اس کھیتی کو عقل کے چشمے سے پانی ملتا ہے۔ اسی لئے عقل کے چشمے میں پانی جتنا زیادہ ہوگا۔ داڑھی اتنی ہی لمبی ہوتی جائے گی۔ اگر گستاخی نہ ہو تو اتنا پوچھوں کہ اس معیار کے مطابق آپ کا طبقہ عقل مند ہے کہ واہ گرو کے فالسے۔

۱۹۔ اسی قسم کا ایک اور حدیث ہے کہ

"جس کی پاس عقل نہیں وہ بے دین ہے"

عقل کا معیار ہے داڑھی۔ تو گویا ڈاڑھی منڈے سب احمق اور بے دین ہیں۔ ان کے لئے جنت میں کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیئے لیکن ایک حدیث ہے کہ جنت میں زیادہ تعداد احمقوں کی ہوگی۔ یعنی یہ احمق ڈاڑھی منڈے تو جنت میں جائیں گے۔

اور یہ لمبی داڑھی والے عقلمند جہنم میں الٹے لٹکائے جائیں گے

۲۰۔ حلوا:۔

"رسول اللہؐ کو حلوا اور شہد بہت پسند تھے۔

"مومن کے دل میں مٹھاس ہوتی ہے اسی لئے وہ حلوے کو پسند کرتا ہے۔ جو شخص حلوہ نہیں کھائے گا وہ خدا اور رسولؐ کا نافرمان شمار ہوگا۔

"جو شخص اپنے بھائی کو حلوے کا ایک لقمہ کھلا دے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے عرصہ محشر میں گرمی سے بچا لے گا۔"

۲۱۔ مرغا:۔

"سفید مرغا میرا بھی دوست ہے اور میرے حبیب جبرئیل کا بھی"

"جو سفید مرغا پالے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے شیطان، کاہن اور جادوگر کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

"کہتے ہیں کہ کالے رنگ کا مرغا گرم ہوتا ہے اور اسے کھانے کے بعد پیچش کا ڈر رہتا ہے اس لئے مولانا نے سفید مرغا پالنے کی ہدایات نافذ فرمائیں۔

۲۲۔ حقائق حیات: عہد عباسیہ میں جب علم الحقائق مثلاً علم نباتات جمادات ریاضیات السنہ افلاک وغیرہ اسلامی ادب میں راہ پانے لگا تو ملاؤں نے سوچا کہ کہیں یہ علمائے طبیعیات بازی نہ لے جائیں اس لئے انہوں نے بھی حقائق حیات پر اپنے مخصوص رنگ میں روشنی ڈالنا شروع کر دی۔ گلاب کے پھول کی ماہیت سے یوں پردہ اٹھاتے ہیں:۔

رسول اللہؐ کا پسینہ یا براق کا پسینہ زمین پر گرا اور گلاب کا پودا پیدا ہو گیا۔

"کیا غضب کی تحقیق ہے جی چاہتا ہے کہ علم نباتات کا سارا دفتر اس بجوبے کے سر پر دے ماریں۔ کوئی پوچھے کہ کیا حضورؐ کی ولادت سے پہلے گلاب کا پودا دنیا میں موجود نہ تھا۔ اگر نہیں تھا تو بقراط نے (جو ولادت مسیح سے بھی صدیاں پہلے تھے) اپنی کتابوں میں گلاب کے عرق اور پھول کا ذکر کیسے کر دیا اور بحرالکاہل کے بعید ترین جزائر میں یہ پودا کیسے پیدا ہو گیا۔

۲۳۔ گندم:۔ میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو گندم کھاتے ہیں۔

اس کی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ خود مولانا چنوں پر گزارہ کرتے ہوں گے اور یا یہ کہ گندم نے حضرت آدمؑ کو جنت سے نکلوا دیا تھا اس لئے اس ظالم غلہ پر مولانا کا غصہ برمحل ہے۔

۲۴۔ وضو کے متعلق متضاد احادیث:

۱۔ جو شخص اپنی بیوی کو چوم لے یا صرف چھو لے اس پر وضو لازم ہو جاتا ہے (دو اسلام ص ۲۹۳)

۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے اپنی ازواج میں سے کسی کے بوسے لئے اور پھر وضو کئے بغیر نماز ادا فرمائی۔

۲۵۔ غسل جنابت کے متعلق متضاد احادیث:۔

۱۔ ابی ابن کعب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے ایک شخص کے متعلق فتویٰ پوچھا کہ جو اپنی بیوی کے پاس بغرض مجامعت گیا

کام شروع کیا لیکن انزال سے پہلے ہی اس کی شہوت ختم ہو گئی فرمایا وہ تمام نجاستوں کو دھولے اور پھر وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

(مسلم ج ۱ ص ۱۵۵)

۲۔ ایک ایسے شخص کے متعلق جس نے اپنی بیوی سے مجامعت کی لیکن انزال سے پہلے ہی علیحدہ ہو گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا وہ شخص آلۂ تناسل دھو کر وضو کر لے

(مسلم ج ۱ ص ۱۵۵)

اب اسی مسئلہ پر موطا کا فیصلہ سنیے:

۳۔ عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں میں نے عائشہؓ سے پوچھا کہ کس صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے۔ کہا جب آلۂ تناسل کا سر عورت کی شرمگاہ کے ابتدائی حصہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے

(موطا ص ۱۹)

"برق صاحب کا فرمانا ہے کہ اس زمانے میں سینکڑوں صحابہ مدینہ میں موجود تھے اور عبدالرحمان بن عوف خود بھی فقیہہ صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ اس مضمون کی احادیث بھی لوگوں کو یاد ہوں گی۔ بایں ہمہ انہوں نے یہ کمال کیا کہ ایک نہایت نازک سا مسئلہ حضورؐ کی سب سے کم عمر زوجہ مطہرہ سے جا پوچھا۔ کیا مدینہ بھر میں

ے خود علامہ شبلی کو بھی تسلیم ہے کہ بچھڑے کی سزا اور نماز جنازہ کو صحابہ کے بعد [illegible] سے طے کیا گیا اور غسل جنابت کے لئے تمام طہارات کی طرف رجوع کیا گیا اور ان کو [illegible]

اس چھوٹی سی بات کو بتانے والا کوئی مرد موجود نہ تھا۔ کیا کوئی غیر مرد کسی معزز خاتون سے اس قسم کی بات دریافت کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ اور اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ ابن عوف یہ غلطی کر بیٹھے تھے تو حضرت عائشہ کو چاہیے تھا کہ ابن عوف کو اس جسارت بے ہودہ پر ڈانٹتی کہ ان کو حرم نبوی سے ایسا عریاں سوال پوچھنے کی جرأت کیسے ہوئی یا خاموشی اختیار کر لیتیں اور اگر خواہ مخواہ کوئی جواب دینا ہی تھا تو کنایہ و استعارہ سے کام لیتیں۔ یہ آلۂ تناسل کا سر شرمگاہ میں داخل ہونا ایسے الفاظ ہیں جو ایک حیادار اور شریف خاتون اپنے شوہر کے سامنے بھی منہ سے نہیں نکال سکتی چہ جائیکہ غیر مردوں کے سامنے۔

نوٹ از ناقل :-

اس کے برعکس ایک صحابی سلیم نے رسول اللہؐ سے سوال کیا تھا کہ کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے تو چونکہ یہ سوال ام سلمہ کے گھر میں ہوا تھا لہٰذا انہوں نے سلیم کو ڈانٹا کہ تم مسئلہ پوچھتے ہو یا عورتوں کو فضیحت کرتے ہو۔

(اسوۃ الرسول ص ۲۱۸ بحوالہ صحیح مسلم ص ۱۴۳)

پس بحالت موجودہ دو ہی صورتیں ممکن ہیں۔ یا تو یہ واقعہ سچا ہے اور حضرت عائشہ سے واقعی یہ سوال جواب ہوئے جیسا کہ شبلی نعمانی

ان کے غلطی قرار پا کر شائع کی گئی (الفاروق ص [illegible]) اگر یہ اس سے پہلے عہد رسالت میں نہ کسی نے پوچھا کر مزا دیکھی [illegible] نہ جنازہ پڑھی گئی اور نہ کسی مسلمان نے کبھی غسل جنابت کیا جو اب یہ مسائل پوچھ پوچھ کر طے کئے جا رہے ہیں

سنے بھی لکھا ہے کہ غسل جنابت کے لئے ازواج مطہرات کی طرف
رجوع کیا گیا اور ان کی رائے قطعی قرار پا کر شائع کی گئی۔

(الفاروق صـ ۳۵)

تو یہ ماننا پڑے گا کہ شرافت و حیاداری کا جو مفہوم ڈاکٹر صاحب
نے سمجھا وہ غلط ہے اور ایسا سوال جواب عورتوں سے کرنا معیوب
نہیں ہے اور اگر یہ واقعہ سرے سے غلط ہے اور یقیناً غلط ہے کیونکہ
حضرت ام سلمہؓ کا واقعہ لکھا جا چکا کہ کس طرح انہوں نے سلیم
صحابی کو ڈانٹا حالانکہ سوال اُم سلمہؓ سے نہیں رسول اللہؐ سے کیا
گیا تھا تو پھر وہ محدثین و راویان حدیث نہ شریف تھے اور نہ حیادار
کہ ایسی باتیں انہوں نے حضرت عائشہؓ کے متعلق سنیں اور قبول
کر کے اپنی کتابوں میں لکھ ماریں۔

۲۶۔ غسل کے متعلق انہی عائشہؓ کی ایک اور حدیث :۔

"ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں اور حضرت عائشہؓ کا بھائی حضرت عائشہؓ کے
پاس گئے۔ ان کے بھائی نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہؐ کس
طرح غسل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے پانی سے بھرا ہوا ایک
برتن منگوایا جس سے آپ نے غسل کیا اور سر پہ پانی ڈالا۔ درمیان
میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا۔

(بخاری ۱ صـ ۳۹)

سوال یہ ہے کہ آیا یہ دونوں اس پردہ میں سے حضرت عائشہؓ کو
غسل کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو غسل
رسولؐ کی نمائش کا مقصد کیا تھا اور اگر اثبات میں ہے تو پھر ؎

وائے گر در پس امروز بود فردا ئے

چار نا محرم آنکھیں حضرت عائشہؓ کو غسل کرتا دیکھیں اور امام بخاری کو نہ
غیرت آئے نہ غصہ۔ اس حدیث کو قول رسولؐ سمجھ کر اپنی کتاب میں شامل
کر لیں۔ کیا کوئی مسلمان یہ برداشت کر سکتا ہے کہ اس کی بیوی ایک پتلا
سا پردہ تان کر سارے محلے کے سامنے نہائے اور شرعی غسل کا طریقہ بتائے
کیا رسولؐ کی اپنی آنکھیں اس منظر کو برداشت کر سکتی تھیں کہ ان کی نوجوان
چہیتی بیگم غیر محرموں کے سامنے نہا کر نہانے کا طریقہ بتائیں کیا حضرت عائشہؓ
کے پاس زبان موجود نہیں تھی اور یہ کیا اتنا مشکل مسئلہ تھا کہ عملی نمونہ پیش
کئے بغیر سمجھایا نہیں جا سکتا تھا۔ (دو اسلام صـ ۲۱۳)

۲۷۔ مسئلہ تحریف قرآن :۔

بعض احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ چند آیات پہلے قرآن میں موجود تھیں لیکن بعد میں
نکال دی گئیں مثلاً

۱۔ اگر لوگ مجھے یہ نہ کہتے کہ عمر خطاب نے قرآن میں اضافہ کر دیا ہے تو میں یہ
آیت اس میں شامل کر دیتا (الشیخ والشیخۃ)
کہ جب کوئی بوڑھا یا بوڑھیا زنا کے مرتکب ہوں تو انہیں سنگسار کر دو۔ ہم یہ
آیت قرآن میں پڑھتے رہے" (موطا صـ ۳۲۸)
اگر پڑھتے رہے تو نکالی کس نے اور اگر نکال دی گئی تو اللہ کا وعدہ حفاظت قرآن کیا ہوا

۲۔ عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ اللہ نے محمدؐ کو رسول بنا کر بھیجا اور اس پر
ایک کتاب نازل کی جس میں آیۃ رجم بھی موجود تھی (بخاری)
یعنی امام بخاری نے بھی یہ تسلیم کر لیا کہ قرآن میں آیۃ رجم موجود تھی لیکن یہ
نہیں بتایا کہ وہ گئی کہاں۔

۳۔ حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں شام میں حضرت ابو درداءؓ سے ملا تو
آپ نے پوچھا کہ حضرت عبد اللہؓ سورۃ واللیل کی کیسے تلاوت کرتے ہیں تو

نے کہا اس طرح "واللیل اذا یغشیٰ والذکر والانثیٰ" آپ نے فرمایا۔
"خدا کی قسم میں نے رسول اللہ سے یہ آیات بالکل اسی طرح سنی ہیں۔
اور میں اسی طرح پڑھوں گا۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۳۲)

تو گویا تین جلیل القدر صحابہ نے شہادت دے دی کہ یہ آیات مذکورہ بالا صورت میں نازل ہوئیں ہیں لیکن اب قرآن شریف میں یوں درج ہیں۔ واللیل اذا یغشیٰ والنھار اذا تجلیٰ وما خلق الذکر والانثیٰ۔ اب اس کو صحیح تسلیم کریں۔ ان صحابہ کو یا صحیح مسلم کو یا قرآن شریف کو؟ اسی قسم کی ایک حدیث اور سنئے۔ واقعہ یوں ہے کہ حضور نے اصحاب صُفّہ میں سے چند حضرات کو اہل نجد کے پاس تبلیغ اسلام کے لئے بھیجا جب وہ بیر معونہ (مکہ اور عسفان کے درمیان ایک مقام) میں پہنچے تو عامر بن طفیل رعل، ذکوان وغیرہ نے انہیں قتل کر ڈالا حضرت انس سے ایک روایت کی گئی ہے کہ ان لوگوں کے متعلق مندرجہ ذیل آیۃ اُتری تھی۔

۴۔ بلغوان قد لقینا ربنا فرضی عنا ورضینا عنہ۔ ہماری قوم سے کہہ دو کہ ہم اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ ہم سے خوش تھا اور ہم اس سے۔ (بخاری ۲/۹۳ + صحیح مسلم ۱/۲۳۷)

اگر یہ آیت واقعی نازل ہوئی تھی تو مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے اس کا باقی رہنا ضروری تھا قرآن شریف میں غزوات اور اس قسم کے دیگر واقعات کے متعلق بیسیوں آیات نازل ہوئیں جو بعینہٖ محفوظ ہیں اور ان میں سے ایک حرف بھی منسوخ نہیں ہوا۔ اس آیت میں کیا خاص بات تھی کہ پہلے اُتری اور پھر منسوخ ہو گئی۔ کیا ہم تنسیخ کی وجہ یہ سمجھیں کہ یہ شہداء اس تعریف کے قابل نہ تھے یا اس آیۃ قرآنی سے آئندہ

نسلوں پر کوئی بُرا اثر پڑتا تھا۔

چلتے چلتے اس نوعیت کی ایک اور حدیث بھی سنتے جائیے۔

۵۔ براء بن عازب سے روایت ہے کہ پہلے یہ آیت اتری کہ "حافظوا علی الصلوات وصلوٰۃ العصر" پھر کچھ عرصہ تک ہم اسے پڑھتے رہے پھر منسوخ ہو گئی۔ اور اس کی جگہ یہ نازل ہوئی:

"حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ العصر"

تقریباً تمام مفسرین اور بڑے بڑے صحابہ صلوٰۃ الوسطیٰ کے معنی صلوٰۃ العصر لکھتے آئے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اللہ کو صلوٰۃ العصر منسوخ کر کے صلوٰۃ الوسطیٰ نازل کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی تھی۔

۶۔ ڈاکٹر صاحب قرآنی آیۃ انک لعلیٰ خلق عظیم (اے رسول تمہارا کردار عظیم الشان ہے) اور حدیث رسول ﷺ کہ بعثت لاتمم مکارم الاخلاق مجھے اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے (موطا ص ۷۵۹) کو لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ،

"لیکن بعض ایسی احادیث ہیں جو کائنات کے اس محسن اعظم کا کردار نہایت بھیانک شکل میں پیش کرتی ہیں اتنا بھیانک کہ ہم شرم سے کسی کو بتا بھی نہ سکیں۔ درست کہا تھا مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم نے کہ میں کسی نو مسلم یورپین کو صحیح بخاری نہیں پڑھا سکتا اور اس کی وجہ میں مجلس عام میں نہیں بتا سکتا۔ (الفرقان)
(ولی اللہ نمبر ص ۲۸۵)

وہ وجہ کیا تھی۔ آیئے آج ہم اس کی تفصیل پیش کرتے ہیں۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ روزہ رکھ کر اپنی ازواج کے بوسے لیتے اور ان سے مباشرت

فرمایا کرتے تھے ۔ بخاری ص ۳۰۳

مباشرت کے معنی ہیں مجامعت بوس وکنار۔ مولانا شبیر احمد عثمانی کی زبانی سنئے آپ صحیح مسلم کی اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فتح الملہم میں فرماتے ہیں،

"آپ روزہ رکھ کر عورت کے ساتھ ناف سے اوپر اور گھٹنے کے نیچے مباشرت کر سکتے ہیں یعنی اسے چھو سکتے ہیں، چوم سکتے ہیں گلے لگا سکتے ہیں۔ اور آلہ تناسل کا استعمال کر سکتے ہیں"[1]

(فتح الملہم جلد ۳)

• یہ حدیث قرآن سے ٹکراتی ہے قرآن کہتا ہے: احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ..... باشروھن یعنی صرف رات کے وقت مباشرت کی اجازت ہے، لیکن یہ حدیث کھلی چھٹی دیتی ہے۔ کہ دن ہو یا رات کام چلاتے چلو۔

• گناہ اور محرک گناہ ہر دو سے بچنا ضروری ہے۔ ایک بدمعاش کی

---

[1] ڈاکٹر صاحب اسی کتاب فتح الملہم ص ۴۱۰ سے ایک اور حدیث جناب حذیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ روزہ رکھ کر جو شخص بیوی کا تصور بھی باندھے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے پھر خود ہی کہتے ہیں کہ

دیکھا آپ نے ہمارے یہ اکابر علماء اس مباشرت کے کس قدر خلاف تھے۔ اب ڈاکٹر صاحب کو کون سمجھائے کہ جناب حذیفہ والی حدیث اور تحقیق والی حدیث دونوں کو علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب ہی نے لکھ دکھایا ہے۔ وہاں تو آپ مذاق اڑا رہے تھے اور اس جگہ مولانا کو ہی اکابر علماء کا خطاب بھی دے رہے ہیں۔ ہے نا ایک بالکل ہی بے ہودہ سی بات!

مجلس اسی لیے بری ہے۔ کہ وہ محرک گناہ ہے۔ کسی بدخلقی کے ان گانا سننا اسی لیے معیوب ہے کہ وہ محرک گناہ ہے۔ کیا رمضان میں بوس وکنار، جماع کا شدید محرک نہیں۔ اپنے آپ کو دیکھو۔ اور انصاف سے کہو کیا آج تک کوئی شوہر بیوی کو چومنے چاٹنے اور گلے لگانے کے بعد جماع سے بچ سکا ہے۔

روزہ میں بوس وکنار کی ترغیب دینا اور پھر اس کے نتائج پر قابل عقوبت ٹھہرانا عجیب قسم کا مذاق ہے۔

• امام بخاری نے تو صرف بوس وکنار اور گھٹنوں سے نیچے استعمال وقت کی اجازت دی تھی۔ ابوداؤد ایک قدم اور آگے نکل گئے۔ کہتے ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ روزہ رکھ کر مجھے چومتے اور میری زبان چوستے تھے۔

پھر نہ صرف خود (حضرت عائشہ) اس فعل کا ارتکاب کیا کرتی تھیں، بلکہ دوسروں کو بھی ترغیب دیتی تھیں۔

"عائشہ بنت طلحہ حضرت عائشہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ اوپر سے ان کا شوہر عبداللہ حضرت ابوبکر کا پوتا آیا۔ اس نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ حضرت عائشہ فرمانے لگیں کہ تمہیں اپنی بیوی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور اسے چومنے سے کیا چیز روک رہی ہے۔ پوچھا کہ کیا روزہ کی حالت میں ایسا کر سکتا ہوں؟ کہا ہاں۔ (موطا امام مالک ص ۲۱۳)

• ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں، ہم کیسے تسلیم کریں کہ حضرت عائشہ

غیر مردوں کو اپنے گھروں میں اور وہ بھی روزہ کی حالت میں یوں بوس و کنار کی ترغیب دیتی تھیں۔ کیا اس کام کے لیے رات کافی نہ تھی۔ کیا روزہ میں بوس و کنار اتنا ضروری فعل تھا کہ اگر رہ جاتا تو ساری امت پر تباہی آجاتی۔ یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ احکام اسلام کی تبلیغ ازواج مطہرات کا بھی کام تھا لیکن حضرت عائشہ کو کیا پڑی تھی کہ مباشرت کی تلقین کرتی پھریں۔

۲۹۔ قرآن شریف میں حکم ہے کہ حالت حیض میں عورت کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔ مگر بخاری میں ہے کہ۔

"حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حیض کی حالت میں رسول اللہ مجھے تہ بند پہننے کا حکم دیتے تھے اور اس کے بعد مباشرت کرتے" بخاری کتاب الحیض ج ۱ ص [illegible]

اس سے اگلی حدیث کا ترجمہ یہ ہے

"حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب حضور حیض کی حالت میں مباشرت کا ارادہ فرماتے تو پہلے ایک تہ پوش پہنا دیتے اور پھر مباشرت کرتے۔"

یہ ہے قرآن اور اس کی تشریح حدیث میں۔ (دو اسلام ص ۲۹۰)

"ہمارے علماء کہتے ہیں کہ یہ حدیث دراصل یہود کی تردید تھی جو دوران حیض میں عورت کو نجس سمجھ کر اس سے چھو جانا بھی گناہ سمجھتے تھے۔ لیکن کیا اس تردید کے لیے اتنا ہی کافی نہ تھا کہ عورت حیض میں ناپاک نہیں ہوتی آپ اس کا پکایا ہوا کھانا کھا سکتے ہیں اس کے ہاتھ سے پانی لے کر پی سکتے ہیں وہ ہر چیز کو چھو سکتی ہے وغیرہ وغیرہ کیا مباشرت کیے بغیر یہود کی عقیدہ کی تردید نہیں ہو سکتی تھی۔

نوٹ از ناقل:

گویا ڈاکٹر صاحب کے خیال میں خدا نے آیت بابتہ حیض کچھ غلط الفاظ

میں نازل کر دی تھی۔ اسے صرف یہ کہہ دینا چاہیے تھا کہ حیض کی حالت میں عورت ناپاک نہیں ہوتی اور آپ اس کا چھوا ہوا کھا پی سکتے ہیں نتیجہ کو چند احادیث اور ملا پر اعتراض کرتے کرتے اب قرآن میں بھی کچھ کچھ نقص نظر آنے لگا۔ لیکن بچارے ڈاکٹر صاحب بھی کیا کریں۔ خوف زدہ انسان اپنے سائے سے بھی ڈرنے لگتا ہے۔ انجیل اور اخلاق سوز احادیث کو پڑھ کر ان کا دماغ ماؤف ہو گیا۔ اور اب وہ بجائے قرآن سے بھی بدظن ہو جائیں تو وہ معذور سمجھے جا سکتے ہیں۔ مزید بدبخت لوگ احادیث رسول کی یہ درگت بناتے اور مزید نوبت آتی۔

۳۰۔ کردار رسول پر ایک اور چوٹ۔ بخاری کی یہ حدیث ہے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ایک ہی برتن میں نہاتے تھے۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۹)

اس حدیث کی تشریح مسلم نے یوں کی ہے۔

مجامعت کے بعد میں اور رسول اللہ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ اور اس برتن میں (جس میں پانی بھرا ہوتا تھا) باری باری ہاتھ ڈالتے تھے۔ (مسلم ج ۱ ص ۱۴۷)

مطلب یہ ہوا کہ حضور ازواج کے ہمراہ برہنہ غسل فرمایا کرتے تھے۔ دنیا میں کوئی عورت یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ وقت مباشرت کے علاوہ اس کا شوہر اسے برہنہ دیکھے پھر ہم سرور کائنات اور ان کی ازواج مطہرات (صرف عائشہ ہی نہیں) کے متعلق یہ کیسے تسلیم کر لیں کہ وہ اکٹھے غسل فرمایا کرتے تھے۔ میں یہ مانتا ہوں کہ شرعاً اس میں کوئی جرم نہیں لیکن ان احادیث کو پڑھ کر حضور کی جو تصویر دماغ میں تیار ہوتی ہے

وہ برداشت نہیں کی جا سکتی۔ ہم دشمنوں کو یہ کہنے کا کیوں موقع دیں کہ مسلمانوں کے پیغمبر اپنی نو عمر بیگم کے ساتھ ہی نہایا کرتے تھے
ڈاکٹر صاحب مزید فرماتے ہیں۔ بعض افعال درحقیقت معیوب نہیں ہوتے لیکن ان کا ارتکاب بعض افراد سے معیوب نظر آتا ہے۔ بازار میں کھڑے ہو کر باتیں کرنا اور قہقہے لگانا فی نفسہٖ برا نہیں لیکن قائد اعظم اور ڈاکٹر اقبال کے لئے یہ چیز یقیناً بری ہوگی۔ اپنی بیوی کے ہمراہ نہانا برا نہیں لیکن ایک مقدس ہستی ایک اولوالعزم پیغمبر اور تہذیب و اخلاق کے معلم اعظم کو یہ چیز نہیں سجتی۔

۴۱۔ مسئلہ زیر بحث یہ ہے کہ انزال سے پہلے غسل ضروری ہے یا نہیں ہے

"ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب کوئی مرد عورت کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ کر زور لگانا شروع کرے تو اس کے لیے نہانا ضروری ہو جاتا ہے۔ خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

"اس بحث کو جانے دیجئے کہ کئی احادیث کی رو سے غسل ضروری نہیں حدیث کی زبان دیکھئے ماشاءاللہ کتنی پاکیزہ و شستہ ہے۔ (بحث ۳۱ میں گزر چکی)

۴۲۔ حضرت صفیہ کا نکاح کیسے ہوا حضرت انس فرماتے ہیں۔

"پھر ہم خیبر میں آئے جب اللہ نے فضل و کرم سے حضورؐ نے خیبر فتح کر لیا تو کسی نے کہا صفیہ بنت حی بہت خوب صورت لڑکی ہے اس کا خاوند جنگ میں مر چکا ہے اور وہ ابھی دلہن ہے یہ سن کر رسول اللہؐ نے اسے اپنے لیے پسند کر لیا

"یعنی رسول اللہؐ نے کسی اور غرض سے نہیں بلکہ صفیہ کی شہرت حسن سن کر اسے اپنے حرم میں داخل کر لیا تھا۔ اتنا کہہ کر ڈاکٹر صاحب اس حدیث پر ارشاد

ذمہ داری تمام تر رسول اللہ پر پڑتی ہے۔ فرماتے ہیں۔

"حدیث تراشو! اگر تم اللہ کے غضب سے بچ گئے تو حسینؑ کے قاتلوں سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔ یزید نے حسینؑ پر حملہ کیا تھا اور تم نے جد حسینؑ کی عزت پر۔ یزید نے رسولؐ کی جسمانی یادگار مٹایا تھا اور تم نے اس کی روحانی میراث یعنی اسلام کا بیڑا غرق کیا۔ یزید نے اولاد حسینؑ کو پانی سے محروم کیا تھا اور تم نے اولاد رسولؐ (امت) سے چشمہ حیوان (قرآن مجید) چھین لیا کیوں رسولؐ کو کیا منہ دکھاؤ گے۔

۴۳۔ رسولؐ کے متعلق ایک حدیث ہے کہ۔

"وہ کہتے ہیں کہ مجھے انس بن مالک نے بتایا کہ رسول کریمؐ دن ہو یا رات ایک ہی وقت میں اپنی گیارہ بیویوں سے مجامعت فرمایا کرتے تھے میں نے پوچھا کہ رسول اللہ میں اتنی طاقت تھی۔ کہا آپ میں تیس مردوں کی طاقت موجود تھی۔ (دو اسلام ص ۱۲۱ بحوالہ بخاری)

"اب حضرت عائشہ کا فرمان بھی سن لیجئے فرماتی ہیں کہ میرا نکاح رسول اللہ سے چھ برس کی عمر میں ہوا۔ اور آپ نے مجھ سے نو برس کی عمر میں مجامعت کی
(دو اسلام ص ۲۲۱ بحوالہ مسلم ج ۲ ص ۴۵۶)

اس پر ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ یہ مت بھولئے کہ اس وقت حضورؐ کی عمر ۵۴ برس کی تھی۔ اور یہ بھی مت بھولئے کہ مسلم کی ایک حدیث (ج ۲، ص ۴۵۶) کے مطابق حضورؐ کے ہاں آنے سے قبل حضرت عائشہؓ تپ محرقہ میں مہینہ بھر مبتلا رہ چکی تھیں اور آپ کے تمام بال جھڑ چکے تھے۔ نو سال کی بچی دیکھئے۔ آتی نابالغ بچی جو مہینہ بھر تپ محرقہ میں مبتلا رہ کر ... ہو چکی

ہو۔ کیا ایسی کچی مجامعت کی تاب لا سکتی ہے اور مجامعت بھی ایسے مرد کے ساتھ جس میں بقول بخاری تیس مردوں کی طاقت تھی۔

۴۴۔ رسولؐ کی ایک اور صعوبت۔

حضرت جابر کہتے ہیں کہ ہم رسولؐ اللہ کے ہمراہ حج کے لیے روانہ ہوئے جن کے پاس قربانی کے لیے کچھ بھی نہیں تھا انہیں ذی الحج کی پانچویں تاریخ کو احرام توڑنے کی اجازت دے دی گئی چنانچہ ہم نے خوب جماع کیا اور پانچویں دن جب ہم عرفہ کے لیے روانہ ہوئے تو (نعوذ باللہ) ہمارے اعضائے تناسل سے نطفہ یا تو ٹپک رہا تھا۔

(صحیح مسلم (۲) ص۳۴۶)

یہ کس قسم کے اعضائے تناسل تھے کہ پانچ دن تک جماع کرتے رہے۔ اور جب چھٹے دن عرفہ کے لیے نکلے تو اس وقت بھی نطفہ ٹپک رہا تھا۔ عام حالات میں جماع کے بعد تسکین آ جاتی ہے لیکن خدا جانے ان صحابہ نے کون سا کشتہ کھا یا ہوا تھا کہ حج کے مقدس موقع پہ بھی ان کا نطفہ اچھل اچھل کر زمین پر گر رہا تھا۔

۴۵۔ کیا نمازی کے سامنے گزرنا منع ہے۔ ابو سعید سے روایت ہے کہ۔

"اگر کوئی شخص کسی نمازی کے سامنے سے گزر رہا ہو تو اسے روکو اگر وہ رکے نہیں تو نمازی شیطان رکتی ہے یا تو مار کر جنگ کرو اس لیے کہ وہ شیطان ہے)۔

لیکن ابن عباس کہتے ہیں کہ۔

"میں گدھی پر سوار ہو کر منیٰ میں پہنچا۔ رسول اللہ نماز پڑھا رہے تھے میں کچھ نمازیوں کے سامنے سے گزر کر گدھی سے اتر کر میں کو

پڑنے کے لیے چھوڑ دیا خود نماز میں شامل ہو گیا اور کسی نے برا نہ مانا

(بخاری (۱) ص۱۰۰)

اس طرح کی ایک روایت موطا میں بھی ہے کہ۔

"نماز کے دوران سعد بن وقاص نمازیوں کی صفوں کے سامنے سے گزر جاتے تھے۔ (موطا ص۵۵)

عبداللہ بن عمر کا فیصلہ ہے کہ۔

"کسی چیز کے سامنے سے گزر جانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ (موطا)

مگر مسلم کی ایک حدیث ہے کہ۔

"ابو ہریرہ حضورؐ سے روایت کرتے ہیں کہ عورت گدھا اور کتا سامنے آ جائیں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے (مسلم (۲) ص۱۱۱)

لیکن عائشہ فرماتی ہیں کہ۔

"میں نماز میں حضورؐ کے سامنے پاؤں ان کی طرف پھیلا کر لیٹ جاتی تھی۔ جب وہ سجدہ کرنے لگتے تو مجھے آنکھ سے اشارہ کر دیتے چنانچہ میں پاؤں سمیٹ لیتی اور جب وہ اٹھتے تو پھر پھیلا دیتی اور گھر میں چراغ موجود نہیں تھا (یعنی بالکل اندھیرا تھا) (بخاری (۱) ص۵۶)

یہ اندھیرے میں رسولؐ کے اشارہ ابرو کو دیکھ لینا حضرت عائشہ کا کمال ہو سکتا ہے (ربتی) بہرحال جب حضرت عائشہ کے سامنے مسلم والی حدیث بیان کی گئی تو آپ نے جواب کر فرمایا۔

"تم لوگوں نے ہم عورتوں کو گدھوں اور کتوں جیسا سمجھ لیا ہے خدا کی قسم میں رسول اللہ کے سامنے چارپائی پر لیٹی ہوئی ہوتی تھی اور وہ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ (مسلم (۱) ص۱۱۱)

۳۶۔ حائضہ عورت اور نماز: قرآن کا مسئلہ تو یہی ہے کہ حائضہ روزہ نہ رکھے اور نماز نہ پڑھے (بخاری ۱: ص ۲۲۹) لیکن حضرت عائشہ سے (اسی بخاری میں) روایت ہے کہ:

حضور کی ایک زوجہ حضور کے ہمراہ معتکف ہو گئیں۔ اس دوران انہیں حیض شروع ہو گیا۔ اور حالت یہ ہو گئی کہ جب وہ نماز پڑھتی تھیں تو ہم اُن کے نیچے برتن رکھ دیتے تھے۔ تاکہ خون مسجد میں نہ گرنے پائے۔ (بخاری ۱: ص ۲۳۴)

۳۷۔ مندرجہ ذیل بالا احادیث کے علاوہ ڈاکٹر برقی صاحب نے بہت سی چیزیں مثلاً وضو، نماز وغیرہ نقل کرکے لکھا کہ حدیث کی رو سے نماز کی شکل یہ قائم ہوئی۔

۱۔ خواہ بھرا ہوا آپ نیند میں خراٹے لے رہے ہوں تب بھی وضو نہیں ٹوٹتا
۲۔ آگ میں پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن بکری کے کباب سے نہیں ٹوٹتا
۳۔ جماعت میں اگر انزال نہ ہو تو صرف وضو کرکے نماز پڑھ لیجئے۔
۴۔ وضو میں اعضا کو ایک مرتبہ دھوئے یا تین مرتبہ دھوئے ہر طرح درست ہے۔
۵۔ رسول خدا کا عمل یہ ہے کہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کرو اور یہ بھی کہ سو کر جاگو تو بلا وضو نماز پڑھ لو۔
۶۔ تمام نمازیں دو دو رکعت پڑھنے سے بھی ادا ہو جاتی ہیں۔
۷۔ آپ بلا وجہ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر سکتے ہیں۔
۸۔ وہ اقرت نماز مغرب و فجر کے ساتھ پڑھا کرو۔

۹۔ دعا کے لیے ہاتھ مت اٹھاؤ۔
۱۰۔ رکوع سے پہلے اور بعد رفع یدین کیا کرو یعنی ہاتھ کندھوں تک اٹھایا کرو
۱۱۔ عصر کے بعد دو رکعت ضرور پڑھو۔
۱۲۔ اگر جی چاہے تو اپنا بچہ گود میں لے کر نماز پڑھ سکتے ہو۔ سیڑھیوں پر نماز شروع کرکے سجدہ کے لیے زمین پر اتر سکتے ہو۔ اور پھر اوپر جا سکتے ہو۔ نماز میں آنکھوں سے اشارہ کر سکتے ہو
۱۳۔ نماز میں صرف فاتحہ پڑھنا کافی ہے۔
۱۴۔ کلمات ثنا بلند آواز سے پڑھا کرو اور چاہو تو ثنا کے بغیر بھی نماز پڑھ سکتے ہو۔
۱۵۔ نماز میں شیطان پر لعنت بھیج سکتے ہو۔ اور مظلوموں کے لیے دعا بھی کر سکتے ہو
۱۶۔ سردیوں میں نماز ظہر پونے بارہ بجے اور گرمیوں میں ۲ بجے پڑھا کرو
۱۷۔ سجدے میں قرآن پڑھ سکتے ہو اور ممنوع بھی ہے۔
۱۸۔ اگر کوئی شخص نماز کے سامنے گزرے تو اسے مار ڈالو۔ اگر ابن جبال یا سور جنابی وہاں ہوں تو چھوڑ دو۔
۱۹۔ عورت کتا یا گدھا سامنے آ جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ لیکن اگر آپ کی بیگم صاحبہ جائے نماز پر لیٹی ہوئی ہوں تو کوئی حرج نہیں۔
۲۰۔ حائضہ کے لیے نماز ممنوع ہے لیکن اگر پڑھنا چاہے تو نیچے ایک تشتری رکھ لے۔
۲۱۔ نماز میں آپ کسی آدمی کو پکڑ کر اپنے دائیں یا بائیں کھڑا کر سکتے ہو

غرض پوری کتاب ایسی ہی تنقید و طنز تبصرہ و صبوری پر لکھی ہے جو صاحب تفصیل سے پڑھنا چاہیں وہ اصل کتاب کی طرف رجوع کریں۔

نوٹ از ناقل۔

ان من گھڑت اور اخلاق سوز روایتوں کو دیکھ کر ہر مسلمان کا خون کھول اٹھتا ہے لہٰذا اگر ڈاکٹر غلام جیلانی برق ان روایتوں کو دیکھ کر ملا پر برس پڑے تو وہ معذور سمجھے جا سکتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ غصہ جائے موجودہ ملا پر ہی کیوں یہ جعلی حدیثیں اس غریب ملا نے تو نہیں لکھ ماریں۔ وہ صرف اتنا قصور وار ہے کہ ان جاعلین احادیث کو بزرگ قوم و ملت سمجھ کر ان کی بات کو صحیح سمجھ بیٹھا اور ان احادیث کو آج بھی گلے سے لگائے پھر رہا ہے۔ اگر ان جاعلین حدیث نے اس کو صحیح حدیثیں فراہم کر دی ہوتیں تو وہ ان پر بھی اسی طرح اعتقاد صدقاً کہتا اور اس کے ہر ہر لفظ پر عمل کرتا۔ لہٰذا غصہ تو دراصل ان افراد پر ہونا چاہئے جنہوں نے ان جعلی اور واہی تباہی احادیث کو اپنی اپنی کتابوں میں جگہ دی۔ مثلاً

۱۔ امام مالک صاحب کتاب موطا

۲۔ امام بخاری صاحب صحیح بخاری

۳۔ امام مسلم بن حجاج قشیری صاحب صحیح مسلم

۴۔ ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی صاحب مسند ابو داؤد

۵۔ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی صاحب ترمذی شریف۔

۶۔ ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی صاحب سنن ابن ماجہ

کیا ان اجتماعی محدثین میں سے کسی ایک کو بھی اتنی تمیز، غیرت یا سمجھ نہیں تھی کہ آج سینکڑوں سال گزرنے کے بعد ڈاکٹر غلام جیلانی برق صاحب یا ان جیسے دوسرے حضرات میں ہے کہ وہ صحیح یا غلط حدیثوں میں تمیز کر سکتے ہیں یا کم از کم ایسی حدیثیں ہی کو نہ لکھتے جن سے رسول اللہ کی توہین ہوتی

ہے۔ اور اگر وہ ایسے ہی جاہل اور کند ذہن ناتراش تھے تو کتابیں لکھنے کیوں بیٹھ گئے کیا دنیا میں ان کو اور کوئی کام کرنے کو باقی نہیں رہ گیا تھا۔

اور پھر غور سے فرمائیں کہ قرون اولیٰ سے جب ان کتب کی تصنیف تک برابر سواد اعظم کی حکومت رہی آخر یہ کیوں کر ممکن ہو سکا کہ یہ محدثین مسلمانوں کی صفوں میں بیٹھ کر اعلانیہ جعلی احادیث لکھ لکھ کر شائع کرتے رہے اور حکومت نے اس کا ذرہ برابر نوٹس نہیں لیا اور نہ ہی عوام میں کوئی اضطراب برپا ہوا۔ نہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ۔

۱۔ یا تو ان مسلم فرمانرواؤں اور محدثین نے گٹھ جوڑ کر رکھا تھا کہ جعلی احادیث وضع کر کے اسلام کو تباہ و برباد کر دیا جائے۔

۲۔ یا پھر یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ جن جن افراد (صحابہ رسول یا امہات المؤمنین) کے خلاف یہ حدیثیں نقل کی گئی ہیں ان کی عوام محدثین اور حکومت اسلامیہ کی نظروں میں وہ وقعت و منزلت نہیں تھی جو ان کو آج کل کے مسلمانوں نے عطا کر رکھی ہے۔

پھر ان وضعی احادیث کے وجود میں آنے کا واحد سبب شیخین کا صحیح احادیث رسول کو جلوا دینا ہے۔ نہ وہ صحیح احادیث رسول کے ذخیروں کو جلواتے اور نہ کسی کو یہ احادیث وضع کرنے کی جرأت ہوتی۔

اے باد صبا این ہمہ آوردہ تست

ضمیمہ الف

ناقابلِ اعتبار راویوں اور واضعانِ حدیث کی اجمالی فہرست

"اسنادِ حدیث دین کا ایک جزو ہے۔ لہٰذا قابلِ اعتماد راویوں کی روایت کردہ احادیث ہی قابلِ قبول ہیں اور تنقیدِ راوی ناجائز نہیں نہ غیبت میں داخل ہے۔ بلکہ دین کا ایک اہم ستون ہے"

صحیح مسلم اردو ترجمہ جلد اول باب ص ۲۲ شائع کردہ کارخانہ نور محمد کراچی

چند اصطلاحات کی تشریح

ناصبی یعنی اہل بیت اطہار کا دشمن
ایسا راوی نہ ثقہ ہے اور نہ اس کے لئے کوئی بزرگی ہے۔
تہذیب (۱) ص ۳۳۶
علامہ میرک کے نزدیک ناصبی ناقابلِ اعتبار، جھوٹا اور ملعون ہے (جمع الوسائل شرح الشمائل ص ۵۵)
قاتلِ حسین ثقہ نہیں ہو سکتا (قول یحییٰ بن معین در میزان الاعتدال ذہبی ج ۱ ص ...)

مرجیہ عقیدہ رکھنے والا بنصِ رسول کافر ہے (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ (۱) ص ۱۱۸ از مولوی عبدالحق محدث دہلوی۔ طبقات (۲) ص ...)

قدریہ یہ لوگ بھی بنصِ رسول کافر ہیں (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ (۱) ص ۱۱۹ از مولوی عبدالحق محدث دہلوی۔ طبقات (۵) ص ۱۹۵ تا ۳۰۶)

جہمیہ ابوالقاسم (ابو مسلم کے داماد) اور حسین بن قحطبہ کے داماد لشکر مہدی میں مقیم تھے۔ تھوڑا سا اسلام تھا۔ سنت کے خیرخواہ تھے اور جہم کے ماننے والوں کے حق میں سخت نکتہ چیں تھے۔ کیونکہ یہ لوگ سنت کے خلاف ہیں (طبقات ابن سعد (۱) ص ...)

مدلس تدلیس یعنی چھپانا۔ مدلس وہ راوی ہے جو اپنے ایسے ہمعصر شخص سے روایت کرے جس سے اس کی ملاقات نہ ہوئی ہو یا ملاقات تو ہوئی ہو مگر اس سے کچھ سننے کا موقع نہ ملا ہو۔ یہ اسناد میں تدلیس

ہوتی۔ اس طریقہ کو تدلیس فی الحدیث کہتے ہیں۔ کبھی راوی اپنے شیخ (استاد) کے نام یا کنیت یا شہرت، نسبت اور یا ولدیت کو بدل دیتا ہے تاکہ لوگوں کو شیخ سے جو بدظنی یا بیزاری ہے وہ دور ہو جائے۔ اس طریقہ کو تدلیس فی الشیوخ کہتے ہیں

تدلیس پر محدثین و علماء کی روائتیں۔

شعبہ بن حجاج: تدلیس کذب اور جھوٹ کا بھائی ہے (تاریخ حدیث و محدثین ۱۱۱ صـ [illegible]

کا پورا پتہ اوپر [illegible] درج ہے۔

حدیث میں تدلیس زنا سے بھی زیادہ سخت ہے۔ میں آسمان سے گرنا پسند کرتا ہوں بہ نسبت اس کے کہ میں تدلیس کروں (تاریخ حدیث و محدثین مذکور)

جریر بن حازم: تدلیس میں ادنیٰ بات تدلیس یہ ہے کہ راوی لوگوں کو یہ دکھانا چاہتا ہے کہ اس نے حدیث کی سماعت کی ہے حالانکہ اس نے حدیث کی سماعت نہیں کی ہے

ابو اسامہ: اللہ تدلیس کے گھروں کو ویران کر دے وہ میرے نزدیک کاذب ہیں

حماد بن زید: تدلیس کذب اور جھوٹ ہے۔ (〃)

ابن مبارک: ہم آسمان سے گر جانا پسند کرتے ہیں بہ نسبت اس کے کہ حدیث میں تدلیس کریں۔ (〃)

شبلی نعمانی: تدلیس ایسی خلط بیانی ہے جو اسناد حدیث کو مشتبہ کر دیتی ہے۔
(سیرۃ النعمان از شبلی نعمانی)

ابن معین: مدلس واجب القتل ہے (تہذیب ۱۳ صـ ۲۹)

شاہ عبدالحق محدث دہلوی: جس کی تدلیس ثابت ہو جائے اس کی روایت مقبول نہیں کی جائیگی (رسالہ اصول حدیث مع صحیح ترمذی طبع دہلی از شاہ عبدالحق محدث دہلوی)

(تاریخ حدیث و محدثین از حکیم سید احمد اللہ جلد ۲ شائع کردہ انجمن اشاعت قرآن منظم پاکستان نیو ٹاؤن جامع مسجد کراچی صـ ۱۳۹۱ھ ایڈیشن)

حدیث معنعن اسے کہتے ہیں کہ جس میں فلاں عن فلاں ہو اور سماع و ملاقات کی تصریح نہ ہو تو اس میں شبہ رہ جاتا ہے کہ ایک راوی نے دوسرے سے سنا یا نہیں۔ اسی چیز کے پیش نظر علمائے کرام کا اس کے حجت ہونے میں اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے کہ اگر ایک راوی نے دوسرے کا زمانہ پایا ہو اور آپس میں سماع کا امکان ہو تو روایت حجت اور اتصال پر محمول ہوگی۔ امام مسلم کا یہی مذہب ہے مگر دوسری جماعت کہتی ہے کہ صرف ملاقات کا ممکن ہونا کافی نہیں بلکہ کم از کم ایک مرتبہ ایک راوی کی دوسرے راوی سے ملاقات ثابت ہو جائے۔ علمائے محققین نے اسی قول کو پسند کیا ہے۔ اور امام مسلم کے مذہب کی تردید کی ہے۔ اور یہی امام بخاری اور علی بن مدینی کا مسلک ہے (نوٹ از ترجمہ صحیح مسلم اردو ترجمہ (۱) صـ ۶۲)

ان عیوب کے علاوہ مندرجہ ذیل باتوں سے بھی ایک راوی کی بیان کردہ حدیث معیار صداقت سے گر جاتی ہے اور قابل اعتبار نہیں رہتی

۱۔ اگر راوی کا کسی حصہ عمر میں حافظہ خراب ہو جائے (جیسے خالد بن مہران)

۲۔ اگر راوی سلاطین کی دربارداری کرنے لگے (جیسے خالد بن مہران مذکورہ بالا [illegible])

۳— کسی راوی کا شیعہ ہونا (حکیم بن جبیر وغیرہ) ؎

۴— علی کو برا کہتا ہو (جیسے خالد بن عبد اللہ قسری، حصین بن نمیر)

۵— پیغمبر کی ہجو کرتا ہو (جیسے خالد بن سلمہ کوفی)

۶— منکر اور عجیب غریب روایتیں بیان کرے (خارجہ بن مصعب، حماد بن سلمہ)

۷— وہمی ہو (حماد بن ابی سلیمان نخعی کوفی)

۸— ظالم ہو (حجاج بن یوسف ثقفی، بسر بن ارطاۃ)

۹— بے حیائی کا مرتکب ہو (جویریہ بنت ابو سفیان)

۱۰— حدیث کا سارق (چور) ہو جیسے اسماعیل بن زیاد کوفی، اسرائیل بن یونس)

۱۱— بغض اہل بیت و ام المومنین قادح صحت روایت ہے (زید بن ارقم)

۱۲— حدیث کے متن کی بجائے صرف اس کے معانی بیان کر دینا (یزید بن یزید نخعی)

۱۳— ضعیف راوی سے روایت نقل کرنا (ابو ہشام - ابو نعیم)

۱۴— حدیث بیان کرنے میں غلط ملط کر جانا (ابو بکر بن عیاش)

۱۵— حد قذف جاری ہونے کے بعد بھی راوی توبہ نہ کرے (ابو بکرہ)

۱۶— غیر شرعی حرکات کا مرتکب ہو (ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود ہذلی)

۱۷— راوی مجہول ہو جس کے حالات کا صحیح پتہ نہ چل سکے (ابو المخارق، رومی تمیمی)

۱— <u>ابان بن ابی عیاش</u> ۲- جہم ص

راوی ابو داؤد۔

تقریب ص۱۵ پہ ہے کہ اس راوی سے روایت لینا ترک کر دی گئی ہے پانچویں طبقہ کے لوگوں میں سے ہے "تاریخ صغیر بخاری ص۱۴۱ میں بھی اسے غیر معتبر بتایا گیا ہے نیز دیکھو طبقات ابن سعد (۷) ص۲۔

؎ خاکسار شیعہ علماء رجال بھی اہل سنت راویوں کے بارے میں کچھ ایسے ہی خیالات رکھتے ہوں گے

۲ <u>ابان بن جعفر ابو سعید شیخ بصری۔</u>

راوی حدیث۔

کہا ابن حبان نے کہ اس نے وضع کیا ابو حنیفہ پر تین سو حدیث سے زیادہ کہ ہرگز ابو حنیفہ نے بیان نہیں کیں (میزان الاعتدال ص۲ ، رد اسلام ص۸۱) از بر کی موضوعات الحدیث ص۱۰ پہ ہے کہ ابان نے جعلی احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا تھا اور یہ روایت بن انس بن مالک خادم رسول اللہ کا نام جڑ دیا تھا (رد اسلام ص۸۱)

۳— <u>ابان بن سفیان،</u>

بقول علامہ گجراتی، جھوٹی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ (رد اسلام ص۸۱)

۴— <u>ابان بن نہشل</u>

بقول علامہ گجراتی یہ جھوٹی حدیثیں گھڑا کرتا تھا (رد اسلام ص۸۱)

۵— <u>ابراہیم بن ابی اللیث (ابو اسحاق)</u>

راوی حدیث، شاگرد اشجعی

بغداد عسکر مہدی میں مقیم تھے۔ صاحب سنت ہیں لیکن حدیث میں ضعیف ہیں۔

طبقات (۷) ص۳۴۲)

۶— <u>ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع انصاری۔</u> (راوی بخاری، ابن ماجہ)

تہذیب التہذیب (۱) ص۱۰۵ میں ہے کہ ابن معین کے نزدیک یہ ضعیف ہے ابو نعیم اس کی حدیثیں دو پیسے کے تول بھی نہیں سمجھتے تھے یہ کثیر الوہم ہے (بخاری) ضعیف ہے (نسائی) ضعیف و متروک ہے (ابو داؤد)۔ بقول علامہ طاہر گجراتی یہ جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا (رد اسلام ص۸۱)

۷— <u>ابراہیم بن بیطار خوارزمی۔</u>

بقول علامہ محمد طاہر گجراتی یہ جھوٹی حدیثیں گھڑا کرتا تھا (رد اسلام ص۸۱)

۸۔ ابراہیم بن رستم :

بقول علامہ طاہر گجراتی یہ جھوٹی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ (دو اسلام ص ۸۱)

۹۔ ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف (ابو اسحاق)

کثیر الحدیث ہیں اور اکثر حدیثوں میں غلطیاں کرتے ہیں (طبقات ابن سعد ج ۷)

۱۰۔ ابراہیم بن سلیمان زیات (ابو اسحاق) بجلی

آپ مرجیہ خیالات رکھتے تھے (طبقات ۷، ۱۰۰)

۱۱۔ ابراہیم بن عباس رماری۔ ابو اسحاق)

ابوالاحوص اور شریک وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ آخر عمر میں ہوش و حواس بحال نہیں رہے تھے۔ (طبقات ۷، ۳۴)

۱۲۔ ابراہیم بن عثمان عبسی (ابو شیبہ) ـ عہد عبیداللہ

قاضی واسط

معاذ عنبری نقل کرتے ہیں میں نے شعبہ سے ابو شیبہ کے متعلق رائے دریافت کی شعبہ نے جواب دیا ابو شیبہ سے کوئی روایت نہ کرنا اور میرے اس خط کو پھاڑ ڈالنا (صحیح مسلم ۱/۲۷) ابو سعد کے بیٹے تھے اور ابو سعد ہی سے روایت کرتے ہیں حدیث میں ضعیف تھے یہ بیٹی اس سے انہی سے روایت کرتے ہیں (طبقات ۷/۲۰)

۱۳۔ ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ (ابو اسحاق) ۱۸۴ھ

غلام اسلم

کثیر الحدیث تھے ان کی حدیث ترک کر دی گئی تھی کسی نہیں جاتی تھیں۔

(طبقات ۵، ۴۹۸)

۱۴۔ ابراہیم بن محمد بن حارث بن اسماء (ابو اسحاق فزاری) ۱۸۲ھ

حدیث میں کثرت سے غلطی کرنے والے ہیں (طبقات ۷، ۴۸۲)

۱۵۔ ابراہیم بن مسلم (ابو اسحاق خزاری) (۱۸۸ھ)

حدیث روایت میں ضعیف تھے (طبقات ۷، ۳۶۴)

۱۶۔ ابراہیم بن یزید المکی)

ان کی احادیث ہیں۔ ضعیف تھے (طبقات ۵، ۴۹۹)

۱۷۔ ابراہیم بن یزید۔ نخعی ـ عمر ۴۶ تا ۹۶ھ

راوی صحاح ستہ

یہ مسروق سے روایت کرتے ہیں مگر انہوں نے مسروق سے کچھ بھی نہیں سنا (شعبی) اور بقول اعمش بغیر سنے حدیث روایت کرنے والا ابراہیم سے زیادہ نہیں ہوا (میزان ذہبی)

حدیث کی روایت میں الفاظ کی پابندی کو چنداں ضروری نہیں سمجھتے تھے اور بامعنی روایت کو کافی سمجھتے تھے۔ (طبقات ۶، ۱۹۰) نعیم بن ابی ہند نے ایک مکالا (خراب) آپ کو بطور ہدیہ پیش کیا آپ نے اسے قبول کیا اس کو بڑا میٹھا پایا اور اس کو پکوا کر نبیذ بنوالیا (طبقات ۶، ۱۹۰)

۱۸۔ ابن ابی حبیب

کاتب مالک، راوی ابن ماجہ۔

کذاب اور سرقہ حدیث میں متہم ہیں۔ (تاریخ حدیث و محدثین ۲، ۴۷)

۱۹۔ ابن ابی الدنیا۔

بقول علامہ طاہر گجراتی یہ جھوٹی حدیثیں گھڑا کرتا تھا (دو اسلام ص ۸۱)

ابن ابی العوجاء دیکھو عبدالکریم ابن ابی العوجاء

۲۰۔ ابن ابی یحییٰ۔

ابن ابی یحییٰ مدینہ میں، واقدی بغداد میں مقاتل بن سلیمان خراسان میں بیٹھ

کہ احادیث گھڑا کرتے تھے۔ (دو اسلام ص ۳۰ بحوالہ نسائی)

ابن اسحاق ، دیکھو محمد بن اسحاق

ابن جریج ، دیکھو عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اموی

ابن حبان ، دیکھو محمد بن یحییٰ بن حبان

ابن دودان ، دیکھو ابونصر بن دودان ابن سعد دیکھو محمد بن سعد (واقدی کا میر منشی)

ابن سیرین ، دیکھو محمد بن سیرین ابوبکر

ابن عساکر ، دیکھو زیر ابو نعیم

۲۱۔ ابن عکاشہ

ملا علی قاری لکھتے ہیں ابن عکاشہ اور محمد بن تمیم نے دس ہزار احادیث وضع کیں (دو اسلام از برق ص [illegible])

ابن عیینہ۔ دیکھو سفیان بن عیینہ

۲۲۔ ابن قتیبہ۔ صاحب کتاب معارف

ابن حجر لسان المیزان (۳) ص ۳۵۹ میں لکھتے ہیں کہ امام حاکم کا قول تھا کہ اس بات پر اجماع ہے کہ ابن قتیبہ نہایت جھوٹا تھا۔ اور میں نے کتاب مرآۃ الزمان میں دیکھا ہے کہ امام دارقطنی کہتے تھے کہ ابن قتیبہ تشبیہ کی طرف مائل تھا اور رسول کی عترت سے دشمنی رکھتا تھا سلفی نے جو ابن قتیبہ کے مذہب پر اعتراض کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ابن قتیبہ ناصبی تھا۔ کیونکہ اس کے دل میں اہل بیت کی عداوت تھی اور میں نے اپنے عراقی استاد سے سنا کہتے تھے۔ ابن قتیبہ بہت کثرت سے غلط بیانی کرتا تھا۔ (ابن حجر عسقلانی لسان المیزان (۳) ص ۳۵۹)

۲۳۔ ابن ہشام

صاحب سیرۃ النبی المعروف بہ سیرت ابن ہشام)

ابن ہشام نے ابن اسحاق کی کتاب کو زیاد بکائی کے واسطہ سے روایت کیا ہے (سیرۃ النبی شبلی (۱) ص ۱۲ نیز دیکھو۔ زیاد بکائی۔

ابو اسحاق سبیعی ، دیکھو عمرو بن عبداللہ

ابو اسحاق فزاری دیکھو ابراہیم بن محمد بن اسماء

ابو الاشعث بصری دیکھو احمد بن مقدام عجلی

ابو البختری ، دیکھو

(۱) وہب بن وہب بن کثیر قاضی

(۲) سعید بن ابی عمران

(۳) سعید بن فیروز

ابو بردہ اشعری دیکھو عامر بن ابو موسیٰ اشعری

ابو بشر مروزی دیکھو احمد بن محمد بن عمرو

۲۴۔ ابو بکر بن ابو موسیٰ اشعری

ابو بردہ کے تیسرے بھائی۔ اپنے والد (ابو موسیٰ اشعری) سے روایت کرتے ہیں۔ قلیل الروایت ہیں ضعیف مانے جاتے ہیں (طبقات (۶) ص ۱۹۶)

۲۵۔ ابو بکر بن عبداللہ ابو مریم غسانی۔

کثیر الحدیث ہیں اور ضعیف ہیں۔ آپ سے بہت سی روایتیں منقول ہیں (طبقات (۷) ص ۴۶۵)

٢٦۔ ابوبکر بن عیاش

ثقہ اور صدوق تھے۔ علم حدیث کے جاننے والے تھے مگر غلطی بہت کر جایا کرتے تھے (طبقات ج۶، ص۲۶۹)

٢٧۔ ابوبکر نہشلی تیمی بن عبداللہ بن خطاف

حنیفہ مرجی تھے ان سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں سے بعض کو ضعیف بتایا جاتا ہے (طبقات ج۶، ص۲۶۱)

٢٨۔ ابوبکرہ نفیع ثقفی م ۵۲ھ

راوی بخاری و مسلم

ان پر حد قذف جاری ہوئی۔ پھر بھی اپنی غلطی نہیں مانی پس قرآن کی رو سے ان کی شہادت ناقابل قبول ہے (صحابیت ص[illegible]) یہ جنگ جمل میں لوگوں کو علی کی مدد کرنے سے یہ کہہ کر روکتا تھا کہ بموجب حدیث رسول جب دو مسلمان لڑیں تو قاتل و مقتول دونوں دوزخی ہیں۔ (صحیح مسلم ج۲، مطبع کلکتہ، بخاری ج۲ ص۱۰۰۰) (گویا جنگ جمل و جنگ صفین میں جو مارے گئے وہ سب دوزخی ہیں۔ ناقل)

ابوحفص دیکھو ربیع بن صبیح، عمر بن علی مقدمی

ابوحنیفہ دیکھو نعمان بن ثابت

ابوالحویرث دیکھو محمد بن عبدالرحمن

ابوخالد دالانی دیکھو یزید بن عبدالرحمن

٢٩۔ ابوداؤد اعمی

قتادہ نے فرمایا ابوداؤد جھوٹا ہے۔ اس نے براء بن عازب اور زید بن ارقم سے کوئی حدیث نہیں سنی یہ تو طاعون جارف کے زمانہ میں لوگوں کے سامنے بھیک مانگتا پھرتا تھا (صحیح مسلم ج۱، ص۱۹)

ابوداؤد طیالسی دیکھو سلیمان بن داؤد

ابوداؤد نخعی دیکھو سلیمان بن عمرو

ابوسعید دیکھو عبدالملک نیشاپوری، مظفر بن احمد

ابوسعید عدوی دیکھو حسن بن علی بن زکریا

ابوسفیان الحمری دیکھو عمر بن حرب

٣٠۔ ابوسفیان حمیری حذاء

یہ صحیح الحدیث ہیں مگر ضعیف ہیں (طبقات ج۷، ص۳۲۳)

ابوسلیمان مروزی دیکھو احمد بن الخطیب سلیمان

ابوسہل دیکھو احمد بن محمد عمر

ابوشیبہ قاضی دیکھو ابراہیم بن عثمان عبسی

٣١۔ ابوصادق ازدی

قلیل الحدیث ہیں۔ ان کے بارے میں علماء نے کلام کیا ہے (طبقات ج۶، ص۲۲۱)

ابوعبداللہ محمد حنظلی دیکھو محمد حنظلی

ابوعبدالرحمن سلمی دیکھو عبدالرحمن اسلمی

٣٢۔ ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود ہذلی

یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے ان سے کچھ نہیں سنا پھر بھی ثقہ کثیر الحدیث ہیں۔ یہ خاص قسم کی حدیثیں بیان کیا کرتے تھے۔ (طبقات ج۶، ص۲۱۰)

٣٣۔ ابوالعشراء دارمی تمیمی

ان کا اصل نام اسامہ بن مالک بن [illegible] قطبہ بعض لوگ عطارد بن برز کہتے ہیں یہ دیہاتی تھے اور شام حفر ابوموسیٰ کے راستہ میں پڑتا ہے) مقیم تھے۔ ان سے ایک حدیث حماد بن سلمہ نے سنی ہے (طبقات ج۷، ص۲۴۳)

ابو عصمہ مروزی   دیکھو نوح بن مریم

ابو عطوف   دیکھو جراح بن منہال

ابو الفرج اصفہانی   دیکھو علی بن حسین

۳۴۔ ابو فزارہ رقی

راوی حدیث۔ آپ حدیث میں ٹھیک نہیں ہیں (طبقات ۷، ص ۳۴۳)

۳۵۔ ابو مصعب مکی

راوی صاحب لعینہ روایت (اُگے درخت ببول و کبوتر کا انڈا دینا برغار ثور بوقت ہجرت رسول)

اس روایت کا ایک راوی ابو مصعب ہے وہ مجہول الحال ہے چنانچہ علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں عون بن عمرو کے حال میں یہ تمام اقوال جمع کیے ہیں اور خود اس روایت کا بھی ذکر کیا۔ (شبلی۔ سیرۃ النبی ۱، ص ۲۷۵)

ابو معاویہ ضریر دیکھو محمد بن خازم

ابو مودود دیکھو عبد العزیز بن ابی سلیمان

ابو موسیٰ اشعری دیکھو عبد اللہ بن قیس

ابو المہزم دیکھو یزید بن سفیان

۳۶۔ ابو نصر بن ودعان

جلال الدین مزہ فرماتے ہیں کہ قاضی ابو نصر بن ودعان کی تمام احادیث جعلی ہیں (دو اسلام ص ۵۰) ابو نصر نے ایک روایت ابن عباس سے منسوب کر دی حالانکہ یہ شخص ابن عباس سے ملا تک نہ تھا (بخاری ۳، ص ۱۷۱) اس ابو نصر ابن ودعان نے چالیس وضعی احادیث زید بن رفاعہ ہاشمی کی سرقہ کیں (میزان ۱، ص ۳۴۴)

۳۷۔ ابو نعیم

محدث شبلی نعمانی کہتے ہیں۔ غور کرو ابو نعیم، خطیب بغدادی، ابن عساکر، حافظ عبد الغنی دیکھو محدث اور روایت کے امام تھے باوجود اس کے یہ لوگ خلفاء اور صحابہ کے فضائل میں ضعیف حدیثیں بے تکلف بیان کرتے تھے۔ (سیرۃ النبی مقدمہ)

ابو نعیم ایک ضعیف راوی (فطر بن خلیفہ) سے روایت لیتے ہیں (طبقات ۶، ص ۳۶۴)

۳۸۔ ابو نعیم نخعی

یحیٰ بن معین کا قول ہے کہ کوفہ میں دو شخص جھوٹے ہیں ایک ابو نعیم نخعی اور دوسرے فرار بن صرد تیمی (تہذیب ۸، ص ۴۵۶)

ابو ہارون عبدی   دیکھو عمارہ بن جوین

ابو ہذیل   دیکھو زفر بن ہذیل

۳۹۔ ابو ہریرہ   م ۵۹ھ (تاریخ حدیث و محدثین)

راوی صحاح ستہ

بقول عبد اللہ بن عمر و روایت کرنے میں بڑی دلیری کرتے ہیں (مسند ابو داؤد طبع دہلی ص ۳۱)۔ ابو ہریرہ کی بیان کردہ حدیثوں کے متعلق عائشہ نے کہا کہ اگر وہ جیا تے تو میں انکار کرتی (صحیح مسلم ۲، ص ۳۰۵ طبع کلکتہ)

الفاروق شبلی حصہ ۲، ص ۔۔ میں ہے کہ ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ سے پوچھا کہ آپ عمر کے زمانہ میں اسی طرح حدیثیں روایت کرتے تھے انہوں نے کہا اگر میں ایسا کرتا تو عمر مجھ کو درے سے مارتے۔ ابو ہریرہ نے ایک دفعہ بلی کی وجہ سے ایک عورت پر عذاب نازل ہونے والی روایت بیان کی تو عائشہ نے اس کی تردید کی۔ (مسند ابو داؤد)

ابو حنیفہ ابو ہریرہ، انس بن مالک اور سمرہ بن جندب کو علی الاعلان جھوٹا کہتے تھے (حاشیہ میزان کبریٰ امام شعرانی ۱، ص ۶۸ طبع دہلی بحوالہ تذکرۃ الرسول ۱، ص ۱۳۱)

ابوہریرہ قمار باز تھے (مجمع البحار ج۳ طبع نولکشور لکھنؤ، نہایۃ ابن اثیر، حیوۃ الحیوان دمیری ج۲ ص۱۲۳ طبع مصر)

ابوہریرہ پر حضرت عمر نے کوڑا چلایا اور ان کو مارا پیٹا اور مال چھینا (سیر الصحابہ یعنی صحابہ ج۲ ص۸) جب لوگوں نے جنگ صفین کے موقع پر ان کی دورنگی پالیسی کا سبب پوچھا تو بولے معاویہ کا ملیدہ کافی مزیدار ہوتا ہے اور علی کے پیچھے نماز افضل ہے۔ (اسی وجہ سے یہ شیخ مضیرہ مشہور ہوئے) دیکھو زمخشری، ربیع الابرار، شرح نہج البلاغہ ج۱ ابن ابی الحدید، اسوۃ الرسول ج۱ ص۱۳۶)

ابوہریرہ نے ایک دفعہ ایک حدیث رسول بیان کی۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ آخری فقرے تم نے رسول سے سنے تھے۔ بولے یہ ابوہریرہ کی تھیلی میں سے تھے۔ (بخاری ج۲ ص۳۴۰) علامہ عثمان تبسم کہتے ہیں۔ ابوہریرہ کاذب ہے (میزان الاعتدال ذہبی ج۲ ص۱۳۵، اسوۃ الرسول ج۱ ص۱۳۲)

یہ روایت بھی ابوہریرہ کی ہے کہ علی نے دختر ابوجہل سے شادی کرنا چاہی تھی اور یہ بھی کہ رسول نے علی کو نماز تہجد پڑھنے کا حکم دیا تھا انہوں نے انکار کر دیا (اسوۃ الرسول ج۱ ص۱۳۹)۔ ابوہریرہ، سمرہ بن جندب، عمرو بن عاص، مغیرہ بن شعبہ اور عروہ بن زبیر حدیث سازی پر مامور تھے (تحریر الانساب ص۱۴۰، اسوۃ الرسول ج۱ ص۱۳۵) قبیلہ دوس (قبیلہ ابوہریرہ) کی مذمت بزبان رسول (مشکوٰۃ ج۲ ص۵۵۴)

۴۰۔ ابوبکر القتات

یحییٰ بن جعدہ بن ہبیرہ کے غلام۔ یہ (حدیث میں) ضعیف تھے (طبقات ج۲ ص۳۷۱)

ابو یوسف دیکھو اسرائیل بن یونس

۴۱۔ ابو یوسف، قاضی

فقیہ یعقوب نام ابو یوسف کنیت شاگرد امام ابوحنیفہ

بقول ابن خلکان، ابوحنیفہ کے شاگردوں میں کوئی ابو یوسف کا ثانی نہ تھا۔ اگر ابو یوسف نہ ہوتے تو کوئی ابوحنیفہ کا نام بھی نہ لیتا۔ تاریخ الخلفاء سیوطی میں ہے۔ ابو یوسف نے فتویٰ دیا کہ امین عباسی اپنے باپ کی منکوحہ کنیز کو اپنے تصرف میں لا سکتا ہے۔ اسی تاریخ الخلفاء میں ان کا دوسرا فتویٰ ہے کہ کنیز سے بغیر استبراء کے مقاربت کرنے کی سبیل یہ ہے کہ آپ اسے اپنے کسی بیٹے کو ہبہ کر دیں اور پھر اس سے نکاح کر لیں (نیز دیکھو فلک النجاۃ ج۲ ص۸۱، اسوۃ الرسول ج۱ ص۱۳۶)

ابو یوسف نے اپنے استاد کو بھی خاموش کر دیا تھا اور ان کی جہالت ثابت کر دی تھی۔ حیوۃ الحیوان دمیری ج۱ ص۱۹۱ میں ہے کہ ایک دن ابو یوسف کچھ دیر بعد ابوحنیفہ کی مجلس میں آئے۔ اس دوران میں مسئلہ بیان ابوحنیفہ کر رہے تھے لہٰذا ابو یوسف سے پوچھنے لگے تم جانتے ہو جالوت کا جھنڈا اٹھانے والا کون تھا ابو یوسف نے کہا تو لوگوں میں امام مشہور ہے اور اگر تم ایسی باتوں سے باز نہ آئے تو میں عام اجلاس میں تم سے پوچھوں گا کہ مثلاً اول جنگ بدر ہوئی یا احد۔ تو اگرچہ سب سے ادنیٰ مسئلہ تاریخ کا ہے تم کو یہ بھی نہیں معلوم تو پھر تو کیا کرے گا۔ اس کے بعد ابوحنیفہ نے ابو یوسف کو کبھی نہ چھیڑا (فلک النجاۃ ج۲ ص۸۲ حاشیہ)

احیاء العلوم غزالی میں ہے کہ ابو یوسف اپنے مال کو سال کے خاتمے پر اپنی بیوی کو ہبہ کر دیتے تھے۔ اور بیوی کا مال اپنے لیے سال کے بعد بخشوا لیتے تھے تاکہ زکوٰۃ سے بچ جائیں (فلک النجاۃ ج۲ ص۸۲ حاشیہ)

۴۲۔ ابو نسطور رومی

بقول علامہ عراقی محمد طاہر یہ جعلی حدیثیں گھڑا کرتا تھا ([illegible] ص۸۱)

۴۳۔ اجلح بن عبد اللہ کندی — م ۱۴۵ ابو حجیہ الحجر

حدیث روایت میں بہت ہی ضعیف تھے۔ (ثقات ج۲ ص۱۴۹)

۴۴۔ احمد بن ابو الطیب (ابو سلیمان) بغدادی ملقب، بہ مرفضری

راوی بخاری، ترمذی

حافظ تھے۔ ابو حاتم نے انکو ضعیف الحدیث کہا (تہذیب التہذیب ۱۰ ص ۴۱)

ابو حاتم ابن حجر کے استاد ہیں۔

۴۵۔ احمد بن بشیر۔

راوی بخاری، ترمذی

عمرو بن حریث ابو بکر کوفی کا غلام ہے۔ تعقبات علی الموضوعات سیوطی ص ۳۹ میں اسے راوی بخاری بتایا گیا ہے۔ تہذیب التہذیب میں ہے کہ اس سے روایت لینا ترک کر دی گئی ہے۔

۴۶۔ احمد بن اسحاق بن ابراہیم بن بلیط بن شرقہ

علامہ ذہبی کہتے ہیں کہ اس کا مجموعہ احادیث مجموعہ خرافات ہے (ا ج ۱ ص ۳۰)

۴۷۔ احمد بن سعید۔

راوی خطبہ قس بن ساعدہ

یہ بھی حدیث باطن من بہتان ہے (سیرۃ النبی شبلی ۱ ص ۱۹۵)

۴۸۔ احمد بن عبد اللہ بن خالد بن جویباری المعروف بہ جویباری

کہا بیہقی نے میں خوب پہچانتا ہوں جویباری کو اس نے ہزار حدیثوں سے زیادہ وضعی حدیثیں بنائیں، ابو حنیفہ عبد اللہ سنی علی ربیعہ اسکی بنائی ہوئی ہے۔ میزان (ا حصہ اول ص ۴۷) علامہ ابن جوزی نے اسے وضاع بتایا ہے۔ (موضوعات الکبیر ۳ ص ۳)

۴۹۔ احمد بن عبدہ موسیٰ جنبی۔

راوی مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ

تقریب ص ۱۰ پر اس کو ناصبی بتایا گیا ہے۔ رجال الصحیحین (ص ۱۳ پر ایک حدیث

بابت بابندھے احرام از جرانہ کو غلط بتایا ہے جسے اس راوی نے بیان کیا تھا۔

۵۰۔ احمد بن محمد بن عمر بن یونس بن قاسم۔ ابو سہل

کہا علماء نے کہ پانچ حدیثیں اس نے ایسی بیان کیں کہ صرف ایک بھی اس کا ذکر کے پاس نہیں۔ ان اللہ تجلی للخلائق یوم القیامۃ عامۃ وتجلی لابی بکر خاصۃ اسی کے موضوعات سے ہے۔ ابو حاتم و ابن ساعدہ نے اس کی تکذیب کی ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۶۳)

۵۱۔ احمد بن محمد بن عمرو بن مصعب بن البشر بن فضالہ۔ م ۳۱۳ھ

عرف ابو البشیر مرفضی

کہا ابن حبان نے یہ وضع کرتا تھا۔ متنوں کا اور اسنادوں کو منقلب کرتا شاید دس ہزار سے ؟ حدیثوں میں اس نے تقلیب کی اور تین ہزار سے زیادہ میں اس نے اسنادوں میں تقلیب کی اور تین ہزار سے زیادہ میں نے اس سے لکھیں جو بیشک مقلوب تھیں۔ کہا دارقطنی نے کہ یہ حدیثیں وضع کرتا تھا (میزان الاعتدال ص ۶۹)

۵۲۔ احمد بن محمد بن فضل، قیسی، اعلیٰ

کہا ابن حبان نے کہ اس شیخ نے ۱۳ ہزار سے زیادہ وضعی حدیثیں روایت کیں اور پانچ ہزار حدیثوں سے زیادہ میں نے لکھیں جو سب موضوع ہیں (میزان الاعتدال ص ۶۳)

۵۳۔ احمد بن مقدام عجلی (عرف ابو الاشعث بصری)

راوی بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ

ابو داؤد نے اس کی ثقاہت پر طعن کیا ہے (تقریب ص ۱۳)

۵۴۔ ازہر سمان۔

محدث، راوی تمام صحاح بجز ابن ماجہ

یہ سلاطین کی دربار داری کا شوقین اور خوشامد کر کے روپیہ حاصل کرنا ضرورت

الاصابہ (۱) ص۳۳ حمزہ فرید (۱۱) ص۱۲۱) اسعید بن مسیب ایسے لوگوں کو جو جانتے تھے (احیاء العلوم ۱) ص۶۲) اس احیاء العلوم میں ہے کہ ایسے دنیادار علماء بنص رسول جہنمی ہیں۔

۵۵۔ اسحاق بن ابراہیم بن کامجلہ

آپ الجماعر اتکامکے بیٹے ہیں جو خراسان (مرو) کے رہنے والے تھے۔ آپ علماء کے قتل کرنے والے ہیں آپ نے قرآن میں وقف لگائے اعمال پر کسی بلا نظر ثانی کی (طبقات (۱) ص۳۹۵)

۵۶۔ اسحاق بن علان یحیی۔ کبی

کہا ابن عدی نے تقریباً دس حدیث منکر اس کی روایت ہے۔ کہا ابن حبان نے اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے (میزان الاعتدال ص۸۲)

۵۷۔ اسحاق بن راشد جزری۔

راوی بخاری

یہ تدلیس کیا کرتا تھا۔ طبقات المدلسین ص۸ میں اس کا بھی نام ہے۔ تہذیب (۱) ص۲۳۱) میں ہے کہ یہ زہری سے روایت کرتا ہے جب پوچھا گیا کہ زہری سے تم کہاں ملے کہا بیت المقدس میں مجھے زہری کی ایک کتاب ملی تھی۔

۵۸۔ اسحاق بن سعید بن ہبیرہ عمرو کلبی۔ بصری

ناصبی ہے (تقریب ص۲۹) علی پر سب کیا کرتا تھا لہٰذا یہ ثقہ نہیں ہے اور نہ اس کے لیے کوئی بزرگی ہے (تہذیب ۱) ص۲۳۱)

۵۹۔ اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق سبیعی (کنیت ابو یوسف) م ۱۶۲ھ کوفہ

راوی بخاری

ابن مدینی کہتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن قطان اس کی مذمت کرتے تھے۔

اور اس سے ناراض تھے وہ وقتاً فوقتاً اس کے کسی شریک سے روایت قبول کرتے تھے (میزان الاعتدال)

ابن حزم نے اس کو مطلقاً ضعیف کہا ہے۔ اسرائیل حدیثوں کو بدل دیا ہے جن کا وہ راوی تھا۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدالرحمن بن مہدی کا یہ قول لکھتے ہیں کہ اسرائیل چور تھا۔ تہذیب التہذیب (۱) ص۲۶۳)۔ لوگ ان سے بہت سی حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض ضعیف بھی ہیں۔ (طبقات (۶) ص۲۹۸)

۶۰۔ اسماعیل بن زیاد کوفی

راوی ابن ماجہ یہ کذاب اور سرقہ حدیث میں متہم ہے (تاریخ حدیث و محدثین ص۴۷۰)

۶۱۔ اسماعیل بن سمیع حنفی

راوی مسلم، ابو داؤد، نسائی۔

تقریب ص۳۳ پر ہے کہ یہ خارجی ہے چوتھے طبقہ میں ہے محمد بن حمید جریر نے اس سے روایت لینا ترک کردی تھی۔ (تہذیب (۱) ص۳۰۳)

۶۲۔ اسماعیل بن عبداللہ بن اویس بن مالک، م ۲۲۶ھ

راوی بخاری، ابن ماجہ وغیرہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ نے اپنے ایک لڑکے کا نام عبدالعزیٰ رکھا تھا)

ایک کثیر گروہ کے سامنے میں جھوٹا ہے۔ (سیرۃ النبی شبلی (۱) ص۳۶) تہذیب (۱) ص۳۱۱ جہاں کچھ اور لوگوں کی رائے ہے کہ یہ جھوٹا ہے۔ اسماعیل اور اس کا باپ معروف ضعیف ہیں (معاویہ بن صالح) وہ جھوٹ بولتا ہے۔ (یحییٰ بن معین) ضعیف اور غیر ثقہ ہے (امام نسائی) کذاب ہے۔ نضر بن سلمہ مروزی کا اقرار کیا کہ جب کبھی کسی بات میں اختلاف ہوتا تھا تو میں ایک حدیث بنا لیتا تھا (سلمہ بن شبیب) دیکھو سیرۃ النبی شبلی (۱) ص۱۲۳) نیز حاشیہ ص۱۲۳ جہاں یہ لکھا ہے کہ لوگ کس طرح روایتیں گڑھتے

اور یہ سمجھتے کہ وہ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں، یہ بھی تھا اور اہل مدینہ کے لیے روایتیں وضع کرتا تھا۔ (یحییٰ بن معین بحوالہ الامام الصادق صـ ۹۴)

۶۳۔ اسماعیل بن عیاش۔

ابو اسحاق فزاری نے کہا۔۔۔ اسماعیل بن عیاش سے کوئی روایت نہ لیتا وہ مشہور حضرات سے منقول ہو یا غیر مشہور حضرات سے (صحیح مسلم ۱ ص ۱۵)

۶۴۔ اسود بن یزید

راوی بخاری، مسلم، شرح ابن ابی الحدید (۱) جزء ۴ ص ۳۵۸ پر ہے کہ یہ اسود اور مسروق بن اجدع علی کو برا کہتے تھے اس حالت میں اسود مر گیا۔

۶۵۔ اسید بن زید

راوی بخاری، ضعیف ہے (قرۃ العینین از علامہ عبد الغنی بحرینی) کذاب ہے (ابن معین) متروک ہے (نسائی) الثقات سے جھوٹی روایتیں بیان کرتا ہے حدیث میں سرقہ کرتا ہے (ابن حبان) ضعیف ہے (ابن عدی)۔ (تہذیب ۱ ص ۳۴۴)

۶۶۔ اشعث بن قیس کندی۔

راوی بخاری، کافر منافق کا شوقین تھا (مستطرف ۲ ص ۳۵۴ طبع مصر) یہ قتل علی کی سازش میں شریک تھا (تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی، مقاتل الطالبین از ابو الفرج اصفہانی)

۶۷۔ اصبغ بن نباتہ۔

شیعہ تھے، اس کی روایت ضعیف ہے (طبقات ۶ ص ۲۲۵)

اعمش۔ دیکھو سلیمان بن مہران

۶۸۔ انس بن مالک۔

راوی بخاری

حدیث غدیر کے سلسلہ میں انہوں نے تین مرتبہ رسول کی شخصیت کا انکار کر کے علی کو ٹالا اس امید پر کہ شاید کوئی انصاری آجائے اور اس شرف کو حاصل کر لے (ابن صباغ مالکی، فصول المہمہ ص ۲۲ ، ارجح المطالب ص ۵۸۱)

ایک اور موقع پر انہوں نے اپنی قوم انصار کو علی پر مقدم کرنا چاہا تھا (مسند ابو نعیم بحوالہ مطالب السئول ص ۲۱، قول ابو حنیفہ تریبہ)
علی کی بددعا سے برص میں مبتلا ہو گئے تھے۔ (ارجح المطالب ص ۳۴۵)

۶۹۔ ایوب بن عائذ بن مدلج طائی بحتری۔

راوی بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی۔

مرجیہ عقیدہ کے تھے (تقریب ص ۴۳)

باغندی۔ دیکھو محمد بن محمد بن سلیمان باغندی

۷۰۔ بحر بن کنیز سقاء باہلی (ابو الفضل) م ۱۶۰ھ

ضعیف (فی الحدیث) (ابن سعد طبقات ۷، ص ۳۰۳)

بخاری۔ دیکھو محمد بن اسماعیل بخاری

۷۱۔ بسر بن ارطاۃ م ۸۶ھ

راوی ترمذی، ابو داؤد، نسائی۔

دارقطنی نے کہا یہ صحابی ہے مگر بعد رسول اسلام کا پابند نہ تھا۔ یہی قاتل عبد الرحمن و قثم فرزندان عبد اللہ بن عباس ہے۔ پاگل ہو کر مرا (تہذیب ۱ ص ۴۳۵، تذکرہ قرطبی ص ۱۳۵) یہ وہ ہے کہ اس ظالم نے مدینہ برباد کیا، مسجد نبوی میں گھوڑے بندھوائے۔ بیوہ عورتوں کی عصمت دری کی، ایسا آدمی تھا لا محالہ اس کا انجام برا ہوا۔

(ابن وردیہ)

۷۲۔ بشر بن حسین اصبہانی

کہا ابن حبان نے کہ بشر بن حسین روایت کرتا ہے زبیر بن عدی سے ایک

کتاب جس میں ۱۰۰ سو حدیثیں ہونگی وہ سب موضوع ہیں (میزان الاعتدال ۱/...)

۷۳۔ بشر بن رافع مدنی۔

راوی بخاری، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ

ضعیف الحدیث ہے (تقریب ص۱) امام نسائی و ابو حاتم نے اسے ضعیف و مجہول کہا ہے۔ نیز ابن عبدالبر نے کتاب الکنی میں بھی اسے ایسا ہی لکھا کتاب الانصاف میں ہے کہ اس کی حدیث مجروح ہوتی ہے۔

۷۴۔ بشر بن عون، قرشی، شامی

سلیمان بن عبدالرحمان دمشقی اس سے روایت کرتے ہیں ایک نسخہ قریب سو حدیث کے کہ سب موضوع ہیں۔ (میزان الاعتدال ص...)

۷۵۔ بشیر بن مہاجر غنوی۔

راوی مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔

تدلیس کیا کرتا تھا (طبقات المدلسین ص...) حالانکہ انس سے روایت کرتا ہے مگر ان کو دیکھا نہیں۔ مرجیہ ہے (تہذیب ۱/...) ضعیف و مرجیہ ہے (تقریب ص...)

۷۶۔ بقیہ بن ولید حمصی (ابو یحمد) م ۱۹۷ھ

آپ ثقہ راویوں سے روایت کرتے ہیں تو ثقہ ہیں اور غیر ثقہ سے روایت کرتے ہیں تو ضعیف ہیں (مطلب یہ کہ نہایت غیر محتاط ہیں (طبقات ...)

۷۷۔ بکار بن عبدالعزیز۔

راوی بخاری، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ

یہ کچھ نہیں (رجال ہے کشف الاحوال فی نقد الرجال ص...)، ابن معین نے کہا یہ کچھ نہیں (رجال ہے تہذیب ۱/...)

بجلی۔ دیکھو زیاد بن عبداللہ بجلی۔

جبر ادہ دیکھو محمد بن بشار، المعروف بہ بندار

ثعلبی دیکھو زیر، عبدالرحمن بن کیسان الاصم ندیر عبدالاعلی بن عامر

۷۸۔ ثور بن یزید کلاعی حمصی (ابو خالد) عمر ۶۰ سال، م ۱۵۳ھ عہد ابو جعفر

ثقہ ہے۔ تقدیر کا منکر ہے۔ اس کا دادا جنگ صفین میں معاویہ کی طرف سے لڑے اور مارے گئے۔ اس لیے جب ثور کے سامنے علی کا ذکر آتا تو کہتا مجھے اس سے محبت نہیں جس نے میرے دادا کو قتل کیا۔ (طبقات ۱/۲۴۳)

ثوری، دیکھو سفیان بن سعید ثوری

۷۹۔ جابر بن یزید جعفی م ۱۲۸ھ

امام حنیفہ کہتے ہیں میں نے جابر جعفی سے زیادہ کاذب کسی کو نہیں دیکھا (تاریخ حدیث و محدثین ۱/...)، تدلیس کیا کرتا تھا حدیث بیان کرنے والوں میں سے اپنے والے میں بہت ضعیف تھا (طبقات ۱/۲۴۸)

جابر (الجابی) ساقی، دیکھو زیر عبدالرحمن بن کیسان الاصم

۸۰۔ جبیر بن مطعم

راوی بخاری

خود اس کا بیان ہے کہ میں نے اور عثمان بن عفان نے رسول کے تقسیم خمس پر اعتراض کیا کہ آپ نے اولاد عبدالمطلب کو حصہ دیا اور ہمیں نہیں دیا۔ مگر رسول نے پھر بھی انکار کیا (اس سے نہ صرف رسول پر اعتراض ثابت ہے بلکہ یہ دونوں حریص مال بھی ثابت ہوتے ہیں) یہ حدیث بخاری ۱/... پر ہے۔

۸۱۔ جراح بن منہال (ابو العطوف)

آپ حدیث میں ضعیف ہیں (طبقات ۱/...)

۸۲۔ جریر بن عبداللہ بجلی

یہ عہد عثمان میں ہمدان کا گورنر تھا۔ علی نے اسے معزول کر دیا۔ جب یہ علی کا ایک خط لیکر معاویہ کے پاس جانے لگا تو مالک اشتر نے کہا تھا۔ واللہ میرا گمان ہے کہ معاویہ کی طرف میلان رکھتا ہے اس بات کو لکھ کر سبط ابن جوزی تذکرہ میں لکھتے ہیں۔ یہ بات بجا ہے جو مالک نے کہی (تذکرہ ص ۵۶) علی کی بددعا سے پاگل ہو کر مرا (ارجح المطالب باب ۴ ص ۶۱۵ شرح ابن ابی الحدید ۱، ص ۳۶۳ جز ۴) ہے کہ رسول نے اس کو جوتیاں دے کر کہا تھا کہ ان کی حفاظت کر۔ اس کے کھو جانے سے تیرے دین کی بربادی ہے۔ مگر ایک جوتی اس سے جنگ جمل میں کھو گئی۔ اور دوسری اس وقت جب یہ علی کا خط لیکر معاویہ کے پاس گیا اس کے بعد ہی جریر نے علی کا ساتھ چھوڑ دیا۔

۸۳۔ جعفر بن زبیر۔

راوی ابن ماجہ۔

کہا شعبہ نے کہ جعفر بن زبیر نے چار سو حدیثیں وضعی بنائیں (میزان الاعتدال ص ۱۸۳)

۸۴۔ جعفر بن سعد بن سمرہ

راوی ابوداؤد۔ (عن ابیہ)

کہا ابن قطان نے کہ ان لوگوں کا حال مجہول ہے تو حدیثیں اسی سند سے بنائی گئی ہیں اور یہ حدیثیں اس کی سنن ابوداؤد میں ہیں (میزان الاعتدال ص ۱۹۰)

۸۵۔ جعفر بن عبدالواحد ہاشمی، قاضی

اسے مستعین باللہ نے منصب قضا سے معزول کر کے بصرہ کی طرف خارج کر دیا تھا۔ اصحابی کا تجرم اسی کی باذل سے ہے کہا دار قطنی نے وضعی حدیثیں بناتا

تھا۔ ابن عدی نے اس کی بہت سی حدیثیں نقل کیں جو سب باطل ہیں۔ اور بعض مسروق ہیں۔ (میزان الاعتدال ص ۱۹۶)

۸۶۔ جعفر بن محمد بن علی حسینی

علامہ ذہبی کہتے ہیں اس کی کتاب العروس خرافات کا پلندہ ہے (اردو اسلام ص ۸۱) جو بنیادی، دیکھو احمد بن عبداللہ بن خالد

۸۷۔ جویریہ بنت ابوسفیان اموی۔

اس نے زیاد کو ابوسفیان اموی کا بیٹا ہونے کی شہادت دی تھی (خلافت و ملوکیت تاریخی و شرعی حیثیت از صلاح الدین بن یوسف ص ۳۳۱) تعجب یہ ہے کہ بیٹی اپنے باپ کی زناکاری کی چشم دید شاہد ہے (ناقل)

۸۸۔ حابس بن سعد طائی

راوی ابن ماجہ

جنگ صفین میں معاویہ کی طرف لڑتا ہوا مارا گیا۔ (تہذیب التہذیب ۲ ص ۱۲۸) معاویہ نے جن لوگوں کو شرحبیل بن سمط کو اپنی طرف ملانے کے لیے مقرر کیا تھا ان میں سے ایک یہ بھی تھا چنانچہ ان لوگوں نے جھوٹ بول کر شرحبیل کو علی کا مخالف بنا دیا (اخبار الطوال ص ۱۶۰)

۸۹۔ حارث اعور ہمدانی

شعبی بیان کرتے ہیں مجھ سے حارث اعور ہمدانی نے حدیث بیان کی گروہ کذاب تھا (صحیح مسلم ۱ ص ۱۳ طبقات (۲) ص ۱۶۹) یہی کہا ہے ابراہیم نے بھی ہے (صحیح مسلم ۱ ص ۱۳) ان کا ایک قول بہت بڑا اور تکلیف کرنے والا ہے اور یہ ضعیف الرای ہیں (طبقات ۶ ص ۱۶۸)

۹۰ حارث بن حصیرہ بصری

راوی بخاری

ازدی نے کہا خبیث ہے۔ حاکم نے کہا یہ حمید بن طویل اور امام جعفر صادق سے موضوع چیز نقل کرتا ہے۔ ابن خزیمہ اسے کذاب کہتا ہے۔ ابن حبان کہتا ہے کہ ثقہ لوگوں سے ضعیف باتیں نقل کرتا تھا (تہذیب ۲/ ص ۱۵۱، تقریب ص ۵۵)

۹۱۔ حارث بن یزید کوفی

راوی بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ

یہ بھی قاتلان حسین کے ساتھ کربلا پہنچا تھا۔ (اخبار الطوال ص ۲۵۳)

۹۲۔ حاکم (صاحب مستدرک)

حاکم بہت سی جھوٹی اور موضوع احادیث کو صحیح لکھتے ہیں۔ (علامہ ابن تیمیہ) نیز دیکھو سیرۃ النبی شبلی (۱) ص ۳۹، علامہ شبلی اکبر شاہ نجیب آبادی ص ۲)

۹۳۔ حبیب بن ابی حبیب، خرططی، مروزی

واضع حدیث تھا۔ اس نے یہ روایت بیان کی کہ جو شخص عاشورہ کا روزہ رکھے تو ستر سال کے صیام و قیام کا ثواب اسے ملیگا اور دس ہزار فرشتوں کا ثواب اور سبع سماوات کا ثواب اور جو افطار کرائے روزہ عاشورہ اس نے گویا افطار کرایا تمام امت محمدیہ کو۔ اور جس نے ایک بھوکے کو سیر کیا اس نے تمام امت محمدیہ کو سیر کیا۔ اگر یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے روز عاشورہ تو ہر بال کے عوض میں اس کا بلند ہوگا۔ پر کرسی و عرش و لوح و قلم جنت بروز عاشورہ پیدا ہوئی جنت آدم بروز عاشورہ گئے اور جنت میں گئے حضرت رسول اللہ اور استوا ہوئے خدا علی العرش اور قیامت بھی بروز عاشورہ ہوگی (میزان الاعتدال ص ۲۲۳)

۹۴۔ حبیب بن مسلمہ ۲- ۴۲ھ

راوی ابوداؤد، ابن ماجہ۔

تاریخ کامل (۳) ص ۱۹۲، تاریخ ابن خلدون (۲) ص ۲۸۲ پر ہے کہ علی نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔ جنگ صفین میں یہ معاویہ کے ساتھ تھا پھر معاویہ کی طرف سے آرمینیہ کا گورنر رہا ہے۔

۹۵۔ حجاج بن یوسف، ثقفی

راوی بخاری، مسلم، ابوداؤد

تقریب ص ۶۶ میں ہے کہ یہ اس قابل نہیں کہ اس سے روایت لی جائے۔ عقد فرید (۳) ص ۲۰۲ میں ہے کہ امام اوزاعی اسے کافر سمجھتے تھے اور یہ بھی کہ اس نے اسلام کی رسی کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ امام شعبی کہتے ہیں کہ یہ خبیث اور طاغوت پر ایمان رکھتا تھا اور خدا کے ساتھ کفر کرتا تھا قول عمر بن عبدالعزیز ہے کہ اگر دنیا کی تمام قومیں خباثت میں مقابلہ کریں اور اپنے سارے خبیث لے آئیں تو ہم تنہا حجاج کو پیش کرکے ان پر بازی لے جاسکتے ہیں (خلافت و ملوکیت مودودی ص ۲۸۲)

ابن طاؤس نے اپنے والد سے روایت کی کہ مجھے اپنے عراقی بھائیوں سے تعجب ہے یہ حجاج کو مومن کہتے ہیں (طبقات (۵) ص ۲۸۲)

۹۶۔ حبیب بن اسد، محاسبی

عارف، امام صوفیہ

بہت سی کتابوں کا مصنف ہے کہا امام ابوزرعہ نے کہ یہ سب کتابیں بدعت اور ضلالت ہیں ہرگز دیکھنا چاہیے۔ امام ذہبی کہتے ہیں کہ کاش امام ابوزرعہ متاخرین صوفیہ کی کتابیں دیکھتے قوت القلوب ابوطالب، بہجۃ الاسرار ابن جہیم حقائق تفسیر سلمی اور تصانیف ابو حامد طوسی، اور جو موجودات احیاء العلوم میں ہے تو کیا

حال ہوتا ... کا اگر ... حنفیہ ... عبداللہ ... الحکم ... کمیہ ... میزان الاعتدال ص۱۹۳)

۹۷۔ حریز بن عثمان رحبی

راوی صحاح ستہ

ناصبی ہے (تقریب ص۶۶) تہذیب ج۲ ص۲۳۹ میں ہے کہ حدیث منزلت میں یہ علی کی نسبت ہارون کی بجائے قارون کہا کرتا تھا۔ اور اسی تہذیب کے ص۲۴۰ پر ہے کہ صبح شام نماز کے وقت ستر ستر دفعہ علی پر لعنت کیا کرتا تھا نیز تہذیب ص۱۳۹ پر بھی ہے (تفصیل اسوۃ الرسول ص۲۴۳ پر ہے)۔ ضحاک بن عبد الوہاب کہتے ہیں کہ وہ متروک الحدیث ہے اور متہم ہے۔ علامہ ازدی نے اس کو ضعفا میں لکھا ہے۔ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں کہ بخاری کا اس سے دو حدیثیں لی ہیں (تہذیب ج۲ ص۲۳۷)

۹۸۔ حسان بن ثابت

راوی بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ — م ۴۰ تا ۵۴ھ

قصہ افک کی تشہیر میں ان پر حد قذف جاری ہوئی (حاشیہ مشکوٰۃ ص۲۴۴) انہوں نے علی کی بیعت سے انکار کر دیا تھا (تذکرہ خواص الامت ص۲۳ بحوالہ طبری، ابن خلدون جلد ۲ ص۲۰۰ کامل ابن اثیر ج۳ ص۸۰)

۹۹۔ حسن بصری (حسن بن ابی الحسن یسار) راوی صحاح ستہ — م ۲۱ تا ۱۱۰ھ

تقریب ص۶۱ میں ہے کہ وہ ارسال بہت کرتے ہیں اور تدلیس بھی۔ طبقات المدلسین ص۲ پر بھی ان پر تدلیس کا الزام لگایا گیا ہے جیسے تذکرۃ الحفاظ، تعجیل المنفعۃ طبع حیدرآباد ترجمہ عبد اللہ بن زیاد ص۲۱۵ میں ہے کہ حسن بصری ابن زیاد قاضی اصبہان سے روایت کرتا ہے آپ نے مذہب حنفیہ اختیار کر لیا تھا۔ ناقدین نے حسن پر کئی طرح جرح کی ہے ان کا خیال ہے کہ یہ روایت میں بے خبر تھا اور ذہبی نے میزان میں انہیں بہت بڑا مدلس لکھا ہے۔ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام طبع پنجاب یونیورسٹی ۱/۹۹ پر قول

بیت نماز پڑھتے تھے۔ ان کا خیال ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت سنی مگر یونس سے روایت کرتے ہیں کہ حسن نے ابو ہریرہ سے نہیں سنا۔ آپ کی حدیث میں کم ہی ثقاہت ہوتے تھے (طبقات ج۷ ص۱۹۲)

۱۰۰۔ حسن بن ذکوان بصری

یہ جعل ساز، غلط کار اور ضعیف فی الحدیث ہیں (قول احمد، ابن معین، نسائی، ترمذی، ابن مدینی۔ الامام الصادق ص۹۳)

۱۰۱۔ حسن بن صباح — راوی حدیث، اکثر وہ باتیں جن میں ابو بکر و عمر پر وہم کرتا ہے۔ نسائی نے کہا قوی نہیں ہے (میزان ج۱ ص۲۲۸ حاشیہ)

۱۰۲۔ حسن بن علی بن ابراہیم بن بردار شامی (استاد ابو علی اہوازی)

تصنیف کی اس نے ایک کتاب صفات میں اگر تصنیف نہ کرتا تو بہتر تھا۔ لوگوں میں بہت سے موضوعات و ترفضات کو جمع کیا ہے (میزان الاعتدال ص۲۳۱)

۱۰۳۔ حسن بن علی بن زکریا بن صالح بصری کا مروت بہ ... م ۳۱۶ھ

کہا ابن عدی نے وہ حدیث گھڑتا تھا۔ کہا ابن حبان نے ایک ہزار حدیث سے زیادہ وضع کی اس نے روایت کیں (میزان الاعتدال ص۲۳۸)

۱۰۴۔ حسن بن عمارہ (یکے از اساتذہ امام) م ۱۵۳ھ ببغداد حجر

شعبہ نے کہا حسن بن عمارہ کی طرف کوئی روایت میری طرف سے بیان کرنا جائز نہیں اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے (عیون العلم) حدیث میں ضعیف ہے (طبقات ج۶ ص۲۶۹)

۱۰۵۔ حسن بن مسکان

راوی بخاری

ابو داؤد کہتے ہیں کہ بڑا جھوٹا ہے۔ یہ ان حدیثوں کو ... یحییٰ بن حاکم کی طرف منسوب کرتا ہے (تہذیب ج۲ ص۲۴۷)

۱۰۶۔ حسن بن یحییٰ خشنی

کہا ابن جوزی نے اس نے یہ حدیث وضع کی کہ حضرت ... سے

آیۃ الکرسی کو اگر کوئی اسے پڑھے گا تو اس کا ثواب جیسے ۵۰ [illegible]

میزان الاعتدال صفحہ ۲۲۶

۱۰۷۔ حصین بن نمیر کوفی

راوی بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ

یہ کربلا میں موجود تھا اور خون حسین میں اس کے ہاتھ رنگے ہیں۔ بعد از تاریخ [illegible] جمادی [illegible] ابراہیم بن مالک اشتر نے اس کو اور ابن زیاد کو آگ میں جلا دیا

تہذیب التہذیب ۲/۳۹۰ پر ہے کہ علی کو برا کہا کرتا تھا۔ حاکم کہتے ہیں اس کی حدیثیں محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

۱۰۸۔ حصین بن نجاشی ۱۱۵ھ — ۱۹۲ھ

بڑے قابل اعتماد شخص تھے مگر تدلیس کر دیتے تھے (طبقات ۶/۲۱۳)

۱۰۹۔ حکم بن عبد اللہ بلخی (ابو مطیع)

قاضی بلخ۔ مرجیہ خیالات رکھتے تھے حدیث میں ضعیف تھے (طبقات ۷/۲۵۸)

۱۱۰۔ حکم بن عبد اللہ بن خطاف (ابو سلمہ)

کہا جو ملتا ہے کذاب ہے، کہا دارقطنی نے وضع احادیث کرتا تھا۔ زہری و ابن مسیب سے قریباً پچاس حدیثیں روایت کیں جن کی اصل نہیں ہے میزان الاعتدال (۲۶۹)

۱۱۱۔ حکیم بن جبیر۔ راوی صحاح ستہ

تقریب ص۸۷ پر ہے ضعیف ہے اور شیعہ ہونے کا [illegible] تہذیب ۲/۴۴۵ پر ہے کہ احمد نے ضعیف الحدیث مضطرب کہا تھا۔ ابن معین کہتے ہیں یہ کچھ بھی نہیں یحییٰ بن شعبہ کہتے ہیں ضعیف الحدیث ہے شعبہ کہتے تھے اس کی حدیث بیان کرنے سے [illegible] خوف ہے۔ نیز دیکھو نمبر [illegible] حکم بن عبد اللہ۔

۱۱۲۔ حماد بن ابی سلیمان۔ متوفی کوفہ

راوی بخاری

تقریب ص۱۰۱ پر ہے کہ فقیہ تھا سچا ہے مگر وہم ہے ارجاء کی طرف نسبت دی گئی ہے [illegible] میزان الاعتدال جلد اول [illegible] پر ہے کہ امام

اعمش اس کو ثقہ نہیں جانتے تھے۔ محمد کہتے ہیں کہ حماد حدیث میں ضعیف تھے حدیث صحیح و غیر صحیح کو ملا دیتے تھے (طبقات ۶/۲۳۲)

۱۱۳۔ حماد بن سلمہ (ابو سلمہ)

ان کی کنیت ابو سلمہ ہے [illegible] آزاد کردہ تھے حمید طویل کے بھانجے ہیں حماد ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں بعض اوقات منکر حدیثیں بیان کر جاتے ہیں (طبقات ۷/۲۸۲)

۱۱۴۔ حمید بن ابی حمید طویل (ابو عبیدہ)

آزاد کردہ غلام۔ ابو عبیدہ کا نام طرخان ہے۔ حمید کثیر الحدیث ہیں مگر بسا اوقات انس بن مالک سے تدلیس کرتے ہیں (طبقات ۷/۲۵۲)

۱۱۵۔ حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف (کنیت ابو عبد الرحمٰن)

باوجود یکہ انہوں نے عمر کو نہیں دیکھا مگر کہتے ہیں کہ میں نے ان کو دیکھا کہ وہ حضرت [illegible] کو دیکھتے تو مغرب کی نماز پڑھتے تھے اور اس کے بعد روزہ افطار کرتے۔ (طبقات ۵/۱۵۳)

۱۱۶۔ خارجہ بن مصعب

راوی ترمذی، ابن ماجہ

ابن معین کہتے ہیں [illegible] حدیث کے منکر و خراب [illegible] ہیں۔
میزان الاعتدال (۲۵۹)۔

۱۱۷۔ خالد بن مخلد۔

راوی بخاری و مسلم

تقریب ص۱۱۳ پر ہے کہ اس کا دعویٰ کہ اس نے [illegible] صحابہ کو دیکھا تھا جھوٹا ہے یہی بات تہذیب ۳/۱۱۵ پر بھی ہے۔

۱۱۸۔ خالد بن سلمہ کوفی۔

راوی صحاح ستہ

تقریب ص۸۱ پر ہے [illegible] مرجی اور ناصبی ہے۔ تہذیب ۳/۹۵ پر ہے کہ [illegible] مرجی ہے [illegible]

مانگو سے پکار اس سے اولاد مروا لا کر وہ اشعار پڑھو کہ سنا سکے جن میں ہجو پیغمبر تھی۔

۱۱۹۔ خالد بن عبداللہ قسری

راوی بخاری۔ ابوداؤد

تہذیب ۳/۱۰۱ پر ہے کہ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ یہ بنی امیہ کی طرف سے گورنر اور برا آدمی تھا علی کو برا کہتا تھا اور عقیلی کہتے ہیں کہ اس کی حدیثوں کی متابعت نہ کی جائے۔ وہ [illegible] اسلام پر بے جا یہ حق خطیب گویا صبی تھا۔

۱۲۰۔ خالد بن مہران

راوی بخاری

تہذیب ۳/۱۲۰ میں ہے کہ ابو حاتم کہتے ہیں کہ اس کی حدیث تو لکھو مگر اس سے احتجاج نہ کرو۔ کچھ جیسا کہ حماد بن زید نے اشارہ کیا ہے کہ آخر عمر میں اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا اور اس وجہ سے بھی کہ سلطنت کے امور میں داخل ہو گیا تھا۔

۱۲۱۔ خالد بن ولید

راوی بخاری و مسلم

دیکھو نویرہ کا قاتل اور اس کی زوجہ سے [illegible] (تقریب صلاۃ رجال کشی ۱/۱۱۸) اسی کے حکم پر حضرت عمر [illegible] ساری [illegible] (ابو الفداء ۱/۱۸۸) اور نیز کہ اس نے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا جن کا قتل جائز نہ تھا اس پر رسول نے خالد سے تبرا کیا۔ نیز دیکھو ازالۃ الخفاء ۳ [illegible] البدایۃ پ ۳۱ ص ۹۵) پھر جنگ حنین میں [illegible] حرکت کی اور رسول نے پھر تنبیہ کی۔ تاریخ اسلام از شوق امرتسری ص ۲۸۱)

۱۲۲۔ خراقی

بقول علامہ [illegible] جبرائیل [illegible] تھا (اسلام [illegible])

خطیب بغدادی دیکھو زیر ابوغیثم

۱۲۳۔ خلاد بن یحییٰ۔

راوی بخاری

تقریب ص ۱۱۵ پر اسے مرجئہ اور تہذیب ۳/۱۷۴ پر اسے قدریہ بتایا گیا ہے۔

۱۲۴۔ داؤد بن حصین

راوی صحاح ستہ، موطا امام مالک

تقریب ص ۱۱۲ پر ہے کہ یہ ثقہ ہے مگر جو حدیثیں عکرمہ سے روایت کرتا ہے ان کا اعتبار نہیں خارجی مذہب رکھتا تھا۔ تہذیب ۳/۱۸۲ پر ابن حبان نے بھی اسے خارجی کہا ہے۔ ساجی نے کہا اس کی حدیثیں غلط ہوتی ہیں۔ مدینی نے کہا سفیان ان کی حدیثوں سے پرہیز کرتے تھے۔ ابو زرعہ نے کہا یہ لین الحدیث ہے۔ ابو حاتم نے کہا اس کی حدیثیں قوی نہیں۔ اگر امام مالک اس سے حدیث نہ لیتے تو اس سے روایت لینی ترک کر دی جاتی۔ (تہذیب ۳/۱۸۱) بیہقی نے بھی اسے ضعیف بتایا ہے۔ (کشف الاحوال فی نقد الرجال ص ۱/۱۱)

۱۲۵۔ داؤد بن عفان

یہ بڑے نسخہ موضوعہ کی روایت کرتا ہے انس بن مالک سے جس کی ایک روایت ہے کہ کلمات [illegible] (دیکھو الاعتدال ص ۳۲۴)

۱۲۶۔ داؤد بن المحبر

راوی ابن ماجہ

یہ کذاب اور سرقہ حدیث کا متہم ہے (تاریخ حدیث و محدثین ۳/۲۴)

۱۲۷۔ داؤد بن محمد بن [illegible]

راوی سنن ابن ماجہ

کہا دارقطنی نے کتاب العقل کو وضع کیا میسرہ بن عبد ربہ نے اس سے چرا لیا داؤد بن المحبر نے اور دوسری اسناد سے اس کی ترتیب دی۔ پھر سرقہ کیا اس کا عبدالعزیز بن رجاء نے۔ پھر سرقہ کیا اس کا سلیمان بن عیسیٰ سجزی نے (میزان الاعتدال ۱/۲۸۸)

۱۲۸- دینار

بقول علامہ محمد طاہر گجراتی یہ مجہول محدثین گزرتا تھا (دو اسلام تذبرقات ۸۰-۸۱)

۱۲۹- ذر بن عبد اللہ

بقول شیخ مفتنہ گو حدیثوں روایت تھا۔ (طبقات ۶/۲۱۹)

۱۳۰- ذوالنون مصری۔

عارف زاہد (م ۲۴۵ھ)

اولیاء اللہ میں داخل ہیں۔ کہا دار قطنی نے کہ ان کی حدیثیں قابل نظر ہیں۔ مصر میں ان پر کفر و زندقہ کا حکم بھی لگایا گیا (میزان ۱/۳۴۲)

۱۳۱- راشد بن سعد مقرائی

راوی بخاری

دارقطنی، ابن حزم نے کہا ضعیف ہے (تہذیب ۳/۲۲۶) جنگ صفین میں یہ معاویہ کے ساتھ تھا۔

۱۳۲- رافع بن خدیج

راوی بخاری و مسلم

کامل ابن اثیر ۳/۹۸ پر ہے کہ یہ عثمانی تھا۔ اس نے علی کی بیعت سے انکار کیا۔

(تذکرۃ خواص الامۃ ص ۳۴)

۱۳۳- ربیع بن خثیم (ابو حفص)

حدیث میں ضعیف ہیں ثوری آپ سے راوی ہیں مگر علماء نے آپ کو چھوڑ دیا ہے (طبقات ابن سعد ۶/۱۹۰)

۱۳۴- ربیع بن محمود ماردینی

۵۹۹ھ میں مدعی ہوا کہ میں صحابی رسول ہوں۔ علامہ ذہبی اسے دجال مفتری لکھتے ہیں (میزان ۱/۳۴۸)

۱۳۵- رتن ہندی (م ۶۳۲ھ)

شیخ معمر ... ۶۰۰ھ میں مدعی صحبت رسول ہوا۔ جب علامہ ذہبی سے اس کی روایت کا حال پوچھا گیا تو ... کے مصنف علامہ مجد الدین فیروز آبادی (م ۸۱۷ھ) کو اسی قدر صدمہ پہنچا کہ انہوں نے علامہ ذہبی سے تمام تعلقات توڑ لئے۔ اب رتن سو حدیثوں کے راوی ہیں (دو اسلام تذبرقات ونیز دیکھو زیر موسیٰ بن مجلی بن بندار)

۱۳۶- روح بن عبادہ قیسی

حافظ مشہور ہیں۔ ابن عدی سے روایت ہے کہ روح کی ایک لاکھ حدیثوں میں سے دس ہزار بیان نے لکھیں۔ بلکہ کئی لوگوں نے ان پر اعتراض کیا۔ ابو داؤد کا بیان ہے کہ زہری سے اس کی ۱۰۰ سو حدیثوں سے انکار کیا جسے وہ امام مالک سے روایت کرتا ہے (میزان ۱/۳۴۳)

۱۳۷- روح بن غطیف

راوی حدیث ذیل دو حدیث ہے

۱- عبد المطلب کے مکان واقع ہیں فرشتہ کو حضرت یٰسین اور مالک سے کہتے ہیں اے گروہ اسلام پروردگار رحیم کی طرف آؤ ... الخ

۲- حدیث الدم قدر الدرہم یعنی بقدر درہم خون نکلنے سے دوبارہ نماز پڑھنی ضروری ہے یہاں نماز فاسد ہو جاتی ہے (عن ابی ہریرہ) بخاری نے اس حدیث کو اپنی تاریخ میں بیان کیا مگر علماء کے نزدیک یہ حدیث غلط اور موضوع ہے۔ (فوائد)

عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ میں نے حدیث الدم کے راوی روح بن غطیف کو دیکھا وہ ان کے پاس مجلس میں بیٹھا ہیں لیکن چونکہ ان کی حدیث ناقابل قبول سمجھی جاتی تھی اس لئے اس کے ساتھ بیٹھنے سے بے انتہا تقیرو الے شرم معلوم ہوتی تھی (صحیح مسلم ۱/۱۱)

۱۳۸- زبیر بن بکار بن عبد اللہ بن مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن زبیر بن عوام

راوی ابن ماجہ ... ام کلثوم بنت علی و سکینہ بنت حسین

یہ واقعات احادیث اصحاب ... ہے (میزان الاعتدال ذہبی ۱/...) ...

ابن اثیر ۵/۳۹۵ میں ہے کہ یہ علویوں کی ہجو کیا کرتا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ ۲۰۳ھ میں سلیمان بن ابی جعفر نے کہا کہ حیرت ہے کہ علویوں سے بھاگ کر دارالعراق چلا گیا کیونکہ زبیر علویوں کو برا بھلا کہتا تھا اور گالی دیتا تھا جس پر انہوں نے اسے دھمکایا کہ تجھے قتل کر دیں گے اس نے آکر اپنے چچا مصعب بن عبداللہ سے کہا کہ میرا حال معتصم خلیفہ تک پہنچا دو جب دیکھا کہ اس کا چچا ادھر توجہ نہیں دیتا بلکہ ناراض ہے اور ملامت کرتا ہے تو اس نے سلیمان سے شکایت کی کہ چچا کو راضی کر دو میرے بارے میں۔ اور سلیمان نے اس کے چچا سے شکایت کی کہ زبیر بن بکار کے حال پر کیوں توجہ نہیں کرتے۔ اس نے جواب دیا کہ زبیر بڑی جہالت ہے اور خواہش کرتا ہے کہ ہم اس کو بچائیں کہ وہ علویوں کو ناحق ناخوش کرتا ہے میں کسی طرح علویوں کی برائی اس کے (خلیفہ معتصم باللہ کے) سامنے بیان نہیں کر سکتا۔ تم بھی زبیر کو سمجھاؤ کہ وہ علویوں کی ہجو اور مذمت کرنے سے باز آئے (تاریخ کامل ابن اثیر ۵/۳۹۵)

۱۳۹- زبیر بن عوام

راوی بخاری

جنگ جمل میں عائشہ کے ساتھ تھے بعد کو کنارہ کش ہو گئے مگر عمرو بن جرموز کے ہاتھوں مارے گئے حضرت بیعت پہلے ملاحظہ قاتلان عثمان میں بتایا گیا ہے۔ تذکرہ خواص الامۃ میں ہے کہ ابن الاثیر جب ... تذکرہ خواص الامۃ اور عائشہ حدیث رسول کو یاد کرکے واپس ہونے لگیں تو طلحہ و زبیر نے کہا یہ جواب نہیں ہے اور پچاس آدمیوں سے گواہی دلوائی اس کا تذکرہ ص۳۹ پر ہے کہ امام شعبی کہتے ہیں کہ یہ پہلی جھوٹی گواہی ہے جو اسلام میں دی گئی۔

۱۴۰- زید بن عبدالرحمٰن کوفی

راوی ابوداؤد

مروج الذہب ص۱۱۵ پر ہے کہ اسی نے یوم کربلا ایک تیر مار کر امام حسین کے تالو کو زخمی کیا تھا۔

۱۴۱- زفر بن ہذیل (ابوالہذیل)

انہوں نے حدیث سنی مگر ان پر رائے کا غلبہ ہو گیا۔ زفر علم حدیث میں کوئی شے نہیں (طبقات ۶/۱۴۸)

زمخشری (صاحب تفسیر کشاف) دیکھو زیر عبدالرحمٰن بن کیسان الاصم

زنجی - دیکھو مسلم بن خالد

زہری - محمد بن مسلم

۱۴۲- زیاد بن عبداللہ - بکائی

محدث - راوی بخاری و مسلم (انسائیکلو پیڈیا پیسہ اخبار لاہور)

ابن ہشام نے ابن اسحاق کی کتاب کو زیاد بکائی کے واسطے سے نقل کیا۔ بکائی اگرچہ ثقہ کے شخص ہیں تاہم محدثین کے اعلیٰ معیار سے فروتر ہیں۔ ابن مدینی (بخاری کے استاد) کہتے ہیں بکائی ضعیف ہے اور میں نے اسے ترک کر دیا۔ ابوحاتم کہتے ہیں وہ استناد کے قابل نہیں۔ نسائی کہتے ہیں وہ ضعیف ہے (سیرۃ النبی شبلی ۱/۳۴)

۱۴۳- زیاد بن عبداللہ عامری م ۱۸۳ھ (کوفہ)

ترمذی نے وکیع سے نقل کیا ہے کہ یہ جھوٹا ہے (اسلام الصادق ص۹۲) محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں مگر ان سے حدیثیں لی گئی ہیں (طبقات ۶/۱۹)

۱۴۴- زیاد بن علاقہ

راوی صحاح ستہ

تقریب ص۱۲۳ میں ہے کہ یہ تابعی ہے۔ تہذیب ۳/۳۸۱ پر بھی اسے اہل بیت سے منحرف بتایا ہے۔

۱۴۵- زیاد بن میمون

کہا ابوداؤد نے خود اس نے مجھ سے اقرار کیا کہ میں نے سو حدیثیں وضع کی ہیں

میزان ۱/۳۸۰

۱۴۶۔ زید بن ارقم

راوی صحاح ستہ

یہ غدیر کی روایت کو قصداً چھپا گئے اور علی کی بددعا سے نابینا ہو گئے (دیکھو تہذیب ۳/۳۹۴ شواہد النبوۃ از جامی صفحہ ۱۶۸۔ مناقب مرتضوی از محمد صالح کشفی صفحہ ۲۰۹)
تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۱ پر ہے کہ بغض اہل بیت و امیر المومنین تمام محو روایت ہے۔

۱۴۷۔ زید بن ثابت (م ۔ ۳۴۴)

راوی بخاری و مسلم۔

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں کہ زید بن ثابت کے متعلق کہتے تھے کہ زید تم آج کے دن تک ہمیشہ ظالم و جابر رہے (منقول از استقصا ۳/۹۲ جلد ابا ذخیرہ کا پرلیں)۔
خود مسلم از زہری جلد ۱/۱۴۴ پر ہے کہ عمر بن خطاب، ابن عمر اور زید بن ثابت کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے۔

۱۴۸۔ زید بن حارث بدری

راوی صحاح ستہ

قاتلان امام حسین سے تھے۔ کربلا میں امام حسین نے جو خطبہ دیا تھا اس میں ہے کہ یہ بھی امام کو خط لکھ کر بلانے والوں میں سے تھا (ابن طاؤس ۵/۱۱۳ کامل ابن اثیر ۳/۲۸۷)

۱۴۹۔ زید بن حسن ابو مبارک حبشی

وضع کیں اس نے چالیس حدیثیں (میزان ۱/۳۶۳)

۱۵۰۔ زید بن رفاعہ ہاشمی (ابو الخیر)

کہا ابن جوزی نے کذاب وضاع دجال تھا۔ وضع حدیث میں مشہور و معروف تھا چالیس جھوٹی حدیثیں اس کی سرقہ کیں ابن ودعان نے میزان ۱/۳۴۴۔ دیکھو ابو نصر بن ودعان

۱۵۱۔ زید بن عبد اللہ بن مسعود ہاشمی (ابو القاسم)

متہم ہے وضع چالیس حدیث کے آداب میں (میزان ۱/۳۴۵)

۱۵۲۔ زید بن عیاش

راوی ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ

امام ابوحنیفہ نے کہا زید کی حدیثیں قبول نہیں کی جا سکتیں اور امام اہل حدیث نے اس میں طعن کو پسند کیا (ہدایہ صفحہ ۳۶ نولکشور)

۱۵۳۔ سالم بن ابی جعد کوفی

راوی بخاری و مسلم

طبقات المدلسین صفحہ ۲۳ میں ذہبی سے روایت ہے کہ یہ تدلیس کیا کرتا تھا۔ تہذیب ۳/۴۳۲ میں ہے کہ سالم ثوبان سے روایت کرتا ہے مگر یہ ان تک نہیں پہنچا۔

۱۵۴۔ سالم بن علاءؒ

راوی حدیث اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر و عمر

ابن معین اور نسائی نے ضعیف کہا (زنگ النجاۃ ۳/۸ بحوالہ میزان) دیکھو صفحہ ۳۹
صباح دیکھو عبد اللہ بن نمیر ساری دیکھو ابراہیم بن عباس (ابو اسحاق)

۱۵۵۔ سعد بن ابی وقاص

راوی بخاری

قتل عثمان میں شریک تھے (ملل و نحل شہرستانی بر حاشیہ ملل و نحل ابن حزم)
اس نے قتل کے بعد علی کی بیعت نہیں کی (طبری ۵/۱۵۵ عقد فرید ۱/۱۶۶ تذکرۃ خواص الامہ صفحہ ۳۲) بالآخر انہوں نے یزید کی بیعت کر لی تھی (تذکرۃ خواص الامہ صفحہ ۳۲)

۱۵۶۔ سعد بن طریف۔ اسکاف حنظلی

کہا ابن حبان نے یہ وضع کرتا تھا حدیث فی الفور (میزان ۱/۳۷۷)۔

۱۵۷۔ سعید بن ابی بردہ

راوی بخاری و مسلم

میزان الاعتدال ۱/۳۸۶ میں ہے کہ یہ آخر عمر میں بہکنے لگا تھا۔ شیعہ مذہب رکھتا تھا تہذیب ۴/۲۵ پر بھی یہی لکھا ہے اور لکھا ہے کہ یہ ان لوگوں سے روایت کرتا ہے جن سے اس نے روایت

کرتے نہیں سنا۔ (یعنی مدلس ہے۔ سماع کا نیز دیکھو طبقات ۶/۱۹۳۔

۱۵۸۔ سعید بن ابی عمران (ابو البختری طائی)

کثیر الحدیث۔ درمیان میں کوئی ذکر کئے بغیر ایک جمعیت سے وہ صحابہ سے روایت کرتا ہے مگر اس نے کسی صحابی سے نہیں سنا۔ طبقات ۶/۲۹۲

۱۵۹۔ سعید بن داؤد بن ابی زنبر

راوی بخاری

تہذیب ۴/۲۴ پر ہے کہ خطیب اس کی روایتوں کو منکر کہتا ہے ابن مدینی نے بھی اس کی تضعیف کی ہے عبداللہ بن نافع الصائغ نے اسے جھوٹا کہا۔

۱۶۰۔ سعید بن عامر۔ امری

راوی بخاری و مسلم

قتل عثمان میں یہ بھی شریک تھے (طبری ۵/۱۲۲)۔

قبر رسول کے پاس امام حسن کے دفن کئے جانے میں یہ مانع ہوا تھا۔ انساب الاشراف ص۶۰)

۱۶۱۔ سعید بن عبدالرحمٰن۔ قاضی

راوی بخاری و مسلم

تقریب ص۱۲۶ پر ہے کہ ابن حبان نے اسے ضعیف کہا ہے، ثقات کی زبانی جھوٹی باتیں نقل کرتا ہے ابو حاتم کہتے ہیں اس کی روایتوں سے احتجاج نہیں کیا جا سکتا۔

۱۶۲۔ سعید بن عروبہ۔ (غالباً سعید بن ابی عروبہ ہے)

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ یہ عمر بن عتبہ سے روایت کرتا ہے حالانکہ اس سے کچھ بھی نہیں سنا۔ (یعنی سعید مدلس ہے) یہی راوی حماد، عمرو بن دینار، ہشام بن عروہ، اسماعیل بن خالد، عبداللہ بن عمر، ابو بشر، زید بن اسلم، اور ابو الزناد سے روایت کرتا ہے حالانکہ اس نے کوئی حدیث ان حضرات سے نہیں سنی۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ کوفہ آیا تو سوائے مسعر، ہشام اور شریک کے سب کو تدلیس کرتے ہوئے دیکھا (تاریخ حدیث و محدثین ص۵۲۰)

۱۶۳۔ سعید بن فیروز (ابو البختری)

راوی بخاری و مسلم

موضوعات کبیر ملا علی قاری ص۴۳ حیات الحیوان دمیری جلد اول میں ہے کہ اس نے ہارون رشید کی خوشامد میں حدیث بیان کر دی کہ رسول اللہ کبوتر اڑایا کرتے تھے اس کے بعد علماء حدیث کہتے ہیں کہ اس حدیث مذکورہ و دیگر موضوعات کی وجہ سے اس سے حدیث لینا ترک کر دیا ہے۔

۱۶۴۔ سعید بن مرزبان۔ ابو سعد۔ کوفی

راوی بخاری

تہذیب ۴/۷۹ پر ہے کہ ابن معین نے کہا یہ غیر معتبر ہے۔ عمرو بن علی کہتے ہیں یہ ضعیف منکر الحدیث ہے ابو زرعہ کہتے ہیں اس کی حدیث منکر ہوتی ہے یعقوب بن سفیان بھی کہتا ہے یہ ضعیف تھا۔ ابن حبان کہتے ہیں اس کو وہم بہت ہوتا ہے اور فاحش غلطی کرتا ہے۔

۱۶۵۔ سعید بن مسیب — م ۹۴ھ۔ ۹۵ (تاریخ حدیث و محدثین)

البصریہ

سعید سے جب علی زین العابدین کی نماز جنازہ پڑھنے کو کہا گیا تو اس نے جواب دیا کہ مجھے مسجد میں دو رکعت پڑھنا اس مرد صالح کے پاس مکان صالح میں حاضر ہونے سے زیادہ پسند ہے۔ بخلاف اس کے سلیمان بن یسار نے امام کی نماز جنازہ پڑھی اور کہا کہ جنازہ میں حاضر ہونا نفل نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے (طبقات ۵/۱۶۰) سعید بن مسیب نے زمانہ حجاج میں منبر پر سے سنا کہ جو شخص معلوم ہوگا کہ اس نے حجاج کے غسل نہیں کیا تو وہ اسے ... لے ... ؟ اس پر ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے کیا کیا ہے انہوں نے کہا نہیں (دیکھا ...) طبقات ۵/۱۲۸ ... کی سند البصرہ سے ہے جن کے وہ راوی تھے۔ طبقات ۵/۱۲۹۔

١٦٦- سعید بن جبیرہ

راوی خلاف قیس بن ساعدہ

ابن حبان نے کہا تو وہ لوگوں سے جھوٹی حدیثیں روایت کرتا تھا۔ یا تو وہ خود حدیثیں تصنیف کرتا تھا یا لوگ اس کیلئے بنا دیتے تھے۔ سیرۃ النبی ١/١٢٥۔

١٦٧- سفیان بن سعید ثوری (المعروف سفیان ثوری) م شعبان ١٦١ھ بصرہ۔

راوی بخاری

تقریب صفحہ ١٢٨ پر ہے کہ کبھی کبھی سفیان ثوری تدلیس (غلط بیانی) کرتے تھے۔ تہذیب ٤/١١٥ پر بھی ان کی تدلیس کا ایک واقعہ عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے۔

عقد فرید ٣/٣ پر ہے کہ یہ نبیذ پیتے تھے۔ ابن حجر مکی کی قرات الاصاق ٩٨ میں بھی ہے کہ یہ نبیذ کے جائز ہونے کے قائل تھے۔ مجالس ابرار شیخ محمد طاہر حنفی اور فتاویٰ مجموعہ محمد بن علی خوکانی میں ہے کہ حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبدالرحمان عرف ابو شحمہ کو بسبب نبیذ پینے کے حد ماری تھی۔

قتول البرق محرقۃ اللالام صفحہ ٣٣ پر ہے کہ امام جعفر صادق نے ان کو دربار داری سلاطین کی وجہ سے اپنے پاس سے نکال دیا تھا۔ طبقات شعرانی صفحہ ٣٥ جلد ١ پر ہے کہ امام جعفر صادق سے جبہ صوف پہننے پر اعتراض کیا تھا حالانکہ خود جبہ کے اندر ملائم ریشم کا لباس پہنے ہوا تھا۔

یہ ضعیف راویوں سے حدیث لیتے ہیں (طبقات ٦/٢٥٦ - ٦/٢٥١ - ٦/٢٥٩)
حدیث کے امیر المومنین ہیں مگر تدلیس کرتے ہیں (تاریخ حدیث و محدثین ٢/١٤٢)

١٦٨- سفیان بن عیینہ (المعروف ابن عیینہ)

تدلیس فی الحدیث کرتے تھے اور تدلیس کرتے وقت ثقہ راوی کا حوالہ دے دیتے تھے (تاریخ حدیث و محدثین ٢/٢)

١٦٩- سلیمان بن داؤد (المعروف ابو داؤد طیالسی) م ٢٠٣ھ عمر ٧٢ سال
کثیر الحدیث اور ثقہ ہیں لیکن بسا اوقات غلطی کر جاتے ہیں (طبقات ٧/٢١٨)

١٧٠- سلیمان بن زید محاربی

راوی بخاری

تقریب صفحہ ١٥١ پر ہے کہ یہ ضعیف ہے۔ تہذیب ٤/١٩٣ پر ہے کہ ابن معین اسے غیر معتبر کہتے ہیں۔ اس کی حدیث ایک پیسہ کی بھی نہیں۔ امام نسائی بھی غیر معتبر کہتے ہیں۔

١٧١- سلیمان بن عبدالرحمان - دمشقی

راوی بخاری

تقریب صفحہ ١٥٣، تہذیب ٤/٢٠٩ پر ہے کہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ یہ شخص (غلط کار) ہے بقول یحییٰ بن معین تدلیس کرنے والے کا [illegible] حلال ہے (تہذیب ٤/٢٠٩)

١٧٢- سلیمان بن عثمان فوزی

خود میزان میں ہے ان کی چار پانچ حدیثیں ان کے موضوعات سے کھلی ہوئی ہیں۔ ابو زرعہ نے کہا منکر الاحادیث منکر الحدیث (میزان ١/٤٢٣)

١٧٣- سلیمان بن عمر (ابو داؤد نخعی)

کذاب ہے۔ بہت عابد زاہد تھا۔ نہایت پرہیزگار تھا ظاہر میں مگر حدیثیں وضع کرتا تھا (میزان ١/٤١٤) - محدثین اس کو غلط [illegible] سمجھتے تھے (؟)

١٧٤- سلیمان بن عیسیٰ بن نجیح - سنجری

کتاب جوزجانی میں کذاب معروف ہے کہ یہ ابن عدی نے کہا وضع کرتا تھا حدیث کی اس کی تصنیف ایک کتاب تفضیل العقل ہے وہ جعلی ہے۔ وہ راوی ہے اس حدیث کا ان اللہ عجب [illegible] ابوبکر عمر عثمان وعلی [illegible]

١٧٥- سلیمان بن مہران (المعروف اعمش)

راوی صحاح ستہ

تقریب صفحہ ١٣٦ پر ہے کہ تدلیس کرتے تھے۔ تہذیب ٤/٢٢٢ پر بھی ان کو مدلس کہا گیا ہے۔ عقد فرید ٣/٣ میں ان کو نبیذ خوار کہا گیا ہے۔ یہ تدلیس کرتے تھے (تاریخ حدیث و محدثین [illegible])

۱۷۶۔ سمرہ بن جندب

راوی صحاح ستہ

ابو حنیفہ اپنی جماعت اس پر متہم سمجھتے تھے (دیکھو ذیل انس بن مالک) اغانی کا جز سوم ابو بکر شہاب ص۲۵ ... نقل کیا ہے ... شرح نہج البلاغہ ج۱ حاشیہ پر ہے کہ معاویہ نے سمرہ بن جندب سے کہا میں تجھ کو ایک لاکھ درہم انعام دیتا ہوں تو مرت (اتنا کر) کہ لوگوں سے بیان کرتے پھر کہ قرآن کی آیت (ومن الناس من یعجبک ...) علی کی شان میں نازل ہوئی اور آیت (ومن الناس من یشری نفسہ ...) علی کے قاتل عبدالرحمن بن ملجم کی شان میں نازل ہوئی مگر سمرہ نے اس کو منظور نہیں کیا۔ تب معاویہ نے کہا دو لاکھ دیتا ہوں اس پر بھی سمرہ نے انکار کیا تب معاویہ نے کہا چار لاکھ درہم دے دوں گا اس جھوٹی روایت کو منظور دو آخر سمرہ بن جندب نے منظور کیا اور اس بات کی حدیث گھڑ دی۔

طبری ج۶ ص۱۳۲ پر ہے کہ ایک مقتدا دستے بصرہ میں اپنا قائم مقام بنایا تو اس نے آٹھ ہزار بے گناہوں کو قتل کرا دیا۔ کسی نے کہا تو ڈرتا نہیں ہے ... قتل کرتا تب بھی نہ ڈرتا ابو سوار عدوی کہتا ہے ... ایک دن صبح سمرہ نے ۴۷ آدمی ... کو قتل کیا جو حافظ قرآن ... تھا ... امام حسین سے الگ ... ابن زیاد کی فوج میں ایک افسر بنا کر آیا تھا۔ (شرح ابن ابی الحدید ج۱ ص...)

۱۷۷۔ سوید بن ابراہیم۔ بصری عطار (ابو حاتم)

ابن عدی نے اس کے ترجمہ میں چند حدیثیں نقل کی ہیں پھر کہا بعضہا لا یتابع علیہا احد اور ابن حبان نے کہا فاسق ... (میزان ج۱ ص...)

۱۷۸۔ سوید بن سعید حدثانی

راوی بخاری

تقریب ص۱۴۱ پر ہے ... تدلیس کرتا ہے۔ تہذیب ج۴ ص۲۷۲ پر ہے ابو بکر اسماعیلی کہتے ہیں کہ بسبب تدلیس میرے دل میں سوید کی طرف سے بدگمانی ہے۔ نیز اسی کتاب کے ص۲۷۳ پر ہے کہ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ اگر میرے پاس ... اور گھوڑا ہوتا تو میں

سوید سے لڑتا۔

۱۷۹۔ سیف بن عمر۔ تمیمی برجمی کوفی   م ۔ ۱۰۰ھ

راوی ترمذی ابن ماجہ۔ مصنف الفتوح والردۃ والجمل و المسیر عائشہ

بے شمار گمنام اور مجہول الحال لوگوں سے روایت کرتا ہے اس کی حدیثیں بہت ضعیف ہیں اور کچھ نہیں ... متروک ہے حدیثیں گھڑتا تھا۔ ساقط الروایہ ہے معتبر اور ثقہ لوگوں سے منسوب کر کے بکثرت احادیث روایت کرتا ہے اس کی زیادہ حدیثیں منکر ہیں اور وضع ... کے ساتھ متہم ہے (فہرست ... ص...) میزان الاعتدال ج۱ ص۴۳۸۔ تہذیب التہذیب ج۴ ص۲۹۵ طبع دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۲۵ھ) سیف بن عمر ضعیف متروک غیر ثقہ اور ... تھا۔ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ (حقیقت خلافت و ملوکیت از محمود احمد عباسی ص۱۲۰)۔

علامہ سیوطی نے لالی مصنوعہ احادیث موضوعہ میں ایک حدیث لکھ کر اس سیف بن عمر کی طرف بیان کیا کہ "یہ حدیث موضوع ہے اس کے سلسلہ اسناد میں سب کا سب ضعیف ہیں سب سے زیادہ ضعیف خود سیف ہے"

۱۸۰۔ سیف بن محمد کوفی

خواہر زادہ سفیان ثوری کا ہے۔ کذاب خبیث۔ کذاب تھا۔ (میزان ج۱ ص۴۴۲)

۱۸۱۔ شداد بن اوس بن ثابت   م ۵۸ھ عہد معاویہ

حسان بن ثابت (شاعر رسول) کے بھتیجے ہیں کعب الاحبار سے روایت کرتے ہیں (دیکھو
نیز دیکھو کعب الاحبار

۱۸۲۔ شرحبیل بن سعد

یہ شخص متہم فی الحدیث تھا۔ (مقدمہ مسلم ج۱ ص۱) ان سے حدیثیں مروی ہیں مگر ان سے استدلال نہیں کیا جاتا۔ (طبقات ج۵ ص۳۰۹)

۱۸۳۔ شریح۔ قاضی

راوی بخاری، ابو داؤد، نسائی

شرح ابن ابی الحدید ۱/۳۶۳ میں ابو نعیم اصفہانی سے مروی ہے کہ تین آدمی کبھی علی پر ایمان نہ لائیں گے مسروق، مرہ، قاضی شریح۔ اخبار الطوال صفحہ ۲۱۳ پر ہے کہ جب ابن زیاد نے ہانی بن عروہ کو قتل کرنے کا حکم دیا تو بنی مذحج جمع ہو گئے ابن زیاد کے ڈر اور قاضی شریح کے ذریعے بنی مذحج کو غلط بیانی کر کے مطمئن کر دیا۔

۱۸۴۔ شریک بن عبداللہ قاضی کوفہ — ۲-۱۷۷ھ بعہد ہارون

ثقہ کثیر الحدیث۔ صحیح احادیث کے ساتھ غلط احادیث بھی روایت کر دیتے تھے۔

طبقات ۶/۳۰۲

۱۸۵۔ شعبہ (عبداللہ بن عباس کے غلام) م۔ بعہد ہشام اموی

ان کی بہت سی احادیث ہیں مگر ان سے استدلال نہیں کیا جاتا۔ طبقات ۵/۲۹۱ ضعفاء سے روایت کرتے ہیں (طبقات ۷/۳۲۱)۔ مالک بن انس نے ان سے روایت نہیں کی (طبقات ۵/۲۹۱) نیز دیکھو ذیل محمد بن عبدالرحمن۔

شعبی۔ دیکھو عامر بن شراحبیل

۱۸۶۔ شقیق بن سلمہ اسدی۔ کوفہ

راوی بخاری و مسلم

شرح ابن ابی الحدید (۱) صفحہ ۳۶۴ جلد ۴ میں ہے کہ یہ عثمانی تھا۔ علی کا مخالف اور معادی ہے عبدالرحمن سلمی بیان کرتے ہیں شقیق سے کل عہد پر احتیاط کرو اس لئے کہ یہ شقیق خوارج کے عقائد کو درست جانتا تھا (صحیح مسلم ۱/۱۴)

۱۸۷۔ شمر بن ذی الجوشن

راوی بخاری و مسلم

مشہور قاتل امام حسین ہے علامہ ذہبی اس کو ناقابل روایت سمجھتے ہیں (میزان الاعتدال ۱/۴۴۹)

۱۸۸۔ شیبان بن فروخ حبطی

راوی مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی

تقریب صفحہ ۱۴۵ پر ہے کہ یہ ذہبی اور ثقہ تھا۔ میزان ۲/۲۱۱ پر ہے کہ شیبانہ لکھا کہ ۵۰ ہزار احادیث ان سے بیان کی گئیں۔

۱۸۹۔ شبث بن ربعی

راوی ابوداؤد۔ نسائی

تقریب صفحہ ۱۴۲ پر ہے کہ یہ قتل عثمان میں شریک تھا پھر علی کے ساتھ رہا پھر خارجی ہو گیا پھر توبہ کی۔ پھر قتل حسین کیلئے کربلا میں ابن زیاد کی فوج میں موجود تھا۔ نیز یہی تہذیب ۴/۳۰۳ پر لکھا ہے۔

۱۹۰۔ صالح مری

حماد نے کہا صالح مری جھوٹا ہے۔ جانتے ہو کہا صالح جھوٹا ہے (صحیح مسلم ۱/۱۷)
سفیان ثوری کہتے ہیں کہ بصرہ باقصہ گر رہے تھے آپ ان کو پسند نہیں فرماتے تھے

طبقات ۷/۳۴۶

۱۹۱۔ صخر بن حرب اموی (المعروف بہ ابوسفیان اموی)

راوی بخاری

باتفاق مفسرین یہ شجرہ ملعونہ میں سے ہے جس پر قرآن میں لعنت وارد ہوئی ہے اور ثم انکالا الرجیم تحت زیر حاشیہ تاریخ کامل ۳/۳۳۳ طبع مصر)۔

خود حضور نے اس پر اس کے بیٹے اور پوتے پر لعنت کی ہے (نصائح کافیہ صفحہ ۱۴۱۔ تفسیر ابن کثیر برحاشیہ ... سبط ابن جوزی کا ثمرات الاوراق ۱/۳۴)

تاریخ طبری ۱۲/۳۲ طبع مصر میں ہے کہ معاویہ اور اس کا باپ ابوسفیان ہمیشہ تمام عمر رسول کے دشمن رہے اور کراہت سے مسلمان ہوئے۔

۱۹۲۔ ضحاک بن مزاحم

مفسر قرآن

یہ دو سال اپنی ماں کے پیٹ میں رہا پھر پیدا ہوا۔ (طبقات ۶/...)

۱۹۳- عزار بن حریث - تیمی

راوی بخاری

یحییٰ بن معین کہتے ہیں کوفہ میں دو بڑے جھوٹے ہیں ایک ابو نعیم نخعی اور دوسرے عزار بن حریث۔ خود امام بخاری نے اور نسائی نے اسے متروک الحدیث قرار دیا۔ دارقطنی نے اس کو ضعیف کہا (تہذیب ۷/۲۰۴)

طبری (مورخ) دیکھو محمد بن جریر بن یزید طبری

۱۹۴- طلحہ بن زید رقی

کہا جاتا ہے کہ قریشی تھا۔ اس کی موضوعات میں یہ روایت زیادہ مشہور ہے۔ ان رسول اللہ قال لعن استعدی فی الدنیا ولی فی الاخرۃ۔ کہا علی بن مدینی نے طلحہ وضع حدیث بناتا اور کہا اس حدیث سے نہ لکھی جائے اس کی حدیث (میزان ۱/۳۴۸)

۱۹۵- طلحہ بن عبداللہ - تیمی - قریشی

راوی بخاری

قتل عثمان میں شریک تھے (کامل ابن اثیر ۳/۱۱۳) جنگ جمل کے دوران مروان نے یہ کہہ کر تیر سے ہلاک کر دیا کہ میں نے قتل عثمان کا بدلہ لے لیا حالانکہ دونوں ایک ہی لشکر میں عائشہ کے ساتھ تھے۔ (ابوالفداء ۱/۱۷۳ - عقد فرید ۳/۸۶ - تہذیب ۵/۲۲)

۱۹۶- طلق بن حبیب

راوی بخاری و مسلم

فرقہ مرجیہ میں سے ہے (تقریب ص۱۴۳ - طبقات ۷/۲۲۵) سعید بن جبیر نے حماد بن زید سے کہا کہ تم طلق بن حبیب کے پاس نہ بیٹھا کرو۔ حماد کہتے ہیں کہ طلق فرقہ مرجیہ کا تھا (تہذیب ۵/۳۱ - طبقات ۷/۲۲۶)

۱۹۷- عائشہ بنت ابی بکر

راوی بخاری و مسلم

معاویہ نے تو صرف ایک ہی خلیفہ راشد (علی) کے خلاف بغاوت کی تھی وہ بھی مسلمانوں اور حکومت اسلامیہ پر اقتدار حاصل کرنے کی لالچ میں۔ مگر عائشہ نے دو خلفائے راشدین (عثمان و علی) کے خلاف بغاوت کی۔ عثمان پر تو آپ کا فتویٰ صادر کیا۔ ان کو کافر، نعثل یہودی کہا (دیکھو اعثم کوفی) امام حسن کو قبر رسول کے پاس دفن ہونے کی اجازت دے کر مکر گئیں اور ان کے دفن میں مانع ہوئیں (اعثم کوفی وغیرہ)

۱۹۸- عاصم بن علی بن عاصم — م - رجب ۲۲۱ھ

راوی بخاری

کشف الاحوال فی نقد الرجال ص۵۵ پر ہے یحییٰ بن معین نا قابل اعتبار ہے۔ تہذیب جلد ۵ ص۵۰ پر ہے کہا ابن معین نے ضعیف ہے۔ ناقابل اعتبار ہے۔ ثقہ نہیں ہے۔ کذاب ابن کذاب ہے۔ نسائی اسے ضعیف کہتے ہیں۔ حدیث میں معروف نہیں ہیں روایات میں بہت غلطیاں کرتے ہیں (طبقات ۷/۳۲۵)

۱۹۹- عامر بن ابو موسیٰ اشعری (المعروف بہ ابو بردہ اشعری)

راوی بخاری، مسلم، نسائی

یہ علی کو گالی دیا کرتا تھا (شرح ابن ابی الحدید ۱ جز ۴ ص۱۶) اس نے عمار یاسر کے قاتل کا ہاتھ چوما اور کہا کہ جہنم کی آگ تیرے ہاتھوں کو نہیں جلا سکتی (ایضا) ابو بردہ کے روایاتی حالات زندگی میں قطعی معلومات کا فقدان نظر آتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ خواہش کارفرما نظر آتی ہے کہ ان کے نام کو پہلی صدی ہجری کے نظام اسلامی عدلیہ کے تاریخ الوقت نظام کی تصویر میں کسی نہ کسی طرح بٹھا دیا جائے۔ ایک اور روایت سے مترشح ہے کہ ابو بردہ کے والد ابو موسیٰ اشعری کو معاذ بن جبل کے مقابلہ میں بڑھایا جائے ابو بردہ کی شہرت ابو حاتم رازی کے وقت تک بحیثیت قاضی ہو چکی تھی اور اس کے بعد یہ شہرت برابر ترقی کرتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ساتھ ان شیوخ کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا جن سے وہ روایت کرتا ہے۔ حتیٰ کہ ابن حجر نے ابن سعد کی طرف یہ قول منسوب کر دیا کہ ابو بردہ ثقہ اور بہت سی روایات کا راوی ہے حالانکہ ابن سعد نے اس قسم کا کوئی بیان نہیں دیا تھا (اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جلد

(پنجاب یونیورسٹی ۲/۹۹)

۲۰۰- عامر بن شراحیل (المعروف شعبی) م ۱۹-۱۰۳ھ

راوی بخاری و مسلم

تذکرۃ الحفاظ ذہبی ص ۷۹ پر ان کی شطرنج بازی کا تذکرہ ہے۔

حیاۃ الحیوان دمیری ۲/۱۰۶ ص ۲۹۱ پر ان کی شطرنج بازی کا تذکرہ ہے۔ امام بیہقی نے ان کو جوا کھیلنے والوں کی فہرست میں لکھا ہے۔ مشتاقاً روایت کرتے (طبقات ۶/۲۴۸)

آپ روایت میں الفاظ کی پابندی ضروری نہیں سمجھتے تھے (طبقات ۶/۲۵۱)

۲۰۱- عباد بن کثیر

عبداللہ بن مبارک نے سفیان ثوری سے کہا کہ عباد بن کثیر کی حالت سے آپ واقف ہیں یہ اگر کوئی حدیث بیان کرتے ہیں تو عجیب بیان کرتے ہیں۔ کیا آپ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ ہم لوگوں سے یہ کہہ دیں کہ عباد کی حدیث نہ لیں۔ سفیان ثوری نے کہا بے شک ایسا ہی کیجیے۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں کسی مجلس میں جاتا اور وہاں عباد کا ذکر آ جاتا تو عباد کی دینداری کی تو تعریف کر دیتا مگر یہ بھی کہہ دیتا کہ ان کی روایت نہ لیا کرو (صحیح مسلم ۱/۱۰) عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ میں شعبہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اس عباد بن کثیر کی حدیث سے بچو (صحیح مسلم ۱/۱۳)

۲۰۲- عباس بن حسین قنطری

راوی بخاری

تہذیب ۵/۱۱۲ میں ہے کہ ابن ابی حاتم اپنے باپ سے نقل کرتے تھے کہ وہ (عباس) مجہول الحدیث ہے۔

۲۰۳- عبدالاعلیٰ بن عامر - ثعلبی

یہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ سفیان ثوری اور اسرائیل ان سے روایت کرتے تھے (طبقات ابن سعد ۶/۲۳۹)

۲۰۴- عبداللہ بن ابی جعفر

کہا محمد بن حمید رازی نے کہ میں نے سنا اس سے دس ہزار حدیثیں اور پھینک دیا کہ وہ فاسق تھا۔ (میزان ۲/۲)

۲۰۵- عبداللہ بن ابی [illegible] (معروف ابو بکر)

[illegible] دجال سفیان کو اسد کرتے تھا، دغا باز تھا ان کے یہاں (قول [illegible]) صحیح مسلم موضوعہ [illegible] فاطمہ نے ابو بکر عمر سے بات کرنا چھوڑ دی تھی اور وصیت کی تھی کہ وہ لوگ میرے جنازے پر نہ آئیں (بخاری [illegible] بخاری [illegible] مسلم [illegible] طبع مجیدی پریس دہلی۔

قول [illegible] ہر نماز میں تیرے لئے بددعا کروں گا [illegible] اس [illegible] کے ان کا اسلام [illegible] اس واسطے تھا [illegible] سے [illegible] کے حالات [illegible] اسلام کو [illegible] کے معلوم ہوچکے تھے [illegible] (تاریخ الخلفاء سیوطی بروایت ابن [illegible])

انہوں نے حدیثیں بنا لیں [illegible] (نیز دیکھو [illegible] عبدالرحمان بن [illegible])

۲۰۶- عبداللہ بن حبیب (المعروف بہ ابو عبدالرحمن سلمی)

راوی صحاح ستہ

ایک مرتبہ علی نے کوفہ میں مال تقسیم کیا اور اسے اس میں سے کچھ نہ ملا تو علی سے عداوت رکھنے لگا (شرح ابن ابی الحدید ۱/۳۶۸) حضرت عثمان سے روایت کرتے ہیں مگر بقول شعبہ انہوں نے عثمان سے کچھ نہیں سنا (طبقات ۶/۱۷۱) دیکھو عبدالرحمان بن کیسان۔

۲۰۷- عبداللہ بن حرب صنعانی

کہا ابن حبان نے کہ یہ دجال تھا عبدالرزاق اور دوسرے شیوخ عراق پر وضعی حدیثیں بنایا کرتا تھا اس نے عبدالرزاق سے ایک کتاب روایت کی جو سب وضعی ہے میزان ۲/۲۶

۲۰۸- عبداللہ بن زبیر

راوی صحاح ستہ

استیعاب برحاشیہ اصابہ ۱/۴۲ میں ان کے معائب لکھے ہیں۔ بخیل، بداخلاق بہت بڑے
طبیعت میں حسد و رشک۔ محمد حنفیہ کو مدینہ سے اور ابن عباس کو مکہ سے نکلوا دیا اس نے چالیس دن
تک نماز میں نبی پر درود نہیں بھیجا (علامہ ابوبکر شہاب: تفسیر کا زص ۹۳) تاریخ اسلام
از امیر علی میں ہے کہ ابن زبیر جیسا جاہ پرور، بنو ہاشم کا دشمن مزاج کا بخیل اور کنجوس تھا۔ امام
حسین کے مکہ چھوڑنے پر ابن عباس نے اس کی بابت کہا "اب تو ابن زبیر کی آنکھوں میں
ٹھنڈک پڑ گئی" پھر عبداللہ بن زبیر کو دیکھ کر کہا "تم جو چاہتے تھے وہ ہوگیا۔ حسین نکل چلے
گئے اور حجاز کو چھوڑ کر جا رہے ہیں" پھر ایک شعر پڑھا جس کا مطلب یہ ہے کہ
اے چنڈول اب میدان خالی پڑا ہے جس جگہ چاہے دانہ چگ اور جہاں چاہے انڈے
دے اور ساز و آواز کر (تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۲۲۳۔ کامل ابن اثیر ۴/۱۶)

ابن زبیر نے محمد حنفیہ اور ان کے ساتھیوں کی بیعت نہ کرنے پر ان کا محاصرہ کیا
اور انہیں ایذا دی۔ محمد حنفیہ کا قصد مدینہ جانے کا تھا) کیا ان کو دشنام دہی کا اظہار کیا اور ان
کے عیوب نکالے انہیں اور بنی ہاشم کو گھیر کر ایک شعب میں رہنے کا حکم دیا اور ان پر
نگران مقرر کئے جو پہرہ دیتے تھے ان میں یہ بھی تھا کہ یا تو تم لوگ ضرور بیعت کرو
گے یا میں تم لوگوں کو ضرور بالضرور آگ سے جلا دوں گا جس سے ان لوگوں کو اپنی جان
کا خوف ہوا۔ (طبقات ۵/۱۱۴)

۲۰۹۔ عبداللہ بن زید (ابوقلابہ)

راوی بخاری

علی بن ابی طالب پر حملہ کرتا تھا اور اس نے آپ سے ایک روایت نہ کی (تہذیب
التہذیب ۵/۲۲۵)۔

ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں کہ وہ مدلس تھا۔

کتاب اسماء مدلسین میں ہے کہ ابوقلابہ عبداللہ بن زید کی بابت ذہبی لکھتے ہیں کہ
محدثوں میں جن سے ملا تھا اور ان محدثوں میں جن سے نہیں ملا تھا تدلیس کیا کرتا تھا اس
کے پاس حدیث کی کتابیں تھیں جن میں تدلیس کیا کرتا تھا۔

تہذیب التہذیب جلد ۵ میں ہے کہ ابن التین شارح بخاری ناقل ہیں کہ ابوقلابہ
نے عمر بن عبدالعزیز سے مسئلہ قسامت کے متعلق روایت بیان کی جس کے مطابق عمر بن
عبدالعزیز نے فیصلہ دے دیا اس پر ابوالحسن علی بن القاسی کہتے ہیں کہ تعجب ہے عمر بن
عبدالعزیز سے کہ باوجودیکہ وہ کیسے جید عالم تھے انہوں نے ابوقلابہ سے کیونکر دھوکا کھایا
تیر انتخار تو "بلا" یعنی العقول عمل ہے۔

۲۱۰۔ عبداللہ بن مسلم

راوی بخاری، ابوداؤد، نسائی

تقریب ص ۱۲ میں ہے کہ یہ ناصبی تھا۔ تہذیب ۶/۲۴۸ میں ہے کہ یہ کہا کرتا تھا کہ علی نے
ابوبکر و عمر کے قتل میں اعانت کی۔ ابوداؤد اس کی بہت مذمت کرتے تھے۔

۲۱۱۔ عبداللہ بن مسلمہ

اس راوی کا حافظہ اچھا نہ تھا چنانچہ اس نے رسول اللہ سے عید الاضحی کے احکام
حجرہ کاٹنے کے وقت ایک حکم غلط نقل کر دیا۔ قرآن میں حکم تھا کہ باپ کی صورت نہ اطاعت کرو
اور اس نے یہ بجائے اس کے یوں بیان کر دیا کہ میدان جہاد سے نہ بھاگو (تہذیب التہذیب ۶/
۲۹ میں تفصیل ہے)

۲۱۲۔ عبداللہ بن عمر ۱۔ ص ۲۲۴

راوی صحاح ستہ

انہوں نے حدیث بیان کی کہ مردہ پر رونے سے اس پر عذاب ہوتا ہے تو عائشہ
نے اس کی تکذیب کی اور آیہ قرآنی سے اس کا رد کیا (بخاری ۱/۱۲۲)
ایک مرتبہ انہوں نے کہا رسول اللہ نے رجب میں عمرہ کیا ہے تو عائشہ نے کہا ہرگز
نہیں (صحیح مسلم مع نووی ۱/۴۰۹ طبع دہلی)
ابن خلدون اردو ۲/۱۲ پر ہے کہ معاویہ نے عبداللہ بن عمر کی بیعت کو ان کو ایک ہزار
درہم بھیجے تو انہوں نے کہا میں اپنا دین ایسی چیز پر فروخت نہیں کرتا۔ جب معاویہ نے ایک

ملک دو ہم کر دے تو قبول کر لیے (دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر ج۳) اور یزید کی بیعت

پر تیار ہو بیعت کر لی (دیکھو طبری ج۵)

۲۱۳- عبداللہ بن عمرو بن عاص   م - ۶۵ھ

راوی بخاری

بخاری (ج۲) ص۱۰۴۳ طبع مصر میں محمود و محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ معاویہ کے سامنے انہوں نے (عبداللہ بن عمرو) نے ایک روایت بیان کی کہ عنقریب قحطان میں ایک بادشاہ ہوگا تو معاویہ غصے سے کھڑے ہو گئے کہ تم لوگ ایسی روایتیں کرتے ہو جو نہ قرآن میں ہیں اور نہ حدیث میں۔ یہ لوگ تمہارے جاہل ہیں۔ [illegible] سے عبداللہ بن عمرو بن عاص کو جہلا اور جاہل بتایا

جنگ صفین میں یہ معاویہ کی طرف سے شریک تھے (اسد الغابہ ج۳ ص۲۳۳) عجیب بات ہے عبداللہ [illegible] ان کا باپ عمرو بن عاص معروف [illegible] کا قاتل [illegible] (تذکرۃ الحسین) نیز خود عمرو عاص [illegible] کی ولدیت چار مردوں کی طرف منسوب تھی۔

عبداللہ بن عمرو عاص کو اہل کتاب کی کتب کا ایک بار شتر ہاتھ لگ گیا تھا اس سے عبداللہ نے قصص بنی اسرائیل اور روایات یہود اس کثرت سے بیان کیں کہ ان کی احادیث کی تعداد ابو ہریرہ کی بیان کردہ حدیثوں سے بھی بڑھ گئی (دیکھو [illegible] ص۱۵۴)

۲۱۴- عبداللہ بن قیس بن سلیم (المعروف بہ ابو موسیٰ اشعری)   م - ۵۲ھ [illegible]

راوی بخاری و مسلم

[illegible] رسول اللہ نے ابو موسیٰ پر بیعت عقبہ کے موقع پر لعنت کی (دیکھو [illegible])

[illegible] ابو موسیٰ دشمن [illegible] اور علی سے لڑنے والا ہے

(تذکرہ ابن ابی الحدید ج۳) [illegible] ابو موسیٰ [illegible] ص۱۹۲ [illegible]

[illegible] (طبری [illegible])

[illegible] ابو موسیٰ [illegible] الاسلام اور [illegible] کا [illegible] جانا [illegible] الفاروق

حصہ دوم)

۲۱۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر - ابوالقاسم قزوینی۔   م - ۳۱۲ھ

فقیہ قاضی شافعی

مذہب شافعی کا بڑا امام تھا جس کا مصر میں بہت بڑا حلقہ تھا اور جہالت و تقویٰ ظاہر کرتا تھا بہت سی حدیثیں وضع [illegible] اور بہت سے نسخ روایت اس نے زیادہ کیا جس سے [illegible] ہوا اور اس کے سامنے اس کی کتابیں جلائی گئیں۔ کہا جاتا ہے اس نے کتاب سنن شافعی تصنیف کی جس میں دو سو کے قریب حدیثیں ایسی ہیں کہ ہرگز شافعی نے بیان نہیں کیں۔ (میزان ج۲ ص۴۷)

۲۱۶- عبداللہ بن محمد بن سنان

راوی [illegible] (ابن [illegible]) ابو داؤد [illegible]

حدیثیں [illegible] تھا (ابن عدی) [illegible] ہے ([illegible]) واضع حدیث ہے (ابن حبان و ابو نعیم) اس کا باپ محمد بن سنان بھی کذاب تھا ابو داؤد (دیکھو میزان الاعتدال ذہبی و تہذیب التہذیب ابن حجر عسقلانی۔

حضرت ابوبکر رسول اللہ کے عہد میں بلکہ بعد رسول چند ماہ تک مدینہ میں نہ رہتے تھے بلکہ اپنے سسرال مقام سنح میں جو مدینہ سے ۲ میل دور تھے مقیم رہے پھر مدینہ آکر مقیم ہوئے۔ (طبقات ج۳ ص۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴ - تاریخ اسلام از شرقی امرتسری ص۱۹۱) ایسی صورت میں نہ معلوم [illegible] سے آگیا جو لکھا گیا۔ ناقل اس روایت کے [illegible] لئے دیکھو شیخ سلیمان [illegible] ابن عباس۔

۲۱۷- عبداللہ بن مسعود۔

راوی بخاری و مسلم

حضرت عمر نے ان کو روایتیں بیان کرنے پر قید کر دیا تھا (الفاروق شبلی)

حضرت [illegible] ص۲۲۳ [illegible] کیا کرتے تھے اور [illegible] البلاغہ میں ہے

کہ یہ دو مردوں کو ہی نبیذ پلایا کرتے تھے (ساقی گری ہی کرتے تھے) حالانکہ نبیذ حرام ہے
اور حضرت عمر نے اپنے بیٹے ابو شحمہ کو نبیذ پینے پر سزا دی تھی (دیکھیں المعزز فی الحدیث
معزز طبع معروف ابو الحسنات ابن سعد)

۲۱۸۔ عبداللہ بن وہب

علمائے مصر۔ محدث آپ قریش کے آزاد کردہ غلام ہیں علم کے بحر زخار اور
ان روایات میں فرق نہیں جیسی حدثنا کہا ہے اور تدلیس کیا کرتے تھے (دیکھئے ص۵۸۸)

۲۱۹۔ عبدالرحمن بن ابزی ۔ خزاعی

راوی بخاری و مسلم۔

یہ بھی قتل حسین میں شریک تھا (اخبار الطوال ص۲۴۱) علامہ ذہبی اس کو حسین کے
ناقابل اعتبار سمجھتے تھے اور روایت لینے کے قابل نہیں جانتے تھے (میزان ۲/۱۴۲ تروشح)
علامہ عینی کے نزدیک تابعین کا قابل اعتبار ہوتا ہے جیسا کہ معلوم ہے (دیکھو
رسائل شرح الشمائل ص۵۸)

۲۲۰۔ عبدالرحمن بن ابی سعید خدری م۔۱۱۲ھ عمر ۷۷ سال

تابعی کثیر الحدیث تھے مگر معتبر نہ تھے محدثین انہیں ضعیف سمجھتے ہیں اور ان
سے استدلال نہیں کرتے۔ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (طبقات ۵/۲۶۴)

۲۲۱۔ عبدالرحمن بن داؤد

حافظ۔ اس نے مغیرہ (ابن حنین) سے بخاری کی حدیث بیان کی ۲۰۸ میں
اور یہی اس کے تفاوت اجتماع کی وجہ ہے (میزان ۲/۱۲)

عبدالرحمن بن عبداللہ ۔ دیکھو مسعودی

۲۲۲۔ عبدالرحمن بن عوف

راوی بخاری

ابن خلدون حصہ ۲/۲۹۸ کے نوٹ پر کامل ابن اثیر ۳/۲۹۸ کے حوالے سے

منصور عباسی کا خط لکھا ہے کہ عبدالرحمن نے اپنی رائے سے عثمان کو مقدم کیا تھا
(یعنی عثمان کو خلیفہ بنایا تھا) علی اس کو ظلم سمجھتے تھے

علامہ فرید وجدی لکھتے ہیں کہ عبدالرحمن نے کہا اے عثمان میں نے تم کو اس لیے مقدم
کیا تھا کہ تم لوگوں کے ساتھ وہ طرز عمل اختیار کرو گے جو ابوبکر و عمر کا تھا تم نے اپنے کنبہ
والوں کی جانب داری کی۔ علامہ ابوبکر خباب نے لغات کا ... پر لکھا کہ عثمان نے
عبدالرحمن کو کافر کہا۔ بلاذری ... عبدالرحمن ... تھا ... سے (دیکھیں ... ندوی
ترجمہ ص۱۲۸)

۲۲۳۔ عبدالرحمن بن غزوان

راوی قصہ بحیرہ راہب

حقیقت یہ ہے کہ یہ روایت (قصہ بحیرہ راہب) ناقابل اعتبار ہے اس روایت
کے جس قدر طریقے ہیں سب مرسل ہیں یعنی راوی اصل واقعہ کے وقت خود موجود نہ تھا
اور اس راوی کا نام بیان نہیں کرتا جو شریک واقعہ تھا اس حدیث کا ایک راوی عبدالرحمن
بن غزوان ہے۔

علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں کہ عبدالرحمن منکر حدیثیں بیان کرتا ہے
جن میں سب سے بڑھ کر منکر وہ روایت ہے جس میں بحیرہ کا واقعہ ہے (سیرۃ النبی شبلی
۱/۱۶۹ - ۱۸۰)

اس روایت میں مذکور ہے کہ حضرت بلال و ابوبکر بھی اس سفر میں شریک تھے
حالانکہ بلال کا اس وقت وجود بھی نہ تھا اور ابوبکر بچے تھے (شبلی نعمانی سیرۃ النبی ۱/۱۸۱)
انسائیکلوپیڈیا طبع جناب ... ص ... پر ہے کہ بحیرہ راہب کے واقعہ کے سلسلے میں
مسند بزاز کی روایت میں رجل (ایک مرد) کا لفظ آیا ہے جسے بعد کو ابوبکر کر دیا گیا پھر بلال کا نام
بھی شامل ہو گیا۔ ابن القیم نے صاف لکھا ہے کہ ابوبکر و بلال کا نام غلط ہے۔

خصوصیات۔ یہ روایت ابن سعد، طبری، ابن اثیر، ابن ہشام، سہیلی، ابن خلدون

جامع ترمذی، مستدرک، میزان الاعتدال، زاد المعاد، اصابہ اور عجائب القرآن میں ملتا ہے۔

۲۲۴۔ عبدالرحمن بن کیسان ۔ الاصم

حقیقت یہ ہے کہ بعض معتزلہ نے اپنے عقائد کے مطابق احادیث گھڑ کے دیے جن میں عبدالرحمن بن کیسان الاصم، الجبائی، الرمانی ۔ زمخشری (صاحب کشاف) ابن عبدالرحمن اور قبیل اصفہانی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں ان لوگوں نے نہایت دور از کار مطالب بیان کئے اور ایسی احادیث وضع کیں کہ عقل سر پیٹ کر رہ جائے (دو اسلام ص ۸۹)

۲۲۵۔ عبدالرحیم بن حبیب فاریابی

کہا ابن حبان نے کہ ۵۰۰ سے زیادہ حدیثیں اس نے رسول اللہ پر وضع کیں (میزان ۲/۱۱۲)

۲۲۶۔ عبدالسلام بن یحیی بن ابی الجنوب

راوی ابن ماجہ

یہ کذب اور سرقہ حدیث میں متہم ہے (تذکرۃ الموضوعات ۱/۲)

۲۲۷۔ عبدالعزیز بن ابان

قاضی واسط۔ سفیان ثوری سے بہت روایت کرتے تھے غلط اور صحیح میں تمیز نہ کر سکتے تھے اس لئے ان کو حدیث کی روایت سے روک دیا گیا تھا۔ طبقات ۲۴۸

۲۲۸۔ عبدالعزیز بن ابی رواد

راوی صحاح ستہ

کہا ابن حبان نے ایک نسخہ موضوعہ کا راوی ہے ... الخ

اس کا بیٹا عبدالمجید بھی راوی ہے طبقات ۵/۳۶۴۔

۲۲۹۔ عبدالعزیز بن ابی سلیمان (ابو مودود)

عبدالغفور بن بشیر کا شیخ ہے اس کی دو سو وضعی حدیثیں ہیں ابن معین نے موضوعیت کا حکم لگایا ہے (میزان ۲/۱۴۰)

... وضعی احادیث عبدالغفور سے لیکر قتل کر دیا ... عبدالغفور بن بشیر

۲۳۰۔ عبدالعزیز بن مروان

راوی ابوداؤد

اس کا بیٹا عمر بن عبدالعزیز خود اقراری ہے کہ میرا باپ علی پر تبرا بھیجا کرتا تھا (تاریخ خضری ص ۹۳۔ خلفاء ۱/۱۴۴) ... اس کی عزت ... کا ... ہے

۲۳۱۔ عبدالعلی ۔ م ۔ ۲۹۸ھ

راوی بخاری

عمرو بن سعید کہتے ہیں ... الحدیث ... کہ وہ ... کا آدمی تھا ... اس کا بیٹا ہے (میزان الاعتدال)

عبدالغنی (محدث) دیکھو زبیر ابوالقیم

۲۳۲ عبدالقدوس

عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن مبارک کو نہیں دیکھا کہ کسی کو صراحۃً کذاب کہتے ہوں الا عبدالقدوس کیلئے کہتے سنا ہے (مقدمہ مسلم ۱/۱۶)

۲۳۳۔ عبدالکریم ۔ ابوامیہ

ایوب سختیانی کو عبدالکریم کے علاوہ اور کسی کی غیبت کرتے نہیں دیکھا عبدالکریم کے متعلق انہوں نے ذکر کیا تھا کہ خدا اس پر رحم کرے وہ قابل اعتبار نہ تھا عبدالکریم نے عکرمہ کی روایت کردہ حدیث مجھ سے بیان کی تھی پھر خود ہی عکرمہ سے سماعت کا مدعی ہو گیا۔ (مقدمہ مسلم ۱/۱۸)

۲۳۴۔ عبدالکریم ابن ابی العوجا

اس کو محمد بن سلیمان عباسی امیر بصرہ نے قتل کیا۔ بوقت قتل اس نے بیان کیا کہ میں نے چار ہزار وضعی حدیثیں تم لوگوں میں بنائی ہیں جن میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال کیا

میزان ۲/۱۴۴ دو اسلام از برق ص ۹۷ تفہیم الشبہات ص ۱۴۸ ... ... بیاض ...

٢٢٥- عبد الكريم بن ابى المخارق

راوی بخاری

تہذیب ٦/٣٧٧ پر ہے کہ ابن عدی اسے ضعیف کہتے ہیں تہذیب ٦/٣٧٧ پر ہے کہ
ابن معین سے روایت کی ہے کہ عبد الکریم سے روایت نہ لکھو۔ یہ معتبر نہیں ہے نیز اسی
تہذیب ٦/٣٧٨ پر ہے کہ امام عبد البر نے کہا کہ اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے۔

٢٢٦- عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد

کثیر الحدیث اور ضعیف تھے فرقہ مرجیہ سے تھے طبقات ٥/٥٠٢ (ذکر عبد العزیز)

٢٢٧- عبد الملک نیشاپوری (ابو سعید)

صاحب کتاب شرف المصطفیٰ

اس نے کتاب شرف المصطفیٰ آٹھ جلد میں لکھی۔ حافظ ابن حجر اصابہ میں اکثر
اس کا حوالہ دیتے ہیں لیکن جو روایتیں حافظ موصوف نے نقل کی ہیں ان میں بعض نہایت
مہمل اور لغو روایتیں ہیں جس سے قیاس ہوتا ہے کہ مصنف نے رطب و یابس کی کچھ تمیز
نہیں رکھی ہے (شبلی، سیرۃ النبی ج١)

٢٢٨- عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج اموی مکی المعروف بہ ابن جریج)

راوی بخاری

تقریب ص٢١٩ پر حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ ابن جریج تدلیس و غلط بیانی کیا کرتا تھا۔ طبقات
المدلسین ص١٥ میں امام نسائی و دیگر محدثین سے بھی ابن جریج پر تدلیس کا الزام لگایا ہے
دار قطنی نے کہا سب سے زیادہ بری تدلیس ابن جریج کی تدلیس ہے۔

٢٢٩- عبد الملک بن مروان اموی

راوی بخاری

علامہ ذہبی اسے جھوٹا کہتے ہیں (میزان ٢/١٥٣، تاریخ الخلفاء سیوطی ص٢١٤ طبع
کلکتہ) ہے کہ یہ ظلم و جور کیا تھا۔ تہذیب ٦/٢٢٨ پر لکھا ہے کہ یہ امام زین العابدین

کا قائل ہے۔

٢٣٠- عبد المنعم بن ادریس بن سنان (ابو عبد اللہ) م ٢٢٨ھ تا رمضان ٢٢٨ھ

مشہور قصہ گو۔ حافظ ذہبی والی روایت اسی نے بنائی ہے (رسالہ الصلاۃ جلد ٢ ص٣)
کہا ابن حبان نے کہ وضع کیا کرتا تھا حدیثوں کو اپنے باپ اور اس کے سوا اور لوگوں پر
میزان ٢/١٦٣۔

آپ احادیث انبیاء اولیاء کی اور اسرائیلی (یہودی) روایات کو روایت کرتے ہیں
طبقات ٢/٣٦٢۔ بغداد میں فوت ہوئے۔

٢٣١- عبد المنعم بن بشیر مصری (ابو الخیر انصاری)

کہا خلیلی نے میں نے سنا ابن معین کو کہ عبد المنعم نے قریب دو سو حدیثوں کی تخریج کی
ابو الخوف سے میں نے کہا یہ سب موضوع ہے (میزان ذہبی) ٢/...
سخت ضعیف اور کذاب ہے (لسان المیزان ٤/... مجمع الزوائد، میزان الاعتدال)

٢٣٢- عبد المنعم بن نعیم

راوی صدوق (احمد) ابا العباس من بعدی ابی بکر و عمر

اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ ابو حاتم کہتا ہے یہ حافظ نہیں۔ حافظ اس کا متغیر ہو
گیا تھا اور کہا ہے یہ ضعیف ہے غلط بیانی کرتا ہے۔ ابن معین کہتا ہے یہ حدیث میں
باطل اور ہا ہے (میزان) تقریب میں ہے کہ ثقہ ہے لیکن اس کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا۔
اور مدلس بھی ہے (ذکر النجاۃ ٢/٢٨ حاشیہ)

٢٣٣- عبد الوہاب بن ضحاک

راوی ابن ماجہ

یہ کذاب اور سرقہ حدیث میں متہم ہے (تاریخ حدیث و محدثین ٢/...)

٢٣٤- عبد اللہ بن زیاد

راوی ابو داؤد

معرکۂ کربلا کا ہیرو۔ امام حسینؑ اور ان کے اہل خاندان و رفقاء کو قتل کرنے والا اور ان کے عورتوں بچوں کو قیدی بنانے والا۔

۲۴۵۔ <u>عبیدہ بن معتب۔ حبشی</u> (ابو عبد الکریم)

راوی بخاری

یحییٰ بن معین نے کہا عبیدہ بھی کا حافظہ خراب تھا اس سے حدیث لینا ترک کر دی گئی ہے عبد اللہ بن مبارک نے کہا اس سے حدیث لینا ترک کر دی گئی ہے یحییٰ بن معین نے اسے غیر معتبر کہا۔ ابو حاتم کہتا ہے ضعیف الحدیث ہے (تہذیب ۶/۸۴)

ابن مبارک نے کہا عمر بھر کا تمام علم کھو دیا مگر تین حضرات کی روایت کردہ احادیث ذکر کیں۔ عبیدہ بن معتب، سری بن اسماعیل اور محمد بن سالم (صحیح مسلم اردو ۱/۵۲)

حدیث و روایت میں بہت ضعیف ہے تاہم ان سے سفیان ثوری روایت کرتے تھے۔ طبقات ۶/۲۴۹۔

۲۴۶۔ <u>عثمان بن عاصم</u>

راوی بخاری و مسلم

تقریب صفحہ ۲۳۰ پر ہے کہ یہ تدلیس کرتا تھا۔ میزان میں ۱/۱۴۰ پر ہے کہ بقول امام مسلم یہ ابن مسعود سے روایت کرتا ہے اور تہذیب ۷/۱۲۶ میں ہے کہ امام احمد کہتے ہیں کہ قائل امام حسن معتبر نہیں۔ یہی بات میزان الذہبی ۲/۱۲۶ پر لکھی ہے۔

۲۴۷۔ <u>عثمان بن حنیف۔ انصاری</u>

راوی بخاری

(دیکھو نمبر زیر عبد الرحمن بن عوف و عبیدہ مع ... ناقل)

عائشہ و طلحہ و زبیر نے عثمان کے قتل کا فتویٰ دیا۔ عائشہ نے عثمان کو کافر بتایا اور مورخین کا واضح کہنا ہے (۲۴۳، ۲۴۴) عثمان کو عائشہ نے کافر کہا اور نعثل یہودی کہا۔ وہ نعثل قتل ہو چکا ہے۔ ... الانوار ... النصائح الکافیہ ... [illegible])

۲۴۸۔ <u>عثمان بن مقسم۔ بری</u> ۲۔ عہد مہدی عباسی

آثار اعلام سے ہے اس کی تصنیف بھی ہے اہلبیت سے لوگ اس سے روایت کرتے ہیں۔ میزان کا بعض قیامت منکر تھا۔ کہا جرجانی نے کذاب ہے۔ یہ شخص ابوہریرہ کو کاذب جانتا تھا۔ کہا یحییٰ بن معین نے عثمان بری مشہور و مناظر و کذاب ہے میزان کا انکار کرتا تھا میں جو شخص وہ روایت کرتا ہے علی و عبد اللہ وغیرہ سے جو کل باطل ہیں۔ کہا ابن عدی نے کہ شبابہ کے پاس ۲۵ ہزار حدیثیں عثمان کی نہیں جو نقل گئیں۔ ابو داؤد کہتے ہیں میرے بیٹے ہیں دس ہزار حدیث عثمان بری کی ایسی ہیں جسے ذہبیان کیا ہی سے (میزان ۲/۱۶۲) یہ کچھ نہیں اس کی حدیثیں متروک ہیں (طبقات ۷/۴۶)

۲۴۹۔ <u>عمرو بن [illegible]</u>

راوی بخاری

اس نے اپنی خالہ عائشہ سے منسوب کر کے حدیثیں نقل کیں ایک یہ کہ علی و عباس بغیر اسلام کے خلاف مریں گے اور دوسری یہ کہ یہ دونوں جہنمی ہیں (شرح ابن ابی الحدید ۱/۲۱) (مناقب معاویہ ... حدیث سازی کی ... دیکھو زیر ابو ہریرہ)

۲۵۰۔ <u>عثمان بن مسلم بصری</u>

اسے خلافت فاروقی سے ایک ہزار درہم ماہانہ ملتے تھے (میزان الذہبی جز اول تاریخ الخلفاء حصہ دوم) یہ عثمان نزد بصرہ کا امیر تھا۔ زنگی یا رسول اللہ سے دعا کے صاحب تہذیب التہذیب نے ان کی یہ صفت لکھی ہے کہ یہ عثمان مرسل حدیثوں کو اور موقوف کو مرفوع بنا دیا کرتا تھا یعنی جس حدیث کی روایت صرف صحابہ پر ختم ہو اس کو رسول اللہ سے منسوب کر دیتا اور جس حدیث کے کسی راوی کا نام غائب ہو اسے ذہن سے گھڑ لیتا

۲۵۱۔ <u>عکرمہ</u> (غلام ابن عباس)

راوی بخاری و مسلم

میزان ذہبی ۲/۳۸ میں ہے کہ سعید بن مسیب اور علی بن عبداللہ بن عباس کے نزدیک یہ جھوٹا خبیث ہے اور ص۲۱ پر ہے کہ مصعب بن زبیر سے منقول ہے کہ یہ خارجی تھا تہذیب ۷/۲۶۷ پر بھی الصفاری کہا گیا ہے۔ سعید بن مسیب نے اپنے غلام سے کہا کہ خوب خیال رکھو مجھ پر جھوٹ نہ بولنا جیسا کہ ابن عباس کے غلام نے ابن عباس پر جھوٹ بولا طبقات ۵/۱۵۳۔ سعید نے کہا ابن عباس کا غلام باز نہ آیا تو گردن میں رسی ڈال کر اسے گشت کرایا جائے طبقات ۶/۲۱۳۔ تقریب ص۲۴ میں ہے کہ راوی ثقہ ہے مگر جو حدیثیں عکرمہ سے روایت کرتا ہے ان کا اعتبار نہیں۔

لوگ اس کے اعتقاد پر اعتراض کرتے تھے مالک اس سے پرہیز کرتے تھے۔ کذاب ہے (یحییٰ بن سعید انصاری) خبیث واضع احادیث ہے (میزان ذہبی۔ تہذیب التہذیب ابن حجر عسقلانی)۔

۲۵۳۔ علی بن زید قشیری بصری

کہا ابن حبان نے کہ روایت کی اس نے الحسن بن مالک سے ایک نسخہ موضوعات کا۔ قلب ما بدالعوال روایت کا واضع ہے (میزان ۲/۱۱) کذب بالعسر تو حدیث میں جھوٹا ہے (تاریخ السری شرح دیوان ۱/۴۶)

۲۵۴۔ علی بن حسین (المعروف بہ ابو الفرج اصفہانی۔ اموی)
مصنف اغانی

دیباچہ طبقات ابن سعد ۱/۱ میں ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کے سب مستشرقین کتاب الاغانی اور اسی طرح کی کتابوں سے تاریخی واقعات کی تحقیق کرتے ہیں حالانکہ خود ابو الفرج اصفہانی کے نزدیک بھی یہ بات نہیں مانی گئی تھی کہ کسی زمانہ میں ادیب کے کسی بڑے معتمد اس کتاب کو معتمد تاریخی کتاب قرار دیں گے وہ تو اپنے زمانے تک کے شاعروں اور گویوں کا تذکرہ لکھنا چاہتا اور اسی طرح یادداشت کیلئے جو اس نے کسی روایت کی تنقیح کی ہو اور نہ اسناد کی تحقیق ضرورت محسوس ہوئی ہے مگر ایک ایسا شخص ہے جیسے اور

کی ہدایت سے ہندوستان کی یہ کتاب مرتب کر کے شائع کیا جائے گا۔

امام زہری سے جو نسبت ہے بازاری ہے ان کا بھی خیال تھا پھر اس کا رد ہوا ابن تاب ہے جاری ہے (رسالہ تعمیرات ابن حجر عسقلانی)۔

اس نے کتاب الاغانی شائع کرنے سے پہلے اس کا نسخہ اندلس کے اموی تاجدار المستنصر بن عبدالرحمن ثالث کے سامنے پیش کی اور ایک ہزار دینار انعام حاصل کئے۔ (تاریخ اسلام از ذاکر حسین)۔

۲۵۵۔ علی بن قادم (ابو الحسن) ۲۱۳-۲ھ کوفی شیعہ راوی

کٹر شیعہ تھے۔ منکر حدیثیں روایت کرتے تھے۔ طبقات ۶/۲۸۴

۲۵۵۔ علی بن مدینی (استاد بخاری)

مسلم بن حجاج (صاحب صحیح مسلم) نے ان کو ضال اور بدعتی بتایا ہے (ذہبی۔ میزان الاعتدال)۔

ان کی احادیث کی کتاب کو امام بخاری نے سرقہ کر کے اسے اپنی ترتیب دے کر صحیح بخاری کے نام سے شائع کیا۔ دیکھو ذیل محمد بن اسماعیل بخاری۔

۲۵۶۔ عمارہ بن مالک۔ لیثی

انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے اور ان سے زہری نے صرف ایک حدیث روایت کی ہے بعض ایسے محدثین ہیں جو یہ کہہ کر ان سے سند نہیں لیتے کہ وہ مجہول ہیں۔ طبقات ۵/۲۴۹۔

۲۵۷۔ عمار بن جریر (المعروف بہ ابو عدی بہدی)
راوی بخاری

تقریب ص۲۴۸ پر ہے کہ اس سے روایت کو ترک کر دیا گیا ہے اور بعض نے اسے جھوٹا کہا ہے۔

میزان ذہبی ۲/۲۴۹ میں ہے کہ ...

سے زیادہ معتبر تا ہے۔ حدیث میں ضعیف ہیں طبقات ۶/۳۶۲ ۔

۲۵۸۔ عمر بن ثابت۔ انصاری خزرجی

راوی مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ

شرح ابن ابی الحدید جلد ۴ جزء ۴ میں ہے کہ علی کو منافق بتاتا تھا اور ان پر تبرا کرتا تھا

اور دعا کرتا کہ قبر و حشر کے لوگوں کو بچاتا تھا۔

۲۵۹۔ عمر بن حفص (ابو حفص) عبدی   ۲۰۸ھ ابو جعد مامون

یہ حدیث میں ضعیف ہیں طبقات ۷/۲۳۹ ۔

۲۶۰۔ عمر بن حکام

شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہا احمد بن حنبل نے کہ چار ہزار حدیثیں یہ روایت کرتے تھے جن سے ترک کر دی تھی حدیث اس کی (میزان ۳/۲۵۵)

۲۶۱۔ عمر بن خطاب

راوی بخاری

دیکھو نوٹ زیر ابو بکر۔ ایک مرتبہ عمر نے اسماء بنت عمیس صحابیہ پر فخر کیا تو انہوں نے عمر کی تکذیب کی (صحیح مسلم ۲/۳۴۵) نیز دیکھو صفحہ ۱۴۵ پر جہاں اس واقعہ کو جب رسول اللہ سے بیان کیا گیا تو آپ نے اسماء کے بیان کی تصدیق کی۔

عائشہ نے میت کے عذاب میں عمر کی رد کی (بخاری ۱/۱۷۲ طبع مصر)۔

کنز العمال ۱/۲۸۱ میں ہے کہ ابی بن کعب نے آیت من الذین استحق علیہم الاولیان کی تلاوت کی تو عمر نے ان کو جھوٹا کہا تو انہوں نے بھی عمر کو جھوٹا کہا۔

علی عمر سے نفرت کرتے تھے (شبلی۔ الفاروق بحوالہ بخاری (۱) صفحہ ۵۸۳)

ایک قاتل کے بارے میں حضرت عمر نے اپنے عامل کو لکھا کہ اسے قصاص لیا جائے مگر دوبارہ لکھا کہ اس سے دیت لے لے۔ طبقات ۳/۱۹۵ ۔

حضرت ابو بکر نے تو صرف اپنا ہی مجموعہ احادیث جلایا تھا (الفاروق شبلی) مگر حضرت

عمر نے تمام صحابہ سے نہ کہ ان کے جمع کردہ احادیث کے مجموعے منگوا لئے اور ان سب کو جلوا دیا (دو اسلام از برق، طبقات ۵/۱۴۰)

حضرت عمر نے مغرب کی نماز میں قرات ہی نہیں کی طبقات ۵/۸۲ - ۶/۱۹۹)

حضرت عمر کو یہودیوں کی کتاب پسند تھی اور رسول نے ان کو اس سے منع بھی کیا تھا۔ (مشکوۃ (۱) صفحہ ۳۲)

حضرت عمر نے بحالت روزہ ایک چھوکری سے مباشرت کی۔ کنز العمال ۴/۳۳۰)

عمر نماز میں بیت المال کا حساب لگایا کرتے تھے (شبلی الفاروق ص ۳۲۵)

عمر بعض مسائل میں خراب فہمی کرتے تھے [illegible] مسند امام ابو حنیفہ، [illegible] ۵/۳۴۱

تفسیر حسینی پارہ ۲ ربع اول [illegible] صفحہ ۷۷)۔

عمر نے اسلامی معاشی نظام تبدیل کر کے سرمایہ دارانہ نظام کا [illegible]

طلوع اسلام ماہنامہ (دسمبر ۱۹۴۳)

جابر بن عبداللہ نے حضرت عمر کی [illegible] (صحیح مسلم [illegible] جلد اول)

سردار عبد القیس جارود نے قدامہ بن مظعون گورنر بحرین کے بارے میں شراب نوشی کی شکایت کی۔ قدامہ بحرین کے عامل تھے بلائے گئے اس کے بعد عمر نے قدامہ پر حد جاری کرنے میں ٹال مٹول کی۔ جارود کو دھمکایا بھی مگر پھر بوجہ مجبوری قدامہ پر حد جاری کی۔ جارود اس کے بعد کہا کرتے تھے کہ میں عمر کے بعد قریش کے خلاف قریش کے سامنے شہادت دیتے ہوئے ڈرتا تھا۔ (طبقات جلد (۵) صفحہ ۱۹۹ - ۵۰۰)۔

۲۶۲۔ عمر بن سعد

راوی نسائی، مشہور قاتل حسین ہے۔

ابن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن معین سے پوچھا کہ عمرو بن سعد ثقہ ہے؟ تو کہا جو شخص قاتل امام حسین ہو وہ کیونکر ثقہ ہو سکتا ہے (میزان الاعتدال ۲/۲۲۳)۔

۲۶۳۔ عمر بن عبدالعزیز۔ اموی   ۱۰۱ھ رجب [illegible] عمر ۳۹ سال

یہ مدینہ میں امامت کرتے تھے مگر بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے (طبقات ۵/۲۳۸) ان
کی بیعت زبردستی (قتل کی دھمکی دے کر) کرائی گئی (طبقات ۵/۲۴۴) یہ حریص خلافت تھے
طبقات ۵/۲۴۴۔ ان کا قول ہے کہ سامرہ (یہودی فرقہ) کے ذبیحوں میں کوئی برائی نہیں ہے
(طبقات ۵/۲۴۴) انہوں نے تیرہ موذن یک وقت مقرر کر رکھے تھے کہ وہ یکے بعد دیگرے
اس وقت تک اذان دیتے رہیں جب تک وہ نماز کیلئے مسجد نہ پہنچ جائیں (طبقات ۵/۲۴۴)
ان کے دور میں کلمات اذان دو دو بار اور کلمات اقامت ایک ایک بار ہوتی تھی (طبقات ۵/۲۴۴)
یہ ہر نماز کے بعد ۳ بار تکبیر کہا کرتے تھے (طبقات ۵/۲۴۴) یہ قدریہ عقیدہ والوں کو
واجب القتل قرار دیتے تھے (طبقات ۵/۲۴۴) انہوں نے خمس
کی بجائے زکوٰۃ لینے کا حکم دیا۔ (طبقات ۵/۲۴۴) معاویہ کو برا کہنے پر تین کوڑوں
کی سزا دی (طبقات ۵/۲۴۴)

۲۶۴۔ عمرو بن عبید۔ معتزلی

راوی ابوداؤد، ابن ماجہ

تہذیب ۸/۷۰ میں ہے کہ یہ متروک الحدیث ہے اور صاحب بدعت ہے۔ ابوداؤد
طیالسی اسے جھوٹا کہتے تھے۔ تاریخ کا فی صفحہ ۸ پر ہے کہ امام مالک اور ابوحنیفہ نے اس سے روایت
کی ہے۔

۲۶۵۔ عمرو بن علی مقدمی (ابوحفص)

سخت تدلیس کے عادی تھے۔ طبقات ۵/۲۱۱

۲۶۶۔ عمرو بن قیس (ملقب مندل)

فن کلام تھے۔ بقول عمرو بن سعد، امام مالک کے ساتھ سخت [illegible] حدیث میں
ضعیف اور ناقابل اعتبار تھے (طبقات ۵/۲۴۴)

۲۶۷۔ عمرو بن ہارون۔ بلخی

بہت بڑا علامہ تھا۔ ابن حجر اس کے بیٹوں میں ہیں۔

کہا ابوحاتم نے ۵۰ ہزار حدیث اس کی پھینک دیں۔ کہا صالح جزرہ نے کذاب
ہے۔ کہا کسی نے کذاب خبیث ہے (میزان ۲/۲۹۵)

۲۶۸۔ عمران بن حصین۔

راوی صحاح ستہ

شرح ابن ابی الحدید (۱) جز ۴ صفحہ ۷۷ پر ہے کہ یہ علی سے منحرف تھا۔

۲۶۹۔ عمران بن حطان۔ خارجی

راوی بخاری، ابوداؤد

علامہ دمیری نے حیاۃ الحیوان جلد اول تحت انسان میں بحوالہ کتاب الاذکیا
از سعید الملک جوہری اس عمران کے وہ مدحیہ اشعار نقل کئے ہیں جو اس خبیث نے علی کے
قاتل عبدالرحمان ابن ملجم کی مدح میں کہے تھے (نیز دیکھو اصابہ ۳/۱۷۱ از ابن حجر)
اصابہ ۳/۱۸۰ پر ہے کہ عقیلی دارقطنی نے کہا اس عمران کی حدیث ترک کر دی گئی
ہے اس لئے کہ اس کا عقیدہ خراب اور مذہب اس کا برا ہے۔
اسی اصابہ ۳/۱۷۹ پر ہے کہ عمران عائشہ سے روایت کرتا ہے مگر بقول عقیلی عمران
کا عائشہ سے روایت سننا ثابت نہیں۔ امام عبدالبر کا بھی یہی خیال ہے نیز دیکھو ملک الجماعۃ
۲/۸۴ حاشیہ ۱/۲۴۵)

۲۷۰۔ عمرو بن دینار

سفیان سے مروی ہے کہ عمرو حدیث کے متن کی بجائے معانی بیان کرتے تھے

طبقات ۵/۳۵۳۔

۲۷۱۔ عمرو بن عاص

راوی بخاری، مسلم

شرحبیل کو علی کے خلاف کرنے کیلئے جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے کیلئے آدمیوں کو مقرر کرنے کی
رائے اس نے معاویہ کو دی تھی (اخبار الطوال صفحہ ۱۶۲ [illegible]) تذکرہ خواص الامہ صفحہ [illegible] میں ہے کہ

جب جنگ معاویہ سے صرف کی گردن کاٹ دی تو بھی لیا تھا اس نے کہا تھا اے معاویہ تیرا ایکا
کامل نے صحابہ کو قتل عثمان پر ابھارا ابھرٹ ہے۔

طبری ۵/۱۵۱ و روضۃ الصفا ۲/۲۱۲ پر ہے کہ عمرو عاص نے لوگوں کو قتل عثمان پر ابھارا اور قریش میں کہا کہ "عثمان را رہا نا است"

طبری ۶/۲ و صحابیت ص ۱۹۵ پر ہے کہ عائشہ عمرو عاص و معاویہ پر محمد بن ابی بکر کے قتل کی وجہ سے ہر نماز میں بد دعا کرتی تھیں۔

جنگ صفین کے معاملہ میں اس نے اپنے ساتھی حکم ابو موسیٰ اشعری کو دھوکا دیا (تاریخ اسلام) اس کے مشورہ پر جنگ صفین میں قرآن نیزوں پر بلند کئے گئے (ابن خلدون ۳/۲۰۰) انسان العیون حلبی مستطرف زین الدین محمد اور ابو الفدا سے ثابت ہے کہ یہ ولد الزنا بھی تھا۔ نیز دیکھو کتاب فتح الاوراق ۲/۲۰۵ اس کے کارناموں کیلئے دیکھو کتاب امداد اللہ ص ۱۲۳ جس کی نقل اسلام اور امیر معاویہ جلد ۲ میں درج ہوئی ہے۔

۲۷۷۔ عمرو بن عبد اللہ (ابو اسحاق سبیعی)

راوی بخاری و مسلم

یہ مخزومی ابو الجراح سے روایت کرتا ہے جو بقول ذہبی ناقابل اعتبار ہے (دیکھو زیر مخزومی ابو الجراح)

میزان ذہبی ۲/۲۳۲ پر ہے کہ عبد اللہ بن مبارک کہتے تھے کہ اہل کوفہ کی حدیثوں کو دو آدمیوں نے بگاڑ دیا ایک یہی ابو اسحاق دوسرے الاعمش

طبقات المدلسین ص ۱۲ پر ہے کہ ابو اسحاق سبیعی تدلیس میں مشہور ہے۔ امام نسائی وغیرہ نے اسے مدلس کہا ہے۔ اسی کتاب کے ص ۱۳ پر ہے کہ شعبہ نے کہا میں نے تمام لوگوں کو تین آدمیوں کی تدلیس سے بچا لیا ایک اعمش دوسرے ابو اسحاق سبیعی تیسرے قتادہ۔ علامہ ذہبی نے اسے جھوٹے بازی بھی لکھا ہے۔ ابن حبان کتاب ثقات میں لکھتے ہیں کہ وہ مدلس تھا اور ایسا ہی حسین کرابیسی اور امام طبری نے ابو اسحاق سبیعی کو

مدلسین میں شمار کیا ہے (تہذیب التہذیب)

۲۷۳۔ عمرو بن عبید بن باب (م۔ ۱۴۴ھ)

یونس بن عبید بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن عبید کاذب فی الحدیث تھا عوف بن جمیلہ کہتے ہیں خدا کی قسم عمرو جھوٹا ہے نیز ایوب نے بھی اسے جھوٹا بتایا ہے (صحیح مسلم اردو ۱/۴۴ ص ۷۷)

۲۷۴۔ عون بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی۔

مرجیہ تھے مگر اپنی روایت کے سلسلے میں کسی راوی کو چھوڑ دیتے تھے طبقات ۶/۲۲۴

۲۷۵۔ عون بن عمرو

راوی صاحب لوتیہ روایت لگئے درخت ببول اور کبوتروں کا انڈے دینا بوقت ہجرت رسول در غار ثور)

اس روایت کا راوی عون بن عمرو ہے اس کی نسبت امام فن رجال یحییٰ بن معین کا قول ہے لا شیٔ یعنی ہیچ ہے۔ امام بخاری نے کہا کہ وہ منکر الحدیث اور مجہول ہے (شبلی سیرۃ النبی ۱/۲۷۳ نیز دیکھو ابو مصعب)

۲۷۶۔ غندر (دجّال جعلساز)

راوی بخاری، مسند احمد بن حنبل وغیرہ

اس کی روایت و خود پسندی کا نمونہ یہ ہے کہ ابن معین کہتے ہیں کہ ہم غندر سے حدیث سننے کیلئے گئے جب اس کے پاس پہنچے تو اس نے کہا جب تک تم لوگ ہمارے پیچھے پیچھے بازار میں نہ چلو گے کہ لوگ دیکھیں اور ہماری تعظیم کریں تب تک ہم تم کو حدیثیں نہ سنائیں گے (میزان الاعتدال ذہبی) اسی میزان الاعتدال میں ہے کہ ابن ابی جریج نے اس کا نام غندر (جھگڑالو) اس لئے رکھ دیا تھا کہ یہ سب سے بات بات پر لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔

۲۷۷۔ غیاث بن ابراہیم نخعی

محدث۔ اس نے مہدی عباسی کی خوشنودی کو یہ حدیث بنائی کہ رسول اللہ کبوتر اڑایا کرتے تھے اور مہدی سے دو ہزار درہم انعام پایا (محو اختصار از عبد الغنی ص۲۱)

علامہ ابن جوزی نے اس کو وضاع بتایا ہے (دو اسلام از برق ص۳۸)

ایک مرتبہ ابو ہریرہ کے نام سے اس نے مہدی عباسی کے سامنے یہ حدیث بیان کی کہ مقابلہ تیر اندازی، گھوڑ دوڑ کی طرح کبوتر بازی میں بھی مقابلہ جائز ہے (مہدی عباسی کو کبوتر بازی کا شوق تھا) مہدی نے اسے دس ہزار درہم انعام دیئے (تاریخ بغداد ۱۲/۱۹۲ ۔ فک النجاة (۲) ص۱۵ حاشیہ)

قاسیانی ۔ دیکھو عبد الرحیم بن حبیب

۲۷۸۔ فضل بن حماد

راوی حدیث کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔

ضعیف ہے، منکرات اور باطل روایت کرتا ہے اور دارقطنی نے روایت کی ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے (فک النجاة ۲/۲ حاشیہ بحوالہ جات تحفہ)

۲۷۹۔ فلیح بن سلیمان

راوی حدیث باب بستہ کھلا رکھنے خوخہ (دروازہ) ابوبکر

یہ غیر ثقہ اور ضعیف الروایت ہے (ابن معین، میزان الاعتدال ذہبی، تہذیب التہذیب ابن حجر عسقلانی) نیز دیکھو عبد اللہ بن محمد بن سنان، عکرمہ

۲۸۰۔ قاسم بن عبد اللہ

راوی خطبہ قس بن ساعدہ

حدیث بنانے میں بدنام ہے۔ بیہقی نے اس روایت کے متعلق ایک بڑا لطیفہ بیان کیا ہے جس میں ابوبکر نے قس بن ساعدہ کا پورا خطبہ اپنی یاد سے بیان کیا ہے

یہ روایت بخاری کی بار بار کی موضوعہ ہے ۔ سیرۃ النبی شبلی ۱/۵۰

۲۸۱۔ قتادہ بن دعامہ سدوسی (رجال الکتاب)

یہ بھی تدلیس کرتے تھے، شعبہ کہتے ہیں کہ قتادہ جب جسے حدیث بیان کرتے تھے تو ہم پہچان جاتے تھے کہ کس حدیث کی سماعت کی ہے اور کس کی نہیں کیونکہ جب یہ خاص کر حدیث بیان کرتے تھے تو وہ ان کی سنی ہوئی حدیث ہوتی تھی اور جب قال کہہ کر حدیث بیان کرتے تو وہ ان کی سنی ہوئی حدیث نہیں ہوتی تھی (تذکرۃ المحدثین ص۱/۲) یہ سعید بن مسیب کے قول پر قیاس کرتے ہیں پھر اسے سعید سے روایت کر دیتے ہیں۔ سند بیان نہیں کرتے تھے (طبقات ۱۷/۲)

۲۸۲۔ قسطلانی (صاحب کتاب مواہب لدنیہ)

مواہب لدنیہ مشہور کتاب ہے۔ متاخرین کا اہم ماخذ ہے۔ قسطلانی بخاری کے مشہور شارح ہیں، حافظ ابن حجر کے ہم درجہ ہیں۔ یہ کتاب (مواہب لدنیہ) اگرچہ نہایت مفصل ہے لیکن ہزاروں موضوع اور غلط روایتیں اس میں ہیں (سیرۃ النبی شبلی ۱/۶۴)

۲۸۳۔ کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف بن زید مزنی۔

راوی ترمذی

امام ترمذی اس کی روایات کو صحیح کہتے ہیں جس کی وجہ سے علماء ان کی کتاب پر وثوق نہیں کرتے۔ ابن حبان نے کہا اپنے باپ دادا سے موضوعات روایت کرتا ہے

(میزان ۲/۳۳۰)

۲۸۴۔ کعب الاحبار   ۲ ۔ ۳۲ھ در خلافت حضرت عثمان

یہودی الاصل و مسلم۔ عہد عمر میں مسلمان ہوا۔ اسی کی وجہ سے بہت سی بے سروپا اسرائیلی روایات اسلامی لٹریچر میں داخل ہو گئیں (کتاب تابعین از شاہ معین الدین احمد ندوی ص۳۸۵)

کلبی ۔ دیکھو ہشام بن محمد بن سائب

٢٨٥ مالک بن ربیعہ سلولی

اس نے زیاد کو ابوسفیان اموی کا بیٹا ہونے کی گواہی دی تھی ۔ یہ جلیل القدر
صحابی بتایا گیا ہے (خلافت و ملوکیت ص ۱۷۶ بحوالہ تاریخی حیثیت از صلاح الدین بن
یوسف ص ۱۵۲) دوسری گواہ جویریہ بنت ابوسفیان اموی ہے

٢٨٦۔ مامون بن احمد ہروی

علامہ ابن جوزی نے اس کو وضاع لکھا ہے (دو اسلام از برق ص ۸۳)

٢٨٧۔ مجاہد بن جبیر

معتزلی ابو بکر بن عیاش سے مروی ہے کہ میں نے اعمش سے کہا لوگوں کو
کیا ہوا جو مجاہد کی تفسیر سے پرہیز کرتے ہیں انہوں نے کہا لوگ سمجھتے ہیں کہ مجاہد اہل
کتاب سے پوچھتے ہیں طبقات ج ۵ ص ۳۴۴ ۔

٢٨٨۔ محمد مقتل (ابو عبداللہ)

ابن حجر فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص محمد مقتل سے ملا جس نے بتایا کہ میرے
استاد کو حضرت علی سے مصافحہ کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا اور یہ کہ اس کی عمر ۳۰۰
برس سے کچھ زیادہ تھی (دو اسلام ص ۸۱ بحوالہ تذکرۃ الموضوعات ص ۱۰۱) ابن حجر نے
۸۵۲ھ میں وفات پائی اور علی نے ۴۰ھ میں اگر سال ملاقات ۸۰۰ھ بھی فرض کر
لیا جائے تو مقتل کے استاد معظم ۷۶۰ کے قریب عمر پا کے ہوں گے مگر شاگرد صاحب
محض اپنے استاد کی یہ فضیلت ابن حجر کو سنانے کیلئے (ن) صدی تک زندہ رہ گئے

٢٨٩۔ محمد بن احمد بن عبداللہ بن عبد الجبار ۔ علوی م ۔ ۴۲۲ھ

کہا ابن یونس نے یہ جھوٹ بناتا تھا اور کسر موضوع روایت کی اس نے
(میزان ۳/۴۴۴)

٢٩٠۔ محمد بن اسحاق قزوینی

شیخ بخاری

ان کو نسائی نے ثقہ نہیں جانا ابو داؤد ان کو واہی کہتے۔ سعد قطنی نے کہا
بخاری نے جو محمد بن اسحاق سے روایت لی ہے اس پر ان کو لوگ ملامت کرتے ہیں۔
(ذہبی: میزان الاعتدال)

٢٩١۔ محمد بن اسحاق (ابو عبداللہ) م ۱۵۰ - ۱۵۱ھ

المعروف بہ ابن اسحاق صاحب مغازی کی سیرۃ النبی جو بعد کو سیرۃ ابن ہشام کے نام
سے دوبارہ ترتیب دے کر شائع کی گئی۔
ابن اسحاق کی نسبت اگرچہ امام مالک اور بعض محدثین نے جرح کی ہے تاہم ان کا
درجہ یہ ہے کہ امام بخاری اپنے رسالہ جزء القراءۃ میں اس کی سند سے روایتیں نقل کرتے ہیں
(سیرۃ النبی ۱/۱۴) مالک بن انس (صاحب موطا) کا ہم عصر ہے اس کی کتاب مغازی مشہور
کتاب ہے جو بعد میں لکھی جانے والی کتب مغازی کی بنیاد ہے۔ ابو داؤد اس کو قدری
اور معتزلی بتاتا ہے سلیمان بھی اسے کذاب کہتا ہے۔ ہشام بن عروہ اسے کذاب
بتاتا ہے۔ یحییٰ بن معین اور امام مالک۔ ابن اسحاق کی تدریس کرتے ہیں امام ادریس کہتے ہیں
کہ میں امام مالک کے پاس بیٹھا تھا کسی نے کہا ابن اسحاق کہتا ہے کہ علوم مالک کو ہمارے
پاس لاؤ ہم اس کے بیطار ہیں۔ امام مالک نے کہا وہ (ابن اسحاق) منجملہ دیگر دجالوں
کے ایک دجال ہے۔ (میزان: ذہبی ۳/۲۴)
امام مالک اس کے سخت مخالف ہیں (سیرۃ النبی ۱/۱۴) ابن اسحاق شعراء کے وقت
کو مغازی کے واقعات دے دیتے تھے کہ ان کے بارے میں اشعار لکھ دو تو اشعار
وہ اپنی کتاب میں شامل کر دیتے تھے۔ یہ دوسرا مختلف اعتراض ہے کی جاتی تھی۔
زیادہ اس وجہ سے کہ ان خطبوں یا شعروں میں آنحضرت کے مبعوث ہونے کی پیشگوئی
یا اور کوئی بات اسلام کی تصدیق کی شامل کر دیتے تھے۔ سیرۃ النبی شبلی ۱/۱۹ ۔ ۱۱۱ حاشیہ)

٢٩٢۔ محمد بن اسماعیل بخاری (المعروف بہ امام بخاری صاحب صحیح بخاری)

المتوفی ۲۵۶ھ (استاد مسلم، ترمذی، ابن ماجہ و نسائی) وہ امام الجماعۃ نے بخارا کو

مجروح کر دیا تھا اور ان کی روایت سے ہاتھ کھینچ لیا تھا (دیکھو میزان الاعتدال جلد ۳) نیز
دیکھو نیز محمد بن اسحاق ثوری و علی بن مدینی (محمد بن یحییٰ ذہلی جو استاد بخاری) خود اپنے
شاگرد کو اس قدر برا جانتے تھے کہ جو ان سے ملتا اس کو بھی اپنی صحبت میں بٹھانا

گوارا نہیں کرتے تھے (مقدمہ فتح الباری) امام بخاری نے اپنے استاد علی بن مدینی کی
کتاب جو انہی اسماء صحابہ ترتیب دے کر بخاری تصنیف کر ڈالی (تہذیب التہذیب
۹/۴۵ انظلوا ابن حجر شارح بخاری کا بحوالہ مسلمۃ الرسول آنرزق جلدی)

بخاری صاحب کی تاریخ دانی کا ثبوت اس سے مل جاتا ہے کہ آپ نے کتاب
الجامع میں لکھا کہ ابوسفیان اموی کی موت کی خبر شام سے آئی حالانکہ ابوسفیان اموی مدینہ
میں ۳۲ھ/۳۱ میں مر چکا تھا اور شام سے خبر موت ابوسفیان کی نہیں بلکہ اس کے بیٹے کی
آئی تھی دیکھو فتح الباری شرح بخاری از ابن حجر۔

بخاری صاحب کا امام جعفر صادق کی احادیث میں شک تھا (فتح الباری ۲/۳۴)

۲۹۳۔ محمد بن بشار (المعروف بہ بندار)

راوی بخاری

عبداللہ بن دورقی بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن معین کی صحبت میں بندار کا ذکر
آیا تو انہوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی بلکہ تضعیف کی (میزان ۲/۳۴)

تہذیب التہذیب میں ہے کہ بندار نے ابو اسامہ سے بواسطہ رسول اللہ نقل کی ہیں
(دیکھو رسول اللہ کے لیے کا نائب کا صیغہ استعمال کیا) ... علی بن مدینی (استاد بخاری) کہتے
ہیں کہ ابن ابی اسامہ سے حدیث بندار تسحروا فان فی السحور برکۃ
کیا ہے جو پھر اس نے کہا یہ بالکل جھوٹ ہے اور غلط ہے اور اس سے انکار کیا
اسی طرح فلاں بھی بندار کی بہت تضعیف کرتا تھا اور کہتا تھا وہ تو جھوٹ باز تھا۔
(تہذیب التہذیب ۹/۱)

۲۹۴۔ محمد بن تمیم

ابو علی نیشاپوری کہتے ہیں کہ ابن عقدہ اور محمد بن تمیم نے دس ہزار احادیث وضع
کیں (دو اسلام از برقی صفحہ ۹۱)

۲۹۵۔ محمد بن جریر بن یزید طبری (المعروف بہ طبری)

مشہور مورخ تھا۔ طبری کے بڑے بڑے شیوخ مثلاً سیف بن عمر تمیمی بھی سخت
ضعیف الروایہ ہیں (سیرۃ النبی شبلی جلد ۱) انتہائی تعجب انگیز بات یہ ہے کہ جن
بڑے بڑے نامور مصنفین مثلاً امام طبری وغیرہ نے سیرت پر جو کچھ لکھا اس میں اکثر جگہ
مستند احادیث کی کتابوں سے کام نہیں لیا (سیرۃ النبی شبلی جلد ۱)

۲۹۶۔ محمد بن حجاج معتمر (ابو جعفر)

راوی خطبہ قیس بن ساعدہ

ابن معین کا قول ہے کہ کذاب اور خبیث ہے۔ ابن عدی نے لکھا ہے کہ یہ
والی حدیث اسی نے وضع کی ہے (سیرۃ النبی شبلی ۱/۱۹۵) اس نے شعبہ اور ابن ابوذیب
سے حدیثیں سنیں لیکن اہل کے نزدیک حدیث میں ضعیف ہے (طبقات ابن سعد ۱/۴۴)

۲۹۷۔ محمد بن حفص حرانی

ابو بکر بن عیاش سے اس کی روایت ہے جب کہ وقت یہ شخص ہے (میزان ۲/۴۰)

۲۹۸۔ محمد بن حمید رازی۔ حافظ

دنیا نے علم ہے۔ ابو زرعہ نے اس کی تکذیب کی کہا فضلک رازی نے کہ
ابن حمید کے پاس پچاس ہزار حدیث ہے جس کا ایک حرف بھی میں روایت نہیں کرتا
کہا ابو زرعہ نے شاید وہی ہر حدیث میں جھوٹ بولتا ہوں۔ کہا ابو علی جزری نے کہ
مدعی اور نہیں اس سے بڑھ کر کوئی کذاب نہیں (میزان ۳/۴۹)

۲۹۹۔ محمد بن خازم (ابو معاویہ ضریر)

ثقہ تھے گو حدیث میں تدلیس کرتے تھے جید مرجی تھے (طبقات ۱/۴۴)

۳۰۰۔ محمد بن خالد بن عبداللہ واسطی

راوی کو اذان کے کلمات عرش نے خواب میں سنے اور اسی پر اذان کا طریقہ رائج ہوا۔

کذاب ہے (یحییٰ بن معین) ضعیف ہے (ابوزرعہ) منکر الحدیث ہے (ابن عدی) بدحافظ ہے اس کی روایت کا کوئی ٹھکانہ نہیں (یحییٰ) الاعلام الصادق والمذاہب اربعہ صفحہ ۲۸۹۔

۳۰۱۔ محمد بن زیاد یشکری

علامہ ابن جوزی نے اس کو وضاع بتایا ہے (دو اسلام از برق صفحہ ۳۰)

۳۰۲۔ محمد بن سعد (المعروف بہ ابن سعد) صاحب طبقات ابن سعد

محمد بن عمرو واقدی کا سکرٹری ۱۶۸ھ ۲۳۰ھ عمر ۶۲ سال۔

یہ موالی بنی ہاشم سے تھے۔ بصرہ میں پیدا ہوئے بغداد میں سکونت اختیار کی۔ واقدی مورخ کے شاگرد تھے۔ طبقات ۱۲ جلدوں میں تھی۔ اس کتاب کا بڑا حصہ واقدی سے ماخوذ ہے (جو مشہور وضاع گزرا ہے دیکھو زیر واقدی) باقی رواۃ میں سے بعض ثقہ ہیں اور بعض غیر ثقہ (سیرۃ النبی شبلی ۱/۴۹ ـ ۳۹)۔

ابن سعد اور طبری میں کسی کو کلام نہیں لیکن افسوس ہے کہ ان لوگوں کا مستند ہونا ان کی تصنیفات کے مستند ہونے پر چنداں اثر نہیں ڈالتا۔ ان کے بہت سے راوی ضعیف الروایۃ اور غیر مستند ہیں (سیرۃ النبی شبلی ۱/۴۹) اس تدلیس کا یہ نتیجہ ہے کہ جو روایتیں واقدی کی کتاب میں مذکور ہیں ان کو اکثر لوگ غلط سمجھتے ہیں لیکن وہی روایتیں جب ابن سعد کے نام سے نقل کی جاتی ہیں تو لوگ ان کو معتبر سمجھتے ہیں حالانکہ ابن سعد کی اصل کتاب جب اٹھا کر دیکھی تو پتہ چلا کہ ابن سعد نے اکثر روایتیں واقدی ہی سے لی ہیں (سیرۃ النبی شبلی ۱/۵۵ ـ ۵۶)

۳۰۳۔ محمد بن سعید شامی

علامہ ابن جوزی نے اس کو وضاع کہا ہے (دو اسلام از برق صفحہ ۳۰)

۳۰۵۔ محمد بن سیرین (ابوبکر) معروف ابن سیرین ۳۳ھ ـ ۱۱۰ھ

انس بن مالک کے آزاد کردہ۔ سماعت میں ثقہ سے تھے مگر تجارت بالکل معاملہ نہیں کراتے تھے قرض کی بنا پر جیل میں گئے تھے۔ کیونکہ ان کا خیال ہے کہ چالیس ہزار کا قرض ہوا تھا بلکہ لیتے ہیں کہ ایک روغن زیتون فروخت کی تھی اور اس کی قیمت غریب ہو گئی تھی اور بعض ذکر کرتے ہیں ابن عمر اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں ان کی ایک بیوی سے تیس بچے پیدا ہوئے (طبقات ۷/۱۴۳) ابن سیرین کا قول تھا کہ اگر کسی کو یہ دیکھ لیا جائے کہ وہ قرآن اٹھا جاتا تو ایک بڑا علمی ذخیرہ مل جاتا (تاریخ القرآن ابیاری صفحہ ۳۹)

۳۰۶۔ محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر۔ لیثی

یحییٰ بن سعید القطان نے محمد بن عبداللہ کی بہت زیادہ تضعیف کی۔ یحییٰ سے کہا گیا کہ یعقوب بن عطا ہے جو زیادہ ضعیف فی الحدیث ہے جواب دیا ہاں میرے خیال میں تو کوئی بھی محمد بن عبداللہ کی حدیث بیان نہیں کرے گا۔ یحییٰ بن سعید نے حکیم بن جبیر، عبدالاعلیٰ، یحییٰ بن موسیٰ بن عبیدہ کی بھی تضعیف کی ہے (مقدمہ صحیح مسلم ۱/۱۶)

۳۰۷۔ محمد بن عبدالرحمٰن

امام مالک نے محمد بن عبدالرحمٰن کے متعلق (جو سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں) کہا وہ ثقہ نہیں ہے لیکن اہل الحدیث کے نزدیک زیادہ غیر معتبر ہے۔ شعبہ کے متعلق (جن سے ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں) اور حرام بن عثمان کے متعلق فرمایا یہ حضرات بھی غیر معتبر ہیں۔ غیر صالح راویوں کو غیر معتبر فرمایا (مقدمہ صحیح مسلم ۱/۱۶)

۳۰۸۔ محمد بن عبدالرحمٰن (ابوالحویرث)

دیکھو زیر محمد بن عبدالرحمٰن مندرجہ بالا۔

۳۰۹۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن بیلمانی

کہا ابن حبان نے کہ اپنے باپ سے روایت کی ہے ایک نسخہ موضوعہ کا جس میں قریب دو سو حدیثیں موضوع ہیں (میزان ۳/۲۰۴)

۲۰۹۔ محمد بن عمر واقدی

قاضی (استاد محمد بن سعد صاحب طبقات)

یہ امیر المؤمنین فی الحدیث کہلاتا ہے۔ خرافات کا یہ معتبر راوی ہے لیکن [illegible] مسند ابو حنیفہ میں یحییٰ بن معین کی تحقیق یا یہ ہے واقدی لکھتے ہیں کہ واقدی نے بیس ہزار احادیث وضع کیں اور رسول سے منسوب کر دیں (۱) [illegible] ص ۹ [illegible] میزان الاعتدال

کہا احمد نے کذاب ہے۔ کہا ابو حاتم و نسائی نے کہ حدیث وضع کرتا تھا ابن عدی کہتے ہیں واقدی کی روایات غیر محفوظ ہیں اور کہتے تھے کہ ۳۰ ہزار حدیث غریب کا راوی ہے

ذرا سوچئے کہ [illegible] میزان [illegible] [illegible] از برق [illegible]۔

حق یہ ہے کہ واقدی کسی طرح ثقہ [illegible] اعتبار کیا ہی نہیں جا سکتا [illegible] طبقات اور [illegible] نہ دیا جاسکا۔

[illegible] ابن اسحاق، واقدی، ابن سعد اور طبری [illegible] واقدی [illegible] کر دینے کے قابل ہے [illegible] لکھتے ہیں کہ واقدی اپنے جی سے روایتیں گھڑتا ہے۔ (سیرۃ النبی شبلی [illegible] مقدمہ [illegible])

۲۱۰۔ محمد بن قاسم طالقانی۔

علامہ ابن جوزی نے اس کو وضاع کہا ہے ([illegible])

۲۱۱۔ محمد بن محمد بن اشعث۔ کوفی

قریب ہزار احادیث کے ایک مجموعہ [illegible] اس نے روایت کی۔ ابن عدی [illegible] موضوعات اس کے بیان کئے۔ کہا دار قطنی نے کہ اس کی وضاعیت کی [illegible] ہے [illegible]

۲۱۲۔ محمد بن محمد بن سلیمان (ابو بکر) باغندی معروف بہ باغندی

یہ تدلیس کرتے ہیں۔ حاکم کے الفاظ یہ ہیں [illegible] بغداد [illegible] سے روایت کی ہے [illegible] باغندی سے (تدریب [illegible])

۲۱۳۔ محمد بن محمد بن [illegible] (ابو طاہر)

راوی حدیث کہ جب [illegible] جنازہ قبر رسول پر پہنچا تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی کہ حبیب کو حبیب کا اشتیاق ہے (بروایت خطیب و ابن عساکر)

سیوطی نے لکھا ہے کہ یہ روایت سخت غریب و منکر ہے اس کی اسناد میں ابو طاہر محمد بن محمد [illegible] ہے جو بڑا کذاب ہے [illegible] عبد الجلیل سے روایت کی ہے جو مجہول ہے (مشکوۃ [illegible])

۲۱۴۔ محمد بن [illegible] ۔ ۳۱۵ھ

راوی دار قطنی

یہ [illegible] سے روایت کرتا ہے۔ کہا خطیب نے بہت سی روایتیں اس نے وضع کیں۔ دار قطنی خود اس سے روایت کرتا ہے (میزان [illegible])۔

۲۱۵۔ محمد بن مسلم زہری معروف بہ امام زہری (ع) [illegible] ۱۲۴ھ

راوی بخاری

[illegible] طبقات المدلسین میں لکھتے ہیں کہ امام شافعی و حضرت دار قطنی و [illegible] نے ان پر تدلیس کا عیب [illegible] ہے [illegible] زہری [illegible] امام زہری سے منقول ہے لیکن ان کی روایتیں [illegible] [illegible] (سیرۃ النبی شبلی [illegible]) زہری سے ایک روایت بیان کی [illegible] آنحضرت [illegible] [illegible] سلسلے میں لکھتے ہیں [illegible] روایت امام زہری کے [illegible] [illegible] زہری تک ختم ہوجاتا [illegible] نہیں [illegible] بخاری نے اس کی

قرار دیا گیا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ایسے جلیل القدر شان والے شخص کے لئے مستقل ہونا کافی نہیں (دیکھو تہذیب
[illegible] ۱/۱۲۸) یہ زہری آخری امری تابعی (روایت الخدری) سے روایت کرتے ہیں (طبقات ۵/۲۸۰)

۳۱۶۔ محمد بن مسلم ۔ ابو الزبیر

ابن مبارک نے فرمایا جو یاد تھا وہ حکم دیا گر [illegible] حدیث کی روایت کی وہ احادیث نہ
تھا۔ جیسے کہ شعبہ، مسعر بن اسمٰعیل اور [illegible] (میزان الاعتدال ۳/۱۳۴)۔
شعبہ نے انہیں کسی وجہ سے ترک کر دیا تھا۔ ان کا [illegible] کہ انہوں نے کسی معاملے میں
ان کا کوئی عمل دیکھا تھا۔ طبقات ۵/۳۴۲

۳۱۷۔ محمد بن یحییٰ بن حبان (المعروف ابن حبان)

راوی بخاری و مسلم
امام نسائی کو ان کا اعتبار نہ تھا۔ (تہذیب [illegible]) امام ذہبی [illegible]
[illegible] کہے گئے ہیں (تہذیب [illegible]) ابن حبان امام [illegible]
[illegible] (میزان الاعتدال [illegible]) امام نسائی [illegible] (تہذیب [illegible])

۳۱۸۔ محمد بن یوسف فریابی

شیخ بخاری ۔ ۱۵۰ حدیثوں میں اس نے غلطی کی۔ (میزان ۳/۱۴۶)

۳۱۹۔ محمد بن یوسف بن یعقوب ۔ رازی

ابو بکر بن زیاد نقاش اس سے روایت کرتے ہیں [illegible] قراءت میں [illegible]
کہا خطیب نے متہم ہے وضع حدیث [illegible] دارقطنی نے کہا [illegible] کے قراءت میں [illegible]
بنانے میں کوئی اصل نہیں [illegible] (میزان ۳/۱۴۹)

۳۲۰۔ محمد بن یونس بن موسیٰ ۔ قرشی ۔ شامی ۔ کدیمی۔

حافظ۔ کہا ابن حبان نے ہزار حدیث سے زیادہ اس نے وضع کی (میزان ۳/۱۴۰)

۳۲۱۔ محمد بن نافع

راوی حدیث کہ [illegible] ابا بکر [illegible] بخاری نے کہا منکر

ہیں اور منکر الحدیث ہے۔ (دیکھو مشکوٰۃ [illegible] بحوالہ جات میزان [illegible])
مروزی دیکھو احمد بن ابو طیب (ابو سلیمان مروزی)

۳۲۲۔ مسروق بن اجدع

یہ ابن مسعود [illegible] کو برا کہا کرتے تھے (شرح ابن ابی الحدید ج ۱ ص [illegible])
شعبی کہتے ہیں کہ مسروق کسی جنگ میں علی کے ساتھ نہ تھے (طبقات ۶/۵۰ [illegible] دیکھو
[illegible] تھی۔

۳۲۳۔ مسعودی (عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبہ بن عبداللہ بن مسعود) م ۱۶۰ھ [illegible]

قوی ہے۔ کثیر الحدیث ہے لیکن آخر عمر میں قوت حافظہ خراب ہو گئی تھی۔ غلط اور
صحیح میں اختلاط ہو گیا تھا [illegible] سے روایت کرتے ہیں (طبقات ۶/۲۴۲)

۳۲۴۔ مسلم بن حجاج قشیری (ابو الحسین) ۲۰۴ھ ۲۶۱ھ

صاحب صحیح مسلم۔ مسلم کے استاد ابو زرعہ کے سامنے جب صحیح مسلم پیش کی گئی تو انہوں
نے کہا کہ کتاب صحیح نہیں کہی جا سکتی۔ کیونکہ اس کے راوی کذاب ہیں (دیکھو [illegible] حالات

احمد بن عیسیٰ)

۳۲۵۔ مسلم بن خالد ۔ معروف زنجی

کثیر الحدیث تھے، حدیث میں بکثرت غلط اور غلطی کرتے تھے اپنی ذات [illegible] نیک
اچھے آدمی تھے لیکن غلطی کرتے تھے (طبقات ۵/۳۵۲)

۳۲۶۔ مسیب

راوی بخاری باب ذکر ابو طالب
[illegible] کا بیان ہے کہ [illegible] حقیقت [illegible] کی یہ روایت (باب ذکر ابو طالب) چند [illegible]
قابل بحث ہیں کیونکہ راوی مسیب ہیں جو فتح مکہ میں اسلام لائے اور ابو طالب کی وفات کے
وقت موجود نہ تھے۔ اسی بنا پر علامہ عینی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ روایت مرسل
ہے (دیکھو [illegible] ۸/۱۲۸)

۳۲۷۔ حبیب بن شریک (ابو سعید)   م ۔ ۱۸۲ھ بغداد

اعمش و اسماعیل بن ابی خالد اور عبد الملک بن ابی سلیمان سے مروی ہیں۔ یہ حدیث میں
ضعیف ہے تاہم حجاج بن یوسف کے بیت المال کے متولی ہو گئے تھے (طبقات [illegible])

۳۲۸۔ مطر بن طہمان ۔ وراق خراسانی

حدیث میں ضعیف ہیں۔ (طبقات [illegible])

۳۲۹۔ مطلب بن زیاد ۔ کوفہ ۔   م ۔ ۱۸۵ھ دور ہارون

حدیث میں بہت ضعیف تھے (طبقات [illegible])

۳۳۰۔ مظفر بن اسد (ابو سعید)

یہ راوی بیان کرتا ہے کہ میں شاہ ہند سرباتک سے ملا تھا اس نے مجھے بتایا کہ میں
نے مکہ میں آنحضرت سے ملاقات کی اور ایک وفد مدینہ بھیجا۔ سرباتک کی وفات
۳۳۳ ہجری میں ہوئی اور اس کی عمر ۴۰۰ برس تھی (لسان المیزان ۵/۱۷۰ ۔ ۲۲۳۳)
وہ اسلام [illegible] کو [illegible] ۔ ڈاکٹر [illegible] اس پر فرماتے ہیں کہ
حیرت کی بات ہے کہ جب اسحاق بن ابراہیم ۔۔ سرباتک سے ملا تھا اس کی
عمر ۷۰۰ برس کی تھی۔ مگر بقول ابو سعید (راوی ہذا) ۳۳۳ ہجری میں (یعنی ۱۸۰ برس پہلے)
اس کی عمر ۴۰۰ سال کی تھی۔ مزید لطف کی بات یہ کہ جب اسحاق ابن ابراہیم ۔۔ سرباتک
سے ملے تو سرباتک کو مرے ہوئے ۴۰ سال ہو چکے تھے۔ [illegible] کے طبیب
[illegible] اسحاق بن ابراہیم [illegible] کے حالات [illegible] تحقیقات [illegible]
[illegible] ص ۱۱۵)

۳۳۱۔ معاویہ بن ابو سفیان اموی

راوی حدیث بخاری (صحابیت ص [illegible])

حافظ [illegible] نماز کے بعد [illegible] کے لئے بددعا کرتی رہیں اور معاویہ کیلئے [illegible]
رسول کا یہ ارشاد بالکل واضح تھا کہ عمار بن یاسر کی شہادت ایک [illegible] ہوگی جس میں حق

اہلبیت عمار کو باغی پارٹی قتل کرے گی اور یہ لوگ دوزخ کی طرف بلانے والے ہوں گے (یعنی معاویہ کی پارٹی)
کی طرف ہو گئی (صحابیت ص [illegible]) زبیر بن العوام کو معاویہ کے ایک طرفدار عمرو بن جرموز نے
عین نماز میں قتل کر دیا (صحابیت ص ۲۳) معاویہ نے عثمان کے [illegible] منصوبہ کیا تھا کہ بنو ہاشم کے
اہم آدمیوں کو قتل کر دیا جائے (ص ۲۳) معاویہ کے جرائم کی تعداد اتنی زیادہ ہے اور ان
کی نوعیت اتنی بھیانک ہے کہ خدا کی پناہ۔ لیکن چونکہ وہ صحابی تھے اس لئے ان کو قابل احترام
مانا گیا (ص [illegible]) معاویہ نے حجر بن عدی [illegible] (ص ۱۲۱) اس مقصد (یزید کی ولی
عہدی) کے تمام کرنے کیلئے معاویہ کو ہر قسم کے مکر و فریب سے کام لینا پڑا۔ بڑے بڑے
لوگوں کو قتل کرنا پڑا [illegible] بیت المال کا سرمایہ رشوت دینے اور رائیں خریدنے پر
خرچ کرنا پڑا۔ کتب [illegible] کے حربے استعمال کرنا پڑے۔ حدیثیں وضع کرنی پڑیں اور
رسول اللہ کے اہلبیت خصوصاً ان کے پیارے نواسوں کے خلاف محاذ بنانا پڑا (صحابیت
ص ۱۲۵ ۔ ۱۲۸)۔

معاویہ کے بارے میں حسن بصری کی رائے قابل توجہ ہے وہ فرماتے ہیں کہ معاویہ
کے چار افعال ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی ہوتا تو اس کے عذاب کی کرامت
مستحق ہوتی۔ اول یہ کہ اس نے بغیر مشورہ کے ایسے وقت حکومت اسلامیہ پر قبضہ کر لیا
جب صحابہ اور صاحب فضیلت لوگ موجود تھے دوم یہ کہ ایک شرابی اوباش کو جانشین
بنایا جو ریشم پہنتا اور گانے بجانے کا شوقین تھا۔ تیسرے یہ کہ اس نے زیاد کو ابو سفیان کا بیٹا
قرار دیا جبکہ رسول اللہ نے صاف فیصلہ کر دیا تھا کہ (الولد للفراش وللعاهر الحجر)
چوتھے یہ کہ حجر بن عدی [illegible] اور اس سے قبل [illegible] کے اصحاب
کو قتل کر دیا (ابن اثیر [illegible] صحابیت ص ۱۲۰)

۳۳۲۔ [illegible] بن عبد الرحمن [illegible]

کہ دارقطنی نے ضعیف ہے کذاب ہے۔ [illegible] بڑا [illegible] تھا۔
۔ [illegible] کے [illegible] کرتے [illegible] (میزان [illegible])

۲۲۳۔ معلی بن ہلال بن سوید طحان کوفی

حافظ۔ کہا ابن مبارک و ابن مدینی نے کہ وضع کرتا حدیثوں کو۔ کہا ابن معین نے وہ مشہور کاذبین میں سے تھا۔ کہا احمد نے کل حدیثیں اس کی وضعی ہیں (میزان ۳/۱۹۰) نیز دیکھو (ناسخ محدثین [illegible])

۲۲۴۔ معمر بن راشد۔ صنعانی

یہ ثقہ اور ہیں قریب گرانوں کی سماعت معمر بن راشد سے صحیح ہے وہ گاہے بگاہے تدلیس کرتے تھے۔ (دار تاریخ حدیث و محدثین ص ۱۳۳)

۲۲۵۔ مغیرہ بن سعید۔ کوفی

علامہ ابن جوزی نے اس کو رفضی کہا ہے (دو اسلام از برق ص ۲۳۰)

امام مسلم نے کہا مغیرہ بن سعید اور ابو عبد الرحیم (عبد الرحمن بن حبیب ناہلی) سے احتیاط کرو اس لئے کہ یہ دونوں بہت جھوٹے ہیں (صحیح مسلم ۱/۱۲)

۲۲۶۔ مغیرہ بن شعبہ

ابو ہریرہ، عمرو بن جندب، عمرو بن عاص، مغیرہ بن شعبہ اور عروہ بن زبیر معاویہ کی طرف سے حدیث سازی پر مامور تھے (تنزیہ الانساب ص۱۰۵)

معاویہ اموی نے اسے حاکم کوفہ مقرر کرتے وقت ہدایت کر دی تھی کہ سب علی جاری رکھے چنانچہ وہ برابر اس پر عامل رہا۔ (الفاروق کا نفرنس ص۳۷ بحوالہ تاریخ کامل ۳/۱۶۳ و ص۱۲۲ نکت الحجاج ۱/۱۵)۔

مغیرہ اتنا مکار تھا کہ اگر شہر کے آٹھ دروازے ہوتے اور مغیرہ کو کسی سے نکلنا ہوتا تو وہ صاحب ہمت سے گزر جاتے (تاریخ تمدن اسلام ۱/۱۵)

امام شافعی نے ربیع سے کہا کہ چار صحابیوں کی گواہی قبول نہ کی جائے، معاویہ، عمرو عاص، مغیرہ اور زیاد (نکت الحجاج ۱/۱۵)

رسول اللہ نے مغیرہ کی ساری قوم پر لعنت فرمائی ہے (خطبہ امام حسن در نکت الحجاج ۱/۱۶)

مغیرہ پہلا زنا کا ملزم اور اس کی تحقیقات بہ عہد عمر (تنزیہ الانساب ص۷۳۔ ۷۵ بحوالہ طبری واقعات ۱۷ھ۔ صحابیت ص۱۵۲) نیز اسد الغابہ مترجمہ مولوی عبد الشکور لکھنوی ۴/۶ یہ ہے کہ مغیرہ نے اپنے بچاؤ کیلئے حضرت عمر کے غلام پر تانائی کو رشوت دی تھی اسی مغیرہ کے غلام ابولؤلؤ فیروز نے حضرت عمر کو ہلاک کیا تھا (دیکھو مقالہ قتل عثمان کا اصلی محرک)

تاریخ الخلفاء سیوطی ص۲۳۰ پر حسن بصری سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے کام امت کو خراب کیا ہے ایک عمرو بن عاص ہے اور دوسرا مغیرہ بن شعبہ۔

زیاد بن ابیہ کو جس کی شہادت پر مغیرہ الزام زنا سے بچ گئے تھے معاویہ اموی کے نسب میں ملانے میں بھی مغیرہ بن شعبہ بڑے مددگار تھے (تاریخ تمدن اسلامی از جرجی زیدان ۴/۱ ص۳۲ مترجمہ)

۲۲۷۔ مقاتل بن سلیمان م ۱۵۰ھ

آپ کی تفسیر مشہور ہے آپ ضحاک بن مزاحم اور عطا سے راوی ہیں۔ محدثین کرام آپ کی حدیثوں سے بچتے ہیں اور آپ کو متروک قرار دیتے ہیں (طبقات ۲/۴۵۰)

اس کا علم دریا کے مانند ہے۔ کہا شافعی نے ہر شخص تفسیر میں اس کا محتاج تھا اور بے حد کذاب تھا۔ کہا عباس بن مصعب نے کہ مقاتل جامع مسجد مرو میں وعظ کیا کرتا تھا جب جہم وہاں آیا اور دونوں میں عداوت ہوئی تو ہر ایک نے وضعی روایتوں کی کتابیں ایک دوسرے کی رد میں بنائیں۔ کہا جوزجانی نے دجال تھا جسور۔ اس کی کتاب ہے تفسیر

جس کی روایت کرتا ہے ابو نصیر۔ کہا ابن حبان نے کہ یہود و نصاریٰ کی روایتیں تفسیر قرآن میں داخل کرتا تھا۔ اور وضعی حدیثیں بناتا تھا (میزان ۳/۱۹۶) اہل تشیع مدینہ میں واقدی بغداد میں اور مقاتل بن سلیمان خراسان میں احادیث گھڑا کرتے تھے (دو اسلام از برق بحوالہ النسائی)

مقدسی دیکھو محمد بن طاہر مقدسی۔ (ابو طاہر)

۲۲۸۔ مکحول دمشقی۔ م ۱۱۸ھ (یا اس کے ۱۱۳ھ)

راوی حدیث۔ ثقات (و غلام عمرو بن سعید بن عاص)
مدینہ تھے اور حدیث روایت میں ضعیف ہیں (طبقات ۴/۲۰۵)
ضعیف دیکھو عمرو بن قیس

۲۳۹ - منصور بن عبد الحمید - جزری
(عن ابی امامہ باہلی)
کہا ابن حبان نے ایک کتاب روایت کرتا ہے جس میں ۳۰۰ حدیث ہے اکثر ان میں
سے موضوع ہیں۔ نہیں جائز ہے اس سے روایت کرنا (میزان ۳/۲۰۰)

۲۴۰ - موسیٰ بن عبد الرحمن ثقفی صنعانی
کہا ابن حبان نے دجال ہے۔ وضع کیا اس نے ایک کتاب تفسیر میں سعید ابن جریج
عن عطا عن ابن عباس (میزان ۳/۲۱۱)

۲۴۱ - موسیٰ بن حسن علی بن بندار
اہل وجہی کا خیال ہے کہ باباتن کی تمام روایتوں کا واضع موسیٰ بن علی بن بندار ہے
جس نے ۵۰۰ھ کے قریب یہ احادیث وضع کیں (دو اسلام از برق صفحہ ۲۹۶)

۲۴۲ - موسیٰ بن مطیر
عن ابیہ عن ابو داؤد طیالسی
یحییٰ بن معین نے اس کی تکذیب کی۔ ابن حبان نے کہا ہے بد منکر کا راوی ہے۔
کبھی حفظ الاسی کرو موضوع ہے۔ ایک بڑی کتاب اپنے باپ سے روایت کرتا ہے (میزان ۳/۲۱۹)

۲۴۳ - مہلب بن ابی صفرہ
خلیفہ عبد الملک کا سپہ سالار تھا۔ اگرچہ بہت بڑا سردار تھا مگر اس نے اپنے مخالف گروہ کو
شکست دینے کیلئے بکثرت موضوع احادیث گھڑیں اور ان کو شہرت دی (مقدمہ تاریخ جدید تعلیم صفحہ ۸)

۲۴۴ - میسرہ بن عبد ربہ

فارسی ثم البصری
فضائل سورہ قرآنی کا بیوپاری ہے۔ محمد بن عیسیٰ الطباع نے پوچھا تو یہ روایتیں
کہاں سے لاتا ہے فضائل قرآن میں۔ تو کہا خود میں نے وضع کیا واسطے ترغیب ناس کے۔
کہا ابن حبان نے روایت کرتا ہے موضوعات کی اثبات سے۔ اور خود وضعی حدیثیں بناتا
ہے کہا ابو زرعہ نے سو حدیثیں اس نے بنائیں فضائل قرآن میں اور کہا تھا کہ میں خدا سے
ثواب کا امیدوار ہوں۔ میسرہ کی ایک کتاب بنائی عقل سے مطابق مشہور ہے (میزان ۳/۲۳۰)
کا لقب جبکہ ابو داؤد کا تمام تر جعلی ہے اور اسی میسرہ کا وضع کردہ ہے (دو اسلام از برق صفحہ ۲۹۴)

۲۴۵ - نافع بن ابی نعیم
یکے از قراء سبعہ
کہا ابن عدی نے اس کی ایک کتاب ہے جس میں سو حدیثیں ہوں گی وضعی (طبقات ۵/۴۸۳)

۲۴۶ - نافع بن عمرو (المعروف بہ ابو مسعود انصاری)
راوی بخاری
ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ (صفحہ ۲۱) میں لکھتے ہیں کہ ابو مسعود علی سے منحرف تھا جیسا کہ
معاویہ کے عہد (عام المعروف) پر علی نے ابو مسعود کے خلاف فتویٰ دیا تھا ابن سے
کہا تمہارا حال یہ ہے کہ آخری زمانہ بد ترین ہوگا (رجال بخاری)

۲۴۷ - نعمان بن ثابت (المعروف بہ امام ابو حنیفہ) م ۱۵۰ھ بغداد بعہد ابو جعفر منصور
فقیہ۔ دیکھو از فقہائے اربعہ)
بزرگ تیم اللہ بن ثعلبہ کے آزاد کردہ غلام۔ آپ حدیث میں ضعیف ہیں۔ صاحب رائے ہیں
(طبقات ۶/۲۵۶، ۷/۲۳۳) نیز دیکھو ابو یوسف

۲۴۸ - نعیم بن سالم
بقول علامہ علی بن جیرانی وہ جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا (دو اسلام از برق صفحہ ۲۸۱)

۲۴۹ - نوح بن مریم (ابو عصمہ مروزی) م ۱۷۳ھ
عالم و قاضی مرو

کہ حاکم نے وضع کیا ابو عصمہ نے فضائل قرآن میں علاوہ ازیں حدیث وضع کرنے میں بھی ان کا بڑا حصہ ہے روایات
کرنے کی یہ وجہ بیان کی کہ لوگ قرآن سے غافل ہو رہے تھے اس لئے میں نے بر بنا ضرورت
یہ حدیثیں وضع کر دیں تاکہ فقہ ابو حنیفہ اور مغازی محمد ابن اسحاق کی بجائے قرآن پڑھا
جائے (سیر الامام الصادق صفحہ ۳۳۳) بخاری نے اسے معلی بن ہلال کے درجہ کا جعل
ساز قرار دیا ہے (شرح الفقہ علی القاری الفوائد البہیہ فی تراجم حنفیہ صفحہ ۳۲)
ابن حجر نے اس کی تکذیب کو اجماعی قرار دیا (لسان المیزان)

واحدی — دیکھو زیر عبد الرحمن بن کیسان الاصم
واقدی — " محمد بن عمر واقدی

۲۵۰۔ وحشی بن حرب۔ حبشی
راوی حدیث (ابو بکر نے خالد کو سیف اللہ کہا جانے کی حدیث بیان کرتا ہے)
قاتل جناب حمزہ بن عبد المطلب ہے۔ پھر مسلمان ہوا مسیلمہ کذاب کا بھی قاتل ہے
پھر حمص میں جا بسا۔ حمص میں شراب خوری کرنے پر مار کھائی (گویا اسلام لانے کے
بعد بھی اس نے شراب ترک نہیں کی۔ طبقات ۲۴۲/۴۔

۲۵۱۔ وکیع بن جراح
یہ ضعیف راویوں سے روایات لیتے تھے (طبقات ۹۵/۶) وکیع کے حالات
کے لئے طبقات ۲۷۵/۶۔

۲۵۲۔ وہب بن وہب بن کثیر۔ مدنی قرشی (ابو البختری) م ۲۰۰ھ بعد بغداد
قاضی بغداد بعہد ہارون الرشید
کہا ابن معین نے جھوٹ بولتا تھا کہا عثمان بن ابی شیبہ نے مجھے گمان ہے یہ قیامت
میں دجال ہوگا۔ کہا خطیب نے اگر اس کو کوئی ایک پیسہ دے دے تو بھی (...) مجھے بتاؤ نہیں ہے!
آپ حدیث میں اچھے نہ تھے آپ نے حکومت کی بیان کی لہٰذا آپ کی حدیثیں چھوڑ دی
گئیں (طبقات ۲۳۶/۷)

علامہ ابن جوزی نے اسکو وضاع کہا ہے (دو اسلام برق صفحہ ۳۰)
اس نے ہارون کے سامنے برجستہ روایت بیان کی کہ ہشام نے عروہ سے اور اس نے
اپنے باپ کے واسطے سے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ کبوتر اڑایا کرتے تھے
(الامام الصادق والائمہ اصحاب اہل بیت صفحہ ۱۹۶)

ہروی — دیکھو ہارون ابن اسحاق

۲۵۳۔ ہشام بن ابی ہشام (ابو المقدام)
ابو ہشام کا نام زیاد تھا بنو عثمان کے آزاد کردہ تھے۔ ہشام حدیث میں ضعیف تھے
(طبقات ۳۶۶/۵)

۲۵۴۔ ہشام بن اسماعیل
راوی حدیث
گورنر مدینہ منجانب عبد الملک اموی طبقات ۱۴۶/۵
یہ علی بن حسین کو اور ان کے اہل بیت کو ایذا دیا کرتا تھا منبر پر اس کے متعلق بیان کرتا
اور علی کی بدگوئی کرتا تھا۔ (طبقات ۲۲۲/۵)

۲۵۵۔ ہشام بن محمد بن سائب۔ (ابو المنذر) المعروف بہ کلبی م ۲۰۴ھ اولاد جعفر
علامہ نسابہ
کہا احمد نے میں نہیں گمان کرتا کسی نے اس سے حدیث لی ہو۔ تصانیف ...
۱۵۰ سے زیادہ ہیں (میزان صفحہ ۵۵)
امام احمد بن حنبل نے کہا اس کی ایک بھی حدیث لکھی نہیں (دو اسلام برق صفحہ ۳۰)
کلبی مشہور دروغ گو ہے (سیرۃ النبی شبلی ۲۲/۱ حاشیہ)
یہ جماعہ کے معرکے میں محمد بن اشعث کے ساتھ شریک جنگ ہوا عرب کے انساب
اور ایام جاہلیت کے عالم تھے۔ محدثین کہتے ہیں ان کی روایتوں میں بڑا ضعف ہے طبقات ...

۲۵۶۔ بجال (د مقام ریبی)

راوی حدیث در عمرو بن جابر الحضرمی تھے۔

مجہول ہے سوائے عبد الملک بن عمیر کے کسی نے اس سے روایت نہیں کی (علامہ ذہبی)

۲۵۷۔ حماد بن ابراہیم۔ ابو المظفر۔ ختلی۔ م۔ ۱۸۰ھ کے بعد

اس کی حدیثیں بہت ہی کم اکثر موضوع ہیں۔ میزان ۲/۵۵۴

۲۵۸۔ ہشیم بن بشیر۔ سلمی (ابو معاویہ) ۱۰۵ھ۔ ۱۸۳ھ

حافظ۔ امام الاسلام۔ یہ تدلیس کیا کرتے تھے۔ ۲۰ ہزار حدیثیں ان کے پاس تھیں

(میزان ۴/۳۰۶) کثیر الحدیث تھے اور کثرت سے تدلیس کرتے تھے طبقات ۷/۳۱۳

۲۵۹۔ یحییٰ بن ابی انیسہ

عبد اللہ بن عمرو نے کہا زید بن ابی انیسہ کا قول ہے کہ میرے بھائی یحییٰ کی روایت نہ لیا

کرو (صحیح مسلم مقدمہ ص ۱۹) امام احمد نے متروک کہا ہے یحییٰ بن معین نے ضعیف بتایا (میزان)

۲۶۰۔ یحییٰ بن سعید۔ اموی

ضعفاء سے روایت کرتے تھے طبقات ۶/۴۰

۲۶۱۔ یحییٰ بن سعید قطان

راوی حدیث

یہ کہا کرتا تھا امام جعفر صادق سے مجالد محبوب تر ہے کیونکہ صادق سے میرے دل میں

کچھ کھٹکا ہے (تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۹۸) حالانکہ یہ مجالد کو ضعیف جانتا تھا (تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۹۹) گویا یہ

امام جعفر صادق کو ضعیف راوی سے بھی گیا گزرا جانتا تھا

یحییٰ امام ابو حنیفہ کا مقلد تھا (تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۹۸) اور امام ابو حنیفہ خود امام جعفر صادق

کے شاگرد رہے ہیں۔

۲۶۲۔ یحییٰ بن مسلم (عرف یحییٰ البکاء) م۔ عہد بنی عباس

روایت میں بہت ضعیف تھے (طبقات ۷/۲۳۸)

یحییٰ بن عمرو بن دینار۔ دیکھو زیر عنوان عبد اللہ بن عبید بن عمیر لیثی

۲۶۳۔ یحییٰ بن یمان۔ عجلی (ابو زکریا) م۔ ۱۸۹ھ عہد ہارون

بہت غلط روایت کرتے تھے ان کا ضعیفوں میں شمار ہے طبقات ۶/۳۸۸

۲۶۴۔ یزید بن ابان رقاشی

یہ ضعیف و قدریہ تھے طبقات ۷/۲۴۴

۲۶۵۔ یزید بن سفیان (ابو المہزم)

ان سے حماد بن سلمہ روایت کرتے ہیں شعبہ ان کو ضعیف جانتے تھے۔ نہایت ایمان کی بات ہے کہ

پیسہ رکھتے تھے تقدیر پر شعبہ کہتے کہ ان کو ایک پیسہ دیتا تو ستر حدیثیں بیان کر دیتے (طبقات ۷/۲۷۵)

۲۶۶۔ یزید بن عبد الرحمن (ابو خالد الدالانی)

یہ مرجئہ مسلک تھے۔ طبقات ۶/۳۸۷

یعقوب دیکھو ابو یوسف

۲۶۷۔ یعقوب بن عطاء۔

دیکھو زیر عنوان عبد اللہ بن عبید بن عمیر لیثی

۲۶۸۔ یوسف بن خالد بن عمیر۔ سمتی۔ م۔ ۱۸۹ھ عہد ہارون رشید

یہ بنی لیث بن قریش کنانی کے آزاد کردہ۔ بصری الاصل

لوگ آپ کی رائے کی وجہ سے آپ کی حدیثوں سے بچتے تھے۔ یہ حدیث میں ضعیف تھے

ان کا استفادہ کی وجہ کہ یہ بیشتر حدیث کو ... (طبقات ۷/۲۹۴)

۲۶۹۔ ابو الحسن بن حرب۔ ایلی

مستند مکذب لیے (

آپ ثقہ صدوق اور کثیر الحدیث ہیں لیکن جب یحییٰ بن سعید سے روایت بیان کرتے

تھے۔ طبقات ابن سعد ۶/۲۷۸ ۔

ضمیمہ ب

(روایات احادیث جو خود اکثریت کے نزدیک ان دروغ گو راویوں سے گھڑی ہیں)

وضعی روایات واحادیث	حوالہ راوی
۱۔ یہ کہ جب کوئی [illegible] پڑھتا ہے [illegible] ایک [illegible] ہوتا ہے جس کے [illegible]۔ [illegible] ... الخ	
۲۔ حدیث [illegible] ایک [illegible] برابر [illegible] ہوتی ہے اور [illegible] ہو جاتی ہے	مروان بن خلیفہ
۳۔ غسل جنابت واجب ہے جب تک انزال [illegible] ہو جاتا ہے	سعید بن مسیب
۴۔ یہ کہ عید الفطر کے دن [illegible] فرشتے [illegible] اسلام [illegible] کی طرف [illegible]	مروان بن خلیفہ
۵۔ فضائل القرآن کے متعلق روایتیں قرأت قرآن	میسرہ [illegible]
۶۔ قرآن [illegible] کے [illegible]ات	اسحاق بن ابراہیم [illegible]
۷۔ [illegible]	عبداللہ بن عمر
۸۔ یہ کہ [illegible]	احمد بن عبدہ [illegible]
۹۔ یہ کہ [illegible]	ابو عصمہ [illegible]

وقت آگ کیا تھا [illegible]

وضعی روایات واحادیث	حوالہ راوی
۱۰۔ یہ کہ رسول اللہ [illegible]	[illegible]
۱۱۔ یہ کہ [illegible] میں بھی [illegible] ہے۔	[illegible]
۱۲۔ تفصیل [illegible] رسول اللہ	[illegible]
۱۳۔ [illegible]	[illegible]
۱۴۔ یہ کہ [illegible] رسول اللہ [illegible]	[illegible]
۱۵۔ یہ کہ ابو طالب [illegible] ہے۔	[illegible]
۱۶۔ [illegible] علی کے متعلق تمام روایتیں	[illegible] وغیرہ
۱۷۔ یہ کہ حدیث [illegible] ہے۔	[illegible] صفحہ ۲۵
۱۸۔ حدیث [illegible] کے علاوہ [illegible]	" " " " صفحہ ۲۴
۱۹۔ یہ کہ [illegible]	" " " صفحہ ۲۵
۲۰۔ یہ کہ امیر المومنین [illegible]	" " " صفحہ ۲۳
۲۱۔ یہ کہ [illegible]	" " " صفحہ ۲۴ [illegible]
۲۲۔ یہ کہ [illegible]	[illegible]
۲۳۔ یہ کہ [illegible]	" "
۲۴۔ یہ کہ [illegible]	[illegible]
۲۵۔ قرآن [illegible]	[illegible]
۲۶۔ قرآن کی آیت [illegible]	

[illegible] ہوئی۔

۲۷۔ [illegible] — عبداللہ بن مسلم

۲۸۔ [illegible] — ابوبکر

۲۹۔ روایات بابت [illegible] — [illegible]

۳۰۔ روایت بابت [illegible] — زبیر بن بکار ۔ ابوالفرج اصفہانی

۳۱۔ [illegible] — [illegible] حاشیہ [illegible]

۳۲۔ [illegible] — سلیمان بن [illegible]

۳۳۔ [illegible] — [illegible] حاشیہ [illegible]

۳۴۔ [illegible] — [illegible] حاشیہ [illegible]

۳۵۔ [illegible] — [illegible]

۳۶۔ [illegible] — [illegible]

۳۷۔ [illegible] — [illegible]

۳۸۔ [illegible] — [illegible]

۳۹۔ [illegible] — [illegible]

۴۰۔ [illegible] — [illegible]

۴۱۔ [illegible] — [illegible]

۴۲۔ [illegible] — [illegible] حاشیہ [illegible]

۴۳۔ [illegible] — [illegible]

۴۴۔ [illegible] — [illegible] حاشیہ [illegible]

۴۵۔ [illegible] — [illegible]

۴۶۔ [illegible] — [illegible]

۴۷۔ [illegible] — [illegible]

۴۸۔ [illegible] — [illegible]

۴۹۔ قصائد ابو بردہ [illegible] — [illegible]

۵۰۔ [illegible] — [illegible]

۵۱۔ [illegible] — [illegible]

۵۲۔ [illegible] — [illegible]

۵۳۔ [illegible] — [illegible]

۵۴۔ روایت بابت [illegible] — [illegible]

۵۵۔ حدیث لیس [illegible] فی الجود [illegible] — [illegible]

۵۶۔ روایت [illegible] — [illegible]

۵۷۔ اشعار [illegible] — [illegible]

ضمیمہ ج

مشکوک کتب اور ناقابل اعتبار کتابیں جن کی بنیاد مجہول راویوں کے بیانات پر رکھی گئی۔

نام کتاب	مؤلف
صحاح ستہ یعنی	
١۔ صحیح بخاری	[illegible] محمد بن اسماعیل بخاری وغیرہ
٢۔ صحیح مسلم	مسلم بن حجاج قشیری وغیرہ
٣۔ ترمذی شریف	محمد بن عیسیٰ ترمذی وغیرہ
٤۔ سنن ابو داؤد	سلیمان بن اشعث سجستانی وغیرہ
٥۔ سنن نسائی	احمد بن شعیب نسائی وغیرہ
٦۔ سنن ابن ماجہ	محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی وغیرہ
یا بجائے	
موطا امام مالک	داؤد بن حصین وغیرہ
جامع ترمذی	عبد الرحمن بن ہرمز
سنن امام شافعی	عبد اللہ بن محمد بن جعفر
مسند مالک	امام مالک۔ عبد الرحمن بن ہرمز
تفسیر مجاہد	مجاہد بن جبیر
تفسیر مقاتل	مقاتل بن سلیمان بلخی
تفسیر کشاف	عبد الرحمن بن کیسان الاصم
تفسیر موسیٰ بن عبد الرحمن	موسیٰ بن عبد الرحمن

نام کتاب	مؤلف
سیرۃ ابن اسحاق	محمد بن اسحاق
سیرۃ ابن ہشام	[illegible]
مغازی ابن اسحاق	محمد بن اسحاق
تمام کتب مغازی	محمد بن اسحاق۔ محمد بن مسلم زہری
قصۃ الحرب والجمل والسیر عائشہ	سیف بن عمر تمیمی
تمام کتب کلبی	ہشام بن محمد بن سائب کلبی
تمام کتب امام غزالی	حرب بن اسد
تمام کتب مسعودی	مسعودی
مصنفات ابن تیمیہ	ابن تیمیہ
تمام کتب صوفیاء۔ مثلاً	حرب بن اسد
١۔ قوت القلوب۔ ابو طالب	
٢۔ سیرۃ العمرین۔ ابن جبیر	
٣۔ حقائق التفسیر۔ سلمی	
٤۔ غنیۃ الطالبین۔ شیخ عبد القادر	
٥۔ فصوص الحکم۔	
٦۔ فتوحات مکیہ	
٧۔ احیاء العلوم	
کتاب شرف المصطفیٰ	عبد الملک نیشاپوری
کتاب المقتل	[illegible] محمد بن [illegible]
کتاب تفضیل العقل	سلمان بن اسماعیل
کتاب الفردوس	[illegible]
کتاب الاغانی	[illegible] ابو الفرج اصفہانی

کتاب جزء القراءۃ بخاری	محمد بن اسحاق
کتاب السنن لابی بکر بن عیاش	محمد بن حفص
تاریخ طبری - تمام کتب طبری	محمد بن جریر طبری محمد بن سعد عبدالرحمن بن غزوان
تاریخ ابن خلدون	عبدالرحمن بن غزوان
تاریخ کامل ابن اثیر	عبدالرحمن بن غزوان
طبقات ابن سعد دیگر کتب ابن سعد	محمد بن عمر واقدی محمد بن سعد عبدالرحمن بن غزوان
مواہب اللدنیہ	قسطلانی
الروض سہیلی	عبدالرحمن بن غزوان
میزان الاعتدال ذہبی	"
زاد المعاد	"
اصابہ	"
حجۃ اللہ البالغہ از محدث دہلوی	"